ماتم اور صحابہ
از قلم حقیقت رقم
وکیل آل محمد حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق

یا علی مدد

حق یا علی

ماتم اور صحابہ

مذہب اہلسنت کی کتابوں سے ثبوت عزاداری

ہمارے شعبہ تبلیغ کی دوسری پیشکش

2

از قلم حقیقت رقم

حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین صاحب قبلہ نجفی

سرپرست شعبہ تبلیغ و اعزازی مدرس

جامعۃ المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

ایک گزارش

قارئین:

آجکل، اک ہی حسب انداز تبلیغ کی ضرورت ہے حضرت استاذی المکرم حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین صاحب نجفی سرپرست شعبہ تبلیغ و مدرس مدرسہ جامع المنتظر، اس کو مدنظر رکھ کر نہایت احسن انداز میں تبلیغ فرما رہے ہیں مولانا کے انداز بیان کو علمی حلقے بہت پسند کرتے ہیں اور انداز مناظرہ میں بھی مولانا اپنے اسلوب بیان پر خاص و عام سے داد تحسین وصول کر چکے ہیں۔

بہت سے احباب عرصے سے یہ درخواست کر رہے تھے کہ اس موضوع پر مولانا قلم اٹھائیں جبکہ مخالفین مذہب شیعہ دن رات تحریراً تقریراً مسئلہ ماتم پر شیعہ حضرات کی مخالفت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ لیکن مولانا موصوف کی تدریسی اور تقریری مصروفیات مانع رہیں۔ اب جب کہ — ہم ماتم کیوں نہیں کرتے — اور — ابتدائے ماتم — دو نہایت دلآزار پمفلٹ بار بار شائع ہونے لگے تو ہم نے بھی مولانا کو متوجہ کیا۔

ہم شکر گزار ہیں کہ مولانا موصوف نے اپنی بے پناہ مصروفیات سے وقت نکال کر نہایت مدلل اور عام فہم رسالہ تحریر فرما کر ان کا جواب پیش کر

دیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی چند متوقع اور غیر متوقع سوالات کے ضروری جوابات میں حوالے تحریر فرما کر نصرت مذہب محمد و آل محمد کا حق ادا کر دیا ہے عموماً حوالہ جات کے ساتھ قارئین کے تحت نہایت لطیف اور آسان پیرائے میں اس کے مطالب اور اس حوالہ کی دلالت کی طرف رہنمائی فرمائی ہے جس سے رسالہ کی افادیت دو چند ہو گئی ہے۔

اختصار کو مد نظر رکھ کر طوالت سے گریز کیا گیا ہے تاکہ مومنین زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔ ہمارے قارئین کو یہ پڑھ کر خوشی ہو گی کہ دیگر موضوعات پر بھی مولانا دل آزار رسالوں اور پمفلٹوں کے جوابات لکھنے پر رضامند ہو گئے ہیں جو آپ کی خدمت میں یکے بعد دیگرے پیش کئے جائیں گے۔ والسلام۔

ناشران

مولانا السید محب عباس کاظمی

و

مولانا السید اسد رضا بخاری

مساعی جمیلہ : وفاق علماء شیعہ پاکستان

نواب شاہ، سندھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

غرض تالیف

دو عدد پمفلٹ کہ جن میں سے ایک کے مؤلف قاضی مظہر اف چکوال اور دوسرے کے قاری غلام رسول اف نارووال "ہم ماتم کیوں نہیں کرتے" اور "ماتم کی ابتدا" علی الترتیب نظر سے گزرے۔ دونوں صاحبان نے مذمت ماتم میں اور ماتمی حضرات کو بے دین بدعمل ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ یہ دونوں کتابچے شیعان حیدرکرار کے لئے سخت دل آزار تھے اور بعض مومنین نے کئی مرتبہ اصرار فرمایا کہ ان کا جواب لکھا جائے باوجود اس کے ہم نے اتحاد بین المسلمین کو مدنظر رکھتے ہوئے خاموشی اختیار کی۔ لیکن جب یہی کتابچے کئی بار ہزارہا کی تعداد میں شائع ہونے لگے تو ہم نے سوچا کہ اتحاد بین المسلمین صرف ہمارے ہی حصے میں ہے۔ لہٰذا مجبوراً قلم اٹھانا پڑا ہم نے حتی المقدور تمام برادران اہلسنت کے جذبات کا لحاظ رکھنے کی کوشش کی ہے چونکہ ہمارا رسالہ جواب کے طور پر لکھا گیا ہے اور بعض مقامات پر ان دونوں صاحبان نے ماتمی حضرات کو مثلاً بدعمل روز قیامت۔ کتے کی شکل میں آئیں گے۔ اور ان کے پیچھے راستے سے فرشتے

ہی داخل کریں گے۔ نوحہ اور ماتم سنت ابلیس ہے۔ تقلید یزید ہے۔ وغیرہ وغیرہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ چونکہ الزامات سخت تھے لہٰذا جواب ویسا ہی سخت دینا پڑا۔ اگر کسی برادر اہلسنت کو ہمارا رسالہ پڑھنے سے کوئی اذیت ہو تو ہم اس سے معذرت خواہ ہیں اس حقیقت سے انکار نہیں کہ ہم شیعان حیدر کرار آل نبی کی محبت کو فرض جانتے ہیں اور اسے قبولیت اعمال کی شرط جانتے ہیں اور سلسلہ عزاداری کو حضرت ابی عبداللہ امام حسین علیہ الاف التحیۃ والثناء روحی وارواح العالمین لہ الفداء سے محبت کے اظہار کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں۔

بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ من مات علی حب آل محمد مات شہیدا ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۳۹۰ سطر ۹ جو آل محمد کی محبت میں مرے وہ شہادت کی موت مرا ہے۔

اگر اس شہادت سے کسی مولانا کو اختلاف ہو تو ہم اس کے گھر کی شہادت کا حال بھی سنا دیتے ہیں۔

شہادت - اہل سنت کی کتابوں کی روشنی میں:-

دیکھیے المعجم الصغیر طبرانی صفحہ ۹۵ من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ

ترجمہ۔ جسے حد سے زیادہ شکم پری قتل کرے (یعنی جو حلوہ زیادہ کھا کر مر جائے) اسے قبر میں عذاب نہ ہوگا۔

مزید دیکھئے بخاری شریف صد ۱۳۳ جلد اول۔

الشھداء خمسۃ۔ المبطون والمطعون والغریق وصاحب الھدم والشہید فی سبیل اللہ۔

ترجمہ۔ شہید پانچ ہیں۔ جو طاعون سے مرے۔ درد شکم سے مرے۔ ڈوب کر مرے دیوار کے نیچے دب کر مرے اور جو بیچارا راہ خدا میں مر جائے۔

مزید دیکھئے نسائی شریف صد ۹۹ جلد چہارم۔

قال الطاعون والمبطون والغریق والنفساء شہادۃ

فرمایا۔ طاعون سے پیٹ درد سے۔ یا وہ عورت جو بچے کی ولادت کے بعد اسی تکلیف سے مرجائے یہ سب شہادت کی اموات ہیں۔

قارئین! آپ ملاحظہ فرمائیں کہ حسب ذیل اشخاص اہل سنت کے نزدیک شہید ہیں۔

۱۔ جو حد سے زیادہ شکم پری سے مرے ۲۔ طاعون سے مرے

۳۔ پیٹ درد سے مرے ۴۔ ڈوب کر مرے

۵۔ دیوار کے نیچے دب کر مرے ۶۔ جو عورت حالت نفاس میں مرے

اور وہ بیچارہ بھی جو میدان جہاد میں قتل کر دیا جائے ان میں شریک ہے۔

درجہ شہادت اہلسنت میں اتنا سستا ہے کہ مندرجہ بالا سات اشخاص درجہ شہادت پر فائز ہیں تو پھر جب کوئی شخص آل محمد کی محبت میں رہ محبت اور دے

قرآن ہر مومن پر فرض ہے۔ اور جو اس سے بغض رکھتا ہے وہ منافق ہے۔ دیکھیے ثبوت کے لئے سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۱ نسائی شریف صفحہ ۱۱۶ جلد ۲ ترمذی شریف صفحہ ۲۱۵ جلد ۲ ، مرجائے یا مارا جائے تو وہ درجہ شہادت پر کیوں فائز نہیں وہ تمام شہادتیں تو تسلیم ہیں لیکن اس سے انکار ہے وجہ صرف دشمنی آل محمد ہے۔

ملاں اور عشق

قارئین۔ اگر مسئلہ شہادت واضح نہیں ہوا تو ہم اس کی اور وضاحت کر دیتے ہیں۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد صفحہ ۱۵۶ جلد ۵

من عشق فکتم وعف فمات فهو شهید

ترجمہ۔ جو شخص کسی لڑکے یا لڑکی سے عشق کرے اور اس محبت کو چھپائے اور اس میں ناکام رہے رانگور کھٹے کے مصداق ، تو یہ پارسا آدمی جب مرے تو یہ بھی شہید ہے۔

قارئین ! دیکھی آپ نے ملاں کی عیاری کہ اپنے معاشقے درست کرانے کے لئے نبی کریم کی طرف نسبت دے کر حدیث بنا ڈالی اور یہ انہی کا کام ہے۔ اور صرف حدیث گھڑنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ عاشق امرد کو درجہ شہادت تک پہنچا دیا ہے۔ اگر لڑکوں اور لڑکیوں سے محبت کرنے والے درجہ شہادت پر

کی محبت میں مرے یا مارا جائے رجو کر اجر رسالت ہے) تو وہ درجہ شہادت پر
کیونکر فائز نہیں۔

عزاداری سے جنت کیسے مل سکتی ہے؟

قارئین! غم حسین علیہ السلام میں گریہ و ماتم اور مجلس کے ثواب پر جب
حصول جنت کی احادیث ہم پڑھتے ہیں تو کتنے ہی ناری اور ناصبی تمسخر اڑاتے
ہیں کہ نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ بس بغیر عمل جنت میں کیسے جائیں گے۔ یہ
تمسخر کرنے والے کاش! اپنے گھر کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کی زحمت گوارا فرما
لیتے تو کتنا اچھا تھا۔ چلو ہم بتائے دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو اہلسنت کی معتبر کتاب
تاریخ بغداد مطبوعہ بیروت صفحہ ۱۰ جلد ۵

من قاد اعمیٰ اربعین ذراعا وجب لہ الجنۃ

ترجمہ: جو شخص کسی اندھے کا عصا پکڑ کر چالیس ہاتھ کی مسافت تک
لے جائے اس کے لئے جنت واجب ہے۔

ارباب انصاف! دیکھا ان ملاؤں کی عیاری کو کہ اندھے کا عصا پکڑنے والا
تو جنت کا حقدار ہے لیکن آل محمدؐ کی محبت میں مرنے والا ان کے نزدیک جنت
کا حقدار نہیں۔

حج، زکوٰۃ، جہاد۔ یہ صرف حسین حسین کرتے ہیں لہٰذا اسلام میں ان کا کوئی مقام نہیں۔ اعتراض کرنے والے ذرا اپنے گھر کی کتابیں دیکھ لیتے تو ایسی باتیں نہ کرتے جن کے ہاں یہ لکھا جاتا ہے کہ

"قرآن پڑھو اور نبی بن جاؤ"

اپنی کتابوں کو ملاحظہ فرمائیں۔

ومن قرأ ثلث القرآن اعطی ثلث النبوۃ ومن قرأ ثلثی القرآن اعطی ثلثی النبوۃ ومن قرأ القرآن کلہ اعطی النبوۃ کلھا

خلیفہ زادہ اپنی عمر زادی ہے جو ایک ثلث قرآن پڑھے گا اسے ایک تہائی نبوت ملے گی اور دو تہائی قرآن پڑھے گا اسے دو تہائی نبوت ملے گی۔ جو سارا قرآن پڑھ لے وہ درجہ نبوت پر فائز ہوگا۔

قادیانی۔ دیکھا آپ نے خلیفہ زادے نے کس طرح عقیدہ ختم نبوت کو ختم کیا۔ ارباب انصاف غور کا مقام ہے نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ جہاد صرف قرآن کے الفاظ رٹ کر نبی بن جاؤ۔ اہلسنت کے مدرسے سے حفاظ قرآن مبارک کیوں نہ بنے نبی ہیں۔ اگر اہل سنت قرآن رٹنے سے نبی بن سکتے ہیں تو شیعہ امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کرنے سے مومن کیوں نہیں بن سکتے۔

اہلبیت کے فضائل میں غلو

اعتراض یہ ہے کہ شیعہ حضرات عزاداری کے بہانے فضائل اہلبیت میں
لو کرتے ہیں ۔

جواب ۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ آپ کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد نمبر صفحہ ۴۴
عن انس قال قال ان اللہ امرنی ان اتخذ ابا بکر والدا
حضور نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ ابوبکر کو اپنا باپ بناؤں۔
معاذ اللہ معاذ اللہ ہم شیعہ اہل بیت نبوت سے عقیدت رکھتے ہیں لیکن اس
قیدت میں غلو نہیں کرتے ۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو نبی کے فرزند جانتے ہیں۔
رت علی کو رشتہ میں نبی کا چچازاد بھائی اور داماد جانتے ہیں اور عقیدت
بی کا خادم ۔ منزلت اور مرتبہ میں رسول اللہ کا خلیفہ بلافصل ۔ اور اہلسنت
قیدت ابابکر سے ملاحظہ ہو کہ معاذ اللہ معاذ اللہ ابوبکر نبی کا باپ ہے ۔ اگر
سر باپ ہوتا ہے اور یہ قانون یہاں بھی جاری ہے تو ابوبکر کی کوئی خصوصیت
ں ۔ اس لئے کہ نبی کے اٹھارہ حرم تھے ۔ لہذا اٹھارہ خسر ہوئے ۔ اب
ی فہرست دو ۔

تار نعلنے کدام ۔ یہ چند باتیں برجستہ طور پر نوک قلم پر آ گئیں ۔ اب مناسب
وتا ہے کہ اصل موضوع شروع کیا جائے ۔ لیکن اس سے قبل ۔ وضاحت کر

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تمام حوالہ جات ہم نے پوری ذمہ داری سے دیئے ہیں اگر کسی
کسی حوالہ کی صحت میں شک ہو تو ہم جواب دہی کے لئے ہر صورت میں حاضر ہیں۔ نیز اگر
مطلب کو پیش نظر رکھتے ہوئے اختصار کی خاطر ہم نے بعض عبارات کے خلاصے پیش کئے
ہیں۔ شائقین تفصیل کے لئے اصل کتابوں کی طرف رجوع کریں۔ نیز میں نے اپنی طرف
سے پوری دیانت کے ساتھ ہر حوالہ کو اصل کتاب سے لیا ہے۔ اگر کسی صاحب (
حوالہ نہ ملے تو طبع کا اختلاف ہوگا کوشش کریں یقیناً مل جائیگا۔ مدمقابل اس بات
پر بھی زور دیتے کہ کتاب غیر معتبر ہے۔ روایت ضعیف ہے لہٰذا انہیں وجہ بیان کرنی
ہوگی کہ کتاب کیوں غیر معتبر روایت کیوں ضعیف ہے۔

نیز ان حوالہ جات کی ترتیب میں میرے مدرسہ کے جن طلباء نے میرے ساتھ
تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ خصوصاً مولانا سید
اسد رضا بخاری اور مولانا سید کلب عباس صاحب نے اس کی تالیف میں میرے
ساتھ بہت تعاون کیا ہے کیونکہ درسی مصروفیات کی وجہ سے میں بہت ہی مشغول رہتا
تھا۔ مذکورہ صاحبان کو اللہ تعالیٰ دولت علم سے مالا مال کرے اور خدمت دین
اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

غلام حسین نجفی
سرپرست شعبہ تبلیغ ومدرس جامع المنتظر لاہور
ساکن ضلع نواب شاہ سندھ تحصیل نوشہرہ فیروز ڈاکخانہ
بمقام گوٹھ علی آباد ہمیشہ رہے آباد آمین ثم آمین
بحق چہاردہ معصومین

باسمہٖ سبحانہ

عزاداری کی مخالفت کا فلسفہ

ادھر محرم آیا اور اُدھر مُلّاں لوگوں کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے شروع ہو گئے مجلس نہیں ہونے دیں گے جلوس نہیں نکلنے دیں گے اور مسجد کے سامنے سے تو بالکل جلوس حسینؑ نہیں گزر سکتا۔ غیر جانبدار لوگ سوچیں کہ رسولؐ کا کلمہ پڑھنے والوں کو نواسۂ رسول کے ذکر سے اتنی عداوت کیوں ہے۔ ہم بتاتے ہیں کہ اس کے پیچھے کون سا فلسفہ کارفرما ہے۔ ثبوت کے لئے دیکھیں اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ خاتمہ صفحہ ۲۲۳

قال الغزالی وغیرہ ویحرم علی الواعظ وغیرہ روایۃ مقتل الحسن والحسین وحکایا تہ و ماجرای بین الصحابۃ من التشاجر والتخاصم فانہ یُھیّج علی بُغض الصحابہ والطعن فیھم

ترجمہ۔ امام غزالی لکھتے ہیں کہ امام حسن اور امام حسین (علیہما الصلوٰۃ والسلام) کی شہادت کا ذکر کرنا حرام ہے کیونکہ ذکر شہادت حسین صحابہ کرام کے بغض کی آگ بھڑکاتا ہے۔

دیکھئے قارئین معاملہ صاف ہو گیا — قابلِ غور بات یہ ہے کہ شہادت حسین سننے سے صحابہ کی دشمنی کیوں پیدا ہوتی ہے۔ اسی کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص وہ مظالم

جو امام مظلوم پر ہوئے ہیں سنے گا تو قاتل کو تلاش کرے گا۔ اور قاتل یزید ہے
پھر وہ یہ تلاش کرے گا کہ یزید کو کس نے بادشاہ بنایا۔ یزید کو معاویہ نے
بادشاہ بنایا۔ پھر وہ سوچے گا کہ امیر معاویہ کو شام کی گورنری کس نے دی
اور اس کے پاؤں کس نے مضبوط کئے۔ اور معاویہ پہ نوازشات کی بارش خلفائے
راشدہ کے زمانے میں ہوئی ہے۔ پس بات ساری کھل جائے گی اور بزرگوں
کارنامے آشکار ہو جائیں گے۔ اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فتویٰ دے دیا
ذکرِ حسین کرنا ہی حرام ہے۔ سچ ہے کہ

؎ اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

حضرت امام حسین کی شہادت کے دن ناصبی کیا کرتے تھے؟ اہلسنت

معتبر کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ نمبر ۲۰۲

وقد عكس الرافضة والشيعة يوم عاشوراء النواصب
من اهل الشام فكانوا في يوم عاشوراء يطبخون الحبوب ويغتسلون
ويتطيبون ويلبسون افخر ثيابهم ويتخذون ذلك اليوم
عيدا يصنعون فيه انواع الاطعمة ويظهرون السرور والفرح
يريدون بذلك عناد الروافض ومعاكستهم۔

ترجمہ۔ شیعہ کے برعکس اہل شام ناصبی روز عاشورا دیگیں پکاتے
تھے۔ غسل کرتے تھے۔ خوشبو لگاتے تھے۔ فاخرہ لباس پہنتے تھے

اس روز کو عید قرار دیتے تھے۔ قسم قسم کے کھانے تیار ہوتے تھے۔ خوشی اور سرور ظاہر کرتے تھے۔ اور اس سے غرض ان کی شیعوں سے رشد اور شیعہ کے الٹ کرنا تھا۔

حضرت امام حسین کی شہادت کے دن شیعہ کیا کرتے تھے؟

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۰۲

وقد اسرف الرافضة فی دولة بنی بویه فی حدود الاربعمائة فکانت الدبادب تضرب ببغداد ونحوها من البلاد فی یوم عاشوراء ويذر الرماد والتبن فی الطرقات والاسواق وتعلق المسوح علی الدکاکین ويظهر الناس الحزن والبکاء وکثیر منهم لا يشرب الماء ليلتئذ موافقة للحسين لانه قتل عطشانا ثم تخرج النساء حاسرات عن وجوهن ينحن ويلطمن وجوههن وصدورهن حافيات فی الاسواق ... والتم اشبهه ذلك من البدع الشنيعة والاهواء الفظيعة ... وانما يريدون بهذا وأشباهه أن يشنعوا على دولة بنی امیة لانه قتل فی دولتهم۔

ترجمہ۔ چار سو ہجری کے حدود میں بنی بویہ کی سلطنت کے دوران شیعہ حد سے بڑھ گئے۔ بغداد اور اس جیسے شہروں میں عاشورا کے دن نقارے بجائے جاتے تھے۔ بازاروں میں اور راہوں میں بھوسہ

اور راکھ چھڑکی جاتی تھی۔ دوکانوں پر سیاہ پردے لٹکائے جاتے
تھے۔ لوگ اظہار غم کرتے تھے اور گریہ کرتے تھے اور بہت سے
لوگ عاشورہ کے دن پانی پینا چھوڑ دیتے تھے کیونکہ اس روز امام
حسینؑ پیاسے شہید ہوئے اور عاشورہ کے دن شیعہ کی عورتیں کھلے سر
اور ننگے پاؤں نکلتی تھیں۔ نوحہ کرتیں سینہ اور منہ کوبی کرتیں اور یہ سب کچھ
بنی امیہ کو الزام کرنے کی خاطر کیا جاتا تھا کیونکہ حسینؑ بنی امیہ کے دور حکومت میں شہید ہوئے۔

قارئین —— اہل تشیع کا عاشورہ کے دن ماتم اور اپنے بدن سے خون بہا
یہ معاویہ اور اولاد معاویہ کے خلاف اس ظلم کا احتجاج ہے جو انھوں نے اپنی
حکومت کے دوران اولاد نبیؐ اور شیعان علیؑ پر کیا ہے۔ ظلم کے خلاف مظلوم
کا یہ احتجاج قیامت تک جاری رہے گا اور ظالم اسے روکنے کی کوشش کر
رہیں گے۔

عزاداری نہ کرنا اور قرآن پڑھوانا سنت یزید ہے

وفی الناسخ انتبه اهل الشام من تلک الرقدة و
استیقظوا منه وعطلت الاسواق و جعلوا یقولون هذا
راس الحسین ابن بنت نبینا ما علمنا بهذا انما قالوا

هذا رأس خارجی خرج بارض العراق - فبلغ ذالک الخبر الیٰ
یزید فاستعمل لجمع الاجزاء من القرآن وفرقہا فی المساجد
وکانوا اذا صلوا وفرغوا من الصلوٰۃ وضعت الاجزاء بین
ایدیہم فی مجالسہم حتیٰ یشتغلوا بہا عن ذکر الحسین
معالی السبطین ص ۴۳۸

ناسخ التواریخ میں ہے کہ شہادت امام حسین علیہ السلام کے بعد اہل شام خواب
غفلت سے بیدار ہوئے تو کہنے لگے کہ یزید نے تو ہمیں بتایا تھا کہ یہ خارجی کا سر ہے
جس نے عراق میں خروج کیا دمشق میں لایا گیا - یہ بات غلط ہے - یہ نواسہ رسول
امام حسینؑ کا سر ہے - اور یزید کے متعلق ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہونے لگی۔
جب اس کی اطلاع یزید کو پہنچی تو اس نے قرآن کو چھوٹی چھوٹی جزوں میں تقسیم کروایا
اور پھر ان اجزاء کو مساجد میں بانٹ دیا گیا - تاکہ جب لوگ نماز سے فارغ ہوں
ذکر حسینؑ نہ کریں - اور تلاوت میں مشغول رہیں۔

قارئین ـــــ اب جو لوگ مسجدوں میں روز عاشورہ تلاوت اور ختم
پر زور دیتے ہیں اور مجلس حسینؑ سے منع کرتے ہیں عزاداری کی ڈٹ کر مخالفت
کرتے ہیں ایسے لوگ فیصلہ کریں کہ کس کی سنت پر عمل کر رہے ہیں؟

شہداء کو ہر سال یاد کرنا نبیؐ اور اصحاب ثلاثہ کی سنت ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ مؤلف ابن کثیر دمشقی جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ مطبوعہ بیروت۔

عن ابی هريرة قال . كان النبیؐ یاتی قبور الشهداء فاذا اتی فرضة الشعب قال السلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبی الدار . ثم كان ابوبكر بعد النبی یفعله وكان عمر بعد ابی بكر يفعله وكان عثمان بعد عمر يفعله .

ترجمہ — حضرت ابی ہریرہ راوی ہیں کہ نبی کریم شہدا کی قبروں پر ہر سال تشریف لاتے تھے ۔ جب وارد کرہ میں پہنچتے تو شہداء کو خطاب کرتے فرمایا کرتے تھے السلام علیکم بما صبرتم ۔ کہ تم پر تمہارے صبر کے باعث سلام ہو اور اس کے انجام میں تم بہت اچھے مقام پر پہنچے ہو ۔ پھر نبی کریم کے بعد حضرت ابوبکر بھی ہر سال آتے تھے اور ان کے بعد حضرت عمر ہر سال اسی طرح آیا کرتے تھے ۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمان اسی طرح ہر سال آیا کرتے تھے ۔

نوٹ۔ ہر سال کا لفظ اس روایت کے بعد واقدی کی روایت میں
موجود ہے۔ کان النبی یزورہم کل حول ثم کان ابوبکر یفعل ذالک
کل حول

قارئین

قاضی مظہر کو اس بات سے بہت تکلیف تھی کہ شیعہ ہر سال شہدائے کربلا
کی یاد کیوں مناتے ہیں۔ بس ایک دو دفعہ کافی تھا۔ عرض ہے کہ جس طرح
نبی کریم جلوس کی شکل میں اور اصحاب ثلاثہ بھی جلوس کی
شکل میں ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر جاتے تھے۔ اسی
طرح ہمارا بھی دل چاہتا ہے کہ ہم ہر سال ایام محرم میں کربلائے معلےٰ سید الشہداء
کے روضہ اقدس پر سلام کی خاطر جایا کریں۔ لیکن چونکہ ما لا یدرک کلہ
لا یترک کلہ اگر آپ کوئی اچھا کام سارے کا سارا نہیں کر سکتے تو سارے
کے سارے کو چھوڑو بھی نہیں۔ لہذا ہم روز عاشورہ جلوس نکال کر حتی المقدور
گریہ و ماتم سے مظلوم کربلا کو سلام اور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔
اگر کسی قادر کاکا یا قاضی کو اس سے اختلاف ہو تو یہ صرف امام حسین علیہ السلام
سے دشمنی ہے ورنہ جلوس نبی کے گھر سے ثابت ہے۔

عشرہ محرم کی یاد

والفجر ولیالٍ عشر والشفع والوتر پ سورہ فجر

ترجمہ ۔ صبح کی قسم اور دس راتوں کی قسم اور جفت وطاق کی

دس راتیں کون سی ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور جلد ششم صہ ۳۴۶

اخرج محمد بن نصر فی کتاب الصلوٰۃ عن ابی عثمان قال

کانوا یعظمون ثلاث عشرات العشر الاول من المحرم والعشر

الاول من ذی الحجہ والعشر الاخیرہ من الرمضان

ترجمہ ۔ ابی عثمان کہتا ہے کہ تین عشروں کی تعظیم ہے ۱ ۔ محرم کا پہلا عشرہ ۲ ۔ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ ۳ ۔ ماہ رمضان کا آخری عشرہ

قارئین ـــــ عشرہ محرم کی عظمت کا ذکر ہم نے قرآن سے دکھا دیا ہے ۔ اب چار یاری مذہب کا فریضہ ہے کہ ہر ماہ جو گیارھویں شریف مناتے ہیں اس کا ثبوت قرآن سے پیش کرے ۔

خدائی دنوں کی یاد

ولقد ارسلنا موسیٰ بآیٰتنا ان اخرج قومک من الظلمٰت الی النور - وذکرھم بایّٰم اللہ - ان فی ذالک لاٰیٰت لکل صبار شکور -

پارہ ۱۳ رکوع ۱۳ آیت ۵ سورہ ابراہیم

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا اور یہ حکم دیا کہ اپنی قوم کو کفر کی تاریکیوں سے ایمان کی روشنی میں نکال لاؤ اور انہیں خدائی دن یاد دلاؤ - اس میں صابر و شاکر لوگوں کے لئے قدرت کی نشانیاں ہیں -

خدائی دن کیا ہیں؟

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد پنجم صہ ۲۱۹

یعبر بالایام من الوقائع العظیمۃ وتعت فیہا واعلم ان ایام اللہ فی حق موسیٰ منہا ماکان ایام المحنۃ والبلاء وھی الایام التی کانت بنو اسرائیل فیہا تحت قھر فرعون

ترجمہ ۔ خدائی دنوں سے مراد وہ عظیم واقعات ہیں جو ان دنوں میں وقوع پذیر ہوئے ہیں ۔ حضرت موسٰی کے حق میں وہ دن خدائی دن تھے کہ جن میں بنو اسرائیل مصیبت میں مبتلا تھے ۔ اور فرعون کے مظالم سہتے تھے ۔

قارئین ـــــ اس سے معلوم ہوا کہ مصیبت والے دنوں کی یاد منانا حکم ہے ۔

عاشورہ بھی خدائی دن ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب کنزالعمال جلد ۳ صفحہ ۲۱

ان عاشورٰی یوم من ایام اللہ

ترجمہ روز عاشورہ خدائی دن ہے

روز عاشورہ چونکہ خدائی دن ہے ۔ اولاد نبیؐ کی مصیبت کا دن ہے یہ وہ دن ہے کہ جس میں نواسۂ رسول بھوکے پیاسے ذبح کر دیے گئے ۔ اسی اولاد نبیؐ کے چھوٹے چھوٹے بچے پانی کی خاطر ترستے رہے ۔ اسی روز نبیؐ

پر گھوڑے دوڑائے گئے۔ لہٰذا اس روز شیعہ گریہ و ماتم سے اولاد نبی کی مصیبت کو یاد کرتے ہیں اور نبی کریم کو ان کی اولاد کا پرسہ دیتے ہیں۔

روزِ عاشورہ اور پیر گیلانی کی ہدایات

غنیۃ الطالبین صہ ۳۴۷

پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ (عاشورہ) کے روز میں روزہ رکھیں اور اپنے اہل و عیال کے واسطے کھانے پینے کی فراخی کریں کیونکہ اس دن کی برکت سے خداوند تعالےٰ سال بھر کی روزی فراخ کر دیتا ہے۔

ہدایت نمبر ۲ صہ ۳۴۸

اگر کوئی آدمی اس روز (عاشورہ) اپنی آنکھوں میں اس قسم کا سرمہ ڈالے کہ اس میں کستوری ہو تو اس سے آئندہ تمام سال تک اس کی آنکھیں دکھتی نہیں۔

قارئین:۔ دیکھا ذکر حسین علیہ السلام کو روکنے کے حیلے بہانے۔ کبھی فتووں سے روکا۔ کبھی قرآن خوانیوں کے ذریعے۔ یہ علماں ذرا انصاف سے ہمیں بتائیں کہ روز عاشورہ سر پہ کپڑے کی ٹوپی آنکھ میں سرمہ لگا کر داڑھی میں کنگھی کر کے صبح صبح مسجد میں جا بیٹھیں اور تلاوت قرآن پر زور دیں۔ بچوں کے لئے عید کا سامان خرید کر دیں تو کیا یہ ملاؤں کے لئے شرم کی بات نہیں ؟ کیونکہ

اسی روز آلِ نبیؐ کی بچیاں بھوکی پیاسی ذبح کر دی گئی۔ امام حسینؑ کے چھوٹے چھوٹے
بچے پانی کے لئے ترستے رہے۔ نبی کی نواسیوں کے خیمے لوٹے گئے اور لاشہ ہائے
شہدا پر گھوڑے دوڑائے گئے۔ اور مولویوں کے لئے یہ مصیبت کا دن روزِ
عید ہوا۔ افسوس صد افسوس کہ روزِ وفات عمرؓ تو صحابہ فاقہ کریں اور روزِ شہادت
حسینؑ ملاں عید کریں۔ عجیب انصاف ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

روزِ وفات حضرت عمر صحابہ کرام کا فاقہ

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۲ صفحہ ۳۵

عن الاحنف بن قیس قال لما توفی عمر وضعت الموائد۔
کف الناس عن الطعام۔ فقال العباس یا ایها الناس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد مات فاکلنا بعدہ وشربنا وبعد ابی بکر
وانہ لابد من الاکل فبسط یدہ فاکل فاکل الناس

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت عمرؓ کی وفات ہوئی تو لوگوں پر
اتنا غم طاری ہوا کہ لوگوں نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ جناب عباس
ابن عبدالمطلب نے فرمایا کہ نبی کریمؐ کی وفات اور حضرت ابوبکرؓ کی
وفات ایک مصیبت تھی۔

بھی کھاتے پیتے رہتے ہیں اسی طرح عمر کی وفات کے بعد بھی کھاتے پیتے رہے کہ لوگوں کو کھانے کی طرف رغبت دلائی اور پھر انھوں نے خود بھی کھانا کھایا اور بعد میں لوگوں نے بھی کھانا کھایا۔

قارئین۔ حضرت عمر کی وفات اتنے مصائب میں نہیں ہوئی۔ بات صرف اتنی ہے کہ ابولولو نامی مزدور نے آکر شکایت کی مگر حضرت عمر نے اس کی فریاد رسی نہ کی اور اس نے اس بات پر خنجر گھونپ دیا۔ تو اب ایسی وفات پر صحابہ کرام یوں غم کر رہے ہیں کہ کھانا پینا تک چھوڑ دیا اور اسی کا نام فاقہ ہے۔ اور یہی فاقہ اگر شیعہ روز شہادت امام حسینؑ کریں تو ہلاں لوگ تمسخر کرتے ہیں۔

الصبر

مخالفت عزاداری میں آیات و روایات صبر سے اہل تشیع کو خوب کوسا جاتا ہے اور مولوی لوگ کہتے ہیں کہ امام حسینؑ کی شہادت پر صبر کرنا ضروری اور واجب ہے اور ان کی مصیبت کو یاد کر کے گریہ کرنا اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ جواباً عرض ہے کہ صبر کی چند اقسام ہیں۔ ملاحظہ ہوں

نمبر۱۔ جنگ میں صبر۔ اس مرحلہ میں تو صحابہ کرام نے وہ صبر دکھایا جس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ احد کی پہاڑیاں گواہ ہیں اور خیبر کا علم گواہ ہے۔

نمبر ۲۔ گناہ سے صبر۔ اس منزل پر بھی بزرگوں کا کردار مثالی ہے۔ بنت نبیؐ
کا حق کھانا اور علیؑ کو گالیاں دینا۔ اس امر کے شاہد ہیں۔

نمبر ۳۔ مصیبت میں صبر۔ اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ وقت مصیبت
خداوند تعالےٰ کو برا کہنا۔ یہ بے صبری گناہ عظیم ہے —— دوسرا
یہ ہے کہ مظلوم کی مظلومیت کو بیان کرنا۔ اس کا سننا یا سن کر رونا
پیٹنا یا لباس پھٹنا۔ یہ بے صبری گناہ نہیں بلکہ شرعاً جائز ہے۔
جیسا کہ ہم اس رسالہ میں ان تمام امور کو ثابت کریں گے۔

صحابہ کرام اور صبر

اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۵

قال ابن عمر سألت نافعاً علی ای شئ بایعھم علی الموت
قال لا بایعھم علی الصبر

ترجمہ۔ خلیفہ زادے عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے سوال کیا کہ کیا
اصحاب رسول اللہؐ نے زیر شجر کس چیز پر بیعت کی تھی (کیا مرنے پر۔ نافع
نے کہا نہیں بلکہ انہوں نے بیعت کی تھی (جنگ سے نہ بھاگنے پر) صبر پر۔

قارئین — صبر کا معنی ہے جنگ میں ثابت قدم رہنا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اس کا واضح ذکر موجود ہے۔

ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔

ترجمہ۔ اے پروردگار ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں میدان جنگ میں ثابت قدم رکھ اور قوم کافرین کے خلاف ہماری مدد کر۔

ارباب انصاف! جو روایات صبر کرنے والوں کی خدمت میں یہ قاضی اور قادری ہم شیعہ پر فٹ کرتے ہیں یہی آیات و روایات پہلے اپنے بزرگوں پر فٹ کریں کسی جنگ میں دکھائیں۔ احد، خیبر، خندق و حنین میں کہ یہ بزرگ کس طرح ثابت قدم رہے اور کس قدر صبر کا انہوں نے مظاہرہ کیا سب کو معلوم ہے۔

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ظلم پر صبر واجب نہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد پنجم ص۴۱ سورہ یوسف،

ان الصبر علی قضاء اللہ واجب۔ فاما الصبر علی ظلم الظالمین

وصبر الماکرین غیر واجب بل الواجب ازالته

ترجمہ۔ خدا کی قضا پر صبر واجب ہے اور ظالموں کے ظلم پر صبر واجب نہیں۔

قارئین۔ اہل سنت کے بڑے مفسر فخر الدین رازی اقرار کر رہے ہیں کہ ظالموں کے ظلم پر صبر واجب نہیں ہے تو پھر اگر شیعہ مظلوم کربلا پر پہنچنے والے مظالم کو بیان کریں تو صبر صبر کی رٹ کیوں لگائی جاتی ہے۔

اظہار مصیبت جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب نزھۃ المجالس صفحہ ۲۴۷

فاما اظہار البلاء لا علی جھۃ الشکوی فلا ینافی الصبر قال اللہ تعالے۔ فی ایوب علیہ السلام۔ انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب مع انہ قال مسنی الضر

ترجمہ۔ مصیبت کا اظہار کرنا جس میں خدا تعالے کی شکایت نہ ہو یہ صبر کے منافی نہیں۔ اللہ تعالے نے اپنے نبی حضرت ایوب کی قرآن

پاک میں مدح فرمائی ہے۔ حالانکہ انہوں نے مسنی الضر کہہ کر اپنی مصیبت کا اظہار بھی کیا

حسینؑ کو گرتا دیکھ کر نبی پاکؐ صبر نہ کر سکے

عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فجاء الحسن والحسین رضی اللہ عنھما۔ علیھما قمیصان احمران یعثران فیھما فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقطع کلامہ فحملھما ثم عاد الی المنبر ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ رایت ھذین یعثران فی قمیصھما فلم اصبر حتی قطعت کلامی فحملتھما

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن نسائی جز ثالث صفحہ ۱۰۸ ایضاً صفحہ ۱۹۲ اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد جز اول صفحہ ۲۹۰ اہلسنت کی معتبر کتاب جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۵۸۵

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ نبی کریمؐ خطبہ دے رہے تھے اسی اثنا میں امام حسنؑ اور امام حسینؑ تشریف لائے اور کمسنی کے باعث چلتے تھے اور گر جاتے تھے۔ نبی کریمؐ نے دیکھا تو خطبہ روکا۔ منبر سے اترے اور دونوں کو

تے اور گر پڑتے

کو اٹھایا اور فرمایا میں نے ان بیٹوں کو دیکھا کہ چلتے تھے

تھے۔ پس میں صبر نہ کر سکا۔

قارئین — نبی کریم امام حسینؑ کو مسجد میں گرتا ہوا دیکھ کر صبر نہ فرما سکے
تو ایک ہزار نوسو کا دن زخم جب امام حسینؑ اپنے بدن پر کھا کر گھوڑے سے گرے
اور پھر جنابؑ کی لاش پر گھوڑے دوڑائے گئے اور کئی دن تک لاش تپتی دھوپ
میں رہی تو نبی کریم نے کیسے صبر فرمایا ہو گا۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کے مصائب پر صبر اچھا نہیں ورنہ نبی
کریم صلعم کبھی بے صبر نہ فرماتے۔

غمِ حسینؑ میں نبیؐ کا رونا اور صبر نہ کرنا

اہلسنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ جلد ثانی صہ ۵۷۲ مؤلف الشیخ محمد بن عبد
عن ام الفضل ... قالت فوضعتہ فی حجرہ ... فاذا عینا
رسول اللہ تھریقان الدموع قالت فقلت یا نبی اللہ مالک
قال اخبرنی جبرائیل ان امتی ستقتل ابنی ھذا ملخص

ترجمہ — جناب ام الفضل فرماتی ہیں ایک روز میں نے

شہزادہ حسینؑ کو نبی پاکؐ کی گود میں بٹھایا اور جناب کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔ میں نے عرض کیا حضورؐ کیا ہوا؟ فرمایا مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ میرے اس بچے کو میری امت قتل کرے گی۔

قارئین۔ صبر والی آیات حضورؐ پر نازل ہوئیں اور صبر کا معنی حضورؐ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔ اس کے باوجود آں جناب زندہ پر اس کی مصیبت کو نظر رکھتے ہوئے رو رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ زندہ پر رونا سنت رسولؐ ہے۔ حسینؑ پر رونا سنت رسولؐ ہے۔

غم ابراہیم میں نبیؐ کا رونا اور صبر نہ کرنا

اہلسنت کی کتاب صحیح بخاری جلد اول ص ۱۱۴

فجعلت عینا رسول اللہ تذرفان فقال لہ عبد الرحمان بن عوف وانت یا رسول اللہ فقال یا بن عوف انہا رحمۃ ثم اتبعہا باخری فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون۔

ترجمہ۔ نبی کریم کی آنکھیں اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر آنسو بہاتی تھیں۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے پوچھا۔ آپ اور رونا — فرمایا یہ میری شفقت اور رحمت ہے۔ پھر جناب نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل حزن و غم کرتا ہے — اور فرمایا ہم وہی بات کہیں گے جو خدا کو پسند ہے۔ اور ہم تیرے فراق سے اے ابراہیم غم اور حزن میں ہیں۔

وفات حضرت ابوطالب پر نبی کریم کا رونا اور بے صبری

اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الخواص الامہ صفحہ ۶

قال علی علیہ السلام توفی ابو طالب اخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکا بکاءً شدیداً ثم قال اذھب فغسلہ وکفنہ وواریہ غفر اللہ لہ ورحمہ

ترجمہ۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ابوطالب کی وفات ہوئی تو میں نے پیغمبر اکرم کو اطلاع دی اور جب حضور نے سُنا تو سخت گریہ فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ آپ انہیں غسل دیں کفن دیں دفن

اعتراض - صاحب تذکرہ شیعہ ہے اور شیعہ مصنف کی روایت ہم ہرگز نہیں مانیں گے۔

الجواب - اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ چھاپ قدیم مطبوعہ مصر صفحہ ۹۰

وشیعتہ هم اہل السنۃ لانهم الذین احبوهم کما امر اللہ ورسولہ

یعنی اہلبیت کے شیعہ اہل سنت والجماعت ہیں -

قاضی جی! آپ کے بزرگوں نے شیعہ کی دو قسمیں کی ہیں

۱۔ اہل سنت والجماعت شیعہ

۲۔ رافضی شیعہ

صاحب تذکرہ رافضی شیعہ تھے بلکہ اہلسنت والجماعت کے شیعہ تھے اسکا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے ابن حجر کے متعلق کوئی ایسا مخصوص جملہ نہیں کہا جو رافضی شیعہ کہتے ہیں - لہٰذا صاحب تذکرہ مسلکاً اہل سنت والجماعت ہیں -

دوسرا جواب :-

صواعق محرقہ صفحہ ۱۰۱

وفی سندہ شیعی غال لکنہ صدوق

ابن حجر کی ایک روایت کی سند میں جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس

کی سند میں اگرچہ ایک راوی غالی شیعہ ہے لیکن چونکہ وہ صدوق ہے
قاضی جی۔ آپ کے بزرگ تو غالی شیعہ کی روایت کو بھی قبول فرماتے
آپ کو محض شیعہ راوی کی روایت کو قبول کرنے میں سخت تکلیف ہے۔
بیچاروں کا جرم صرف اہلبیت محمدؐ سے محبت رکھنا ہے۔ آپ نے صاحب
الزام لگایا ہے کہ وہ امام کو معصوم جانتا ہے۔ حالانکہ اس کے برعکس
لوگوں کو معتبر سمجھتے ہیں جو نبیوں کے لئے چھوٹے چھوٹے گناہ جائز سمجھتے

ملاحظہ ہو تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۳۱ مؤلفہ شاہ عبدالعزیز

وصغائر را سہواً تجویز میکنند

اہل سنت نبیوں کے چھوٹے چھوٹے گناہ سہواً جائز سمجھتے ہیں
بلکہ انہیں باہ بار ذکر کرتے ہیں۔

سبحان اللہ۔ اللہ کے اولیا کو معصوم سمجھنے والا آپ کے ہاں
نبیوں کو غیر معصوم سمجھنے والا معتبر۔ اگر یہی چاریاری مذہب ہے تو

نبیؐ کا اپنے دادا پر رونا اور بے صبری

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس جلد ۱ صفحہ ۲۲۵

اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الخواص الامہ صفحہ ۴

قالت ام ایمن رایت رسول اللہ یبکی خلف جنازۃ

ترجمہ۔ ام ایمن کہتی ہیں میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ اپنے دادا عبدالمطلب کے جنازہ کے پیچھے رو رہے تھے۔

قارئین۔ گریہ اگر منافی صبر ہوتا تو نبی کریمؐ اپنے دادا پر گریہ فرما کر صابرین کی لسٹ سے ہرگز خارج نہ ہوتے۔

حضرت علی کے لیے نبی کریمؐ کا گریہ اور بے صبری

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۸

عن علی ابن ابیطالب قال مررت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیقۃ۔ فقلت یا رسول اللہ ما احسنھا قال لک فی الجنۃ خیر منھا۔ حتی مررت بسبع حدائق۔ فلما خلی لہ الطریق اعتنقنی ثم اجھش باکیا قلت یا رسول اللہ۔ ما یبکیک قال ضغائن فی صدور اقوام لا یبدونھا لک الا من بعدی قلت یا رسول اللہ فی سلامۃ من دینی قال سلامۃ من دینک

ترجمہ۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں حضور کے ساتھ جا رہا تھا ایک بہت خوبصورت باغ دیکھ کر میں نے اس کی تعریف کی۔ نبی کریمؐ نے

فرمایا اس سے بہتر باغ آپ کے لئے بہشت میں ہے۔
پھر حضرت علی فرماتے ہیں جب راستہ خالی ہوگیا تو حضور نے مجھے
گلے لگایا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے میں نے عرض کی یا رسول اللہ
اس گریہ کا باعث کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کے متعلق اصحاب
کے دلوں میں کینے ہیں جو میری وفات کے بعد ظاہر ہوں گے۔

قارئین ـ ملاں لوگ کہتے ہیں کہ زندہ پر رونا بدعت ہے۔ آپ نے
ملاحظہ فرمایا حضرت علی زندہ ہیں اور نبی کریم حضرت علیؑ پر آنے والے مصائب کو
یاد کرکے رو رہے ہیں۔
سی طرح ہم بھی امام حسین علیہ السلام کے مصائب کو یاد کرکے روتے ہیں اور زندہ
پر رونا سنت نبیؐ ہے۔

نوٹ۔ اس روایت سے جناب امیر کا نبی کریم کے بعد اپنے حقوق کی
تلوار نہ اٹھانے کا راز بھی معلوم ہوگیا۔ کیونکہ اکثر صحابہ کے دلوں میں حضرت
کے متعلق کینے تھے۔ اگر جناب جنگ کرتے تو وہ سب لوگ ظاہری اسلام سے
بھی منحرف ہو جاتے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا

وفات نبی پر صبر اچھا نہیں

نہج البلاغہ۔ طبع مصر صفحہ ۲۰۷

ان الصبر لجمیل الا عنک وان الجزع لقبیح الا علیک

حضرت علیؑ وفات نبی کے وقت فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ صبر اچھی چیز ہے مگر آپ کی موت پر صبر اچھی چیز نہیں۔

اور جزع بری چیز ہے مگر آپ کی موت پر بری چیز نہیں۔

قارئین — نبیؐ کا فرمان ہے الحسین منی وانا من الحسین

اور شاہ عبدالعزیز سر الشہادتین میں فرماتے ہیں کہ:۔

فاستشہادت الحسنین علیہما السلام مناب جدھما

امام حسنؑ اور امام حسین علیہما السلام شہید ہونے میں اپنے نانا کے قائمقام ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حسین علیہ السلام کی شہادت درحقیقت نبی کریمؐ کی شہادت۔

ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نبی کی وفات پر صبر اچھی چیز نہیں۔

لہٰذا امام حسین علیہ السلام کے مصائب کو یاد کرنا اور ان پر گریہ و ماتم کرنا جو
کہ مصیبت کے لوازمات میں سے ہے اس بے صبری میں داخل نہیں جو ممنوع ہے

حضرت علیؑ کی قبر نبیؐ پر جزع

اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الخواص الامہ صفحہ ۹۷
وقال الشعبی ان امیرالمومنین وقف علی قبر رسول اللہ
وقال انّ الجزع لیقبح الا علیک وان الصبر لیجمل الا عنک

ترجمہ۔ شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابیطالب
قبر نبیؐ پر آئے تو فرمایا یا رسول اللہ جزع کرنا آپ (کی مصیبت) کے سوا
قبیح نہیں اور صبر کرنا آپ (کی مصیبت) پر اچھی چیز نہیں۔

قارئین — حرمت جزع کی رٹ لگانے والے پر تاسف اور تاریخ کی
کتابوں کا مطالعہ کرتے تو ان کو اپنے چوتھے خلیفہ کا جزع کرنا نظر آ جاتا۔ شاید
یہ لوگ جن صحابہ کی سیرت حجت ہے ان میں حضرت علی علیہ السلام کو شمار نہیں
کرتے کیونکہ علی کی ذات تو وہ ہے کہ نبی کریم نے فرمایا علی مع القرآن والقرآن

جب علی نے جزع فرمائی تو جزع از رو ئے قرآن بھی جائز و واجب ہوگی اور
ماتم بھی ہوگیا۔ لیکن ان دونوں موریوں کو جزع سے ضد ہے۔

وفات سیدہ زہرا پر حضرت علی کا صبر نہ کرنا

نہج البلاغہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۲

قَلَّ یا رسول اللہ عن صفیتک صبری ورق عنها تجلدی

حضرت علی علیہ السلام جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا
کے دنیا سے وصال کے وقت فرماتے ہیں
یارسول اللہ آپ کی بیٹی کی مصیبت پر میرا صبر و تحمل ختم ہوگیا

وفات سیدہ زہرا پر حضرت علی کا جزع کرنا

اہلسنت کی معتبر کتاب مروج الذہب جلد ثانی صفحہ ۲۹۷

ولما قبضت جزع علیها جزعاً عظیماً جزعاً شدیداً واشتد
بکاؤه وظهر انینه وحنینه

راوی کہتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام جنگ صفین کے لئے جاتے ہوئے کربلا سے گزرے اور پوچھا اس زمین کا کیا نام ہے۔ لوگوں نے بتایا اس زمین کا نام کربلا ہے۔ حضرت یہ نام سنتے ہی رو پڑے اور اتنا روئے کہ زمین آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

قارئین — کیا آیات صبر اور احادیث صبر علی علیہ السلام کے پیش نظر نہ تھیں!

وفات نبی پر ثلاثہ کی بے صبری

غم سے حضرت عمر دیوانے اور حضرت عثمان گونگے ہو گئے

اہلسنت کی معتبر کتاب نزہۃ الناظرین صفحہ ۱۹۳ مولف شیخ عبدالملک خطیب جامع اموی۔

فلما توفی رسول اللہ ﷺ دهشت الناس وطاشت عقولهم و اختلف احوالهم فاما عمر فكان ممن خبل واما عثمان

تفصیلات۔

ترجمہ۔ اور جب نبی کریم نے وفات پائی تو لوگ حیران ہو گئے اور ان کے حالات مختلف تھے۔ حضرت عمر اسی گروہ میں تھے۔ جو نبی کی مصیبت سے دیوانہ ہو گیا تھا۔ اور عثمان گونگے ہو گئے اور ابو بکر کی دونوں آنکھیں برس رہی تھیں۔

قادری صاحب!۔۔۔ کیا اصحاب ثلاثہ صبر والی آیات کو نہیں جانتے تھے؟ اگر جانتے تھے تو پھر دیوانہ ہونا، گونگا ہونا، آنسو بہانا، اس کا کیا مطلب؟

اگر مصیبت میں گریہ و بکا کرنا بُری چیز ہے اور منافی صبر ہے تو یہ تینوں یار نبی کے کوئی گونگا، کوئی دیوانہ، کوئی آنسو بہا رہا ہے۔ انہوں نے بے صبری کر کے مخالفت قرآن کیوں کی؟

اور اگر اولاد رسول کے غم میں مصائب مظلوم سن کر کوئی شیعہ بے ہوش ہو جاتا ہے تو "چار یاری" مذہب تمسخر کیوں کرتا ہے؟

معلوم ہوتا ہے کہ ان کو دشمنی صرف اولاد نبی سے ہے جو کسی نہ کسی طرح امام حسین علیہ السلام کی شہادت کو چھپانے کی کوشش سے ظاہر ہوتی رہتی ہے۔

حضرت عثمان وفات نبیؐ پر حواس کھو بیٹھے

اہلسنت کی معتبر کتاب طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۳۱۲

وقد بویع لابی بکر اذ مر بی عمر فلم اشعر به لما بی من الحزن

ترجمہ۔ حضرت عثمان کہتے ہیں وفات نبی کے بعد ابوبکر کی بیعت ہوئی اور حضرت عمر میرے قریب سے گزرے اور بسبب میرے غم زدہ ہونے کے مجھے پتہ ہی نہ چلا۔

صحابی کی وفات نبیؐ پر بصیری اور بینائی کھو بیٹھا

اہلسنت کی معتبر کتاب طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۳۱۳

عن القاسم ابن محمد ان رجلا من اصحاب النبی ذهب بصره و دخل علیه اصحابه یعودونه فقال انما کنت ارید هما لانظر بهما الی الرسول الله

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ ایک صحابی وفات رسول پر آنکار دیا

کہ اندھا ہو گیا۔ دوسرے صحابہ نے پوچھا تو کہا کہ آنکھوں سے
مقصد صرف نبیؐ کی زیارت تھی۔

ام المومنین عائشہ قبر نبی کو دیکھ کر صبر نہ کر سکی اور قبر پر لیٹ گئی

اہلسنت کی معتبر کتاب طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۳۱۳
عن ابی ملیکۃ قال کانت عائشۃ تضطجع علی قبر النبی

ترجمہ ۔ راوی کہتا ہے کہ ام المومنین بی بی عائشہ وفات
نبیؐ کے بعد فرطِ غم سے قبر نبیؐ پر لیٹ جاتی تھیں۔

نتیجہ ۔ نبیؐ کی وفات کے موقع پر جناب عثمان کا حواس کھو بیٹھنا ۔ نیز
صحابی کا نبی کریم کے غم میں رو رو کر اندھا ہو جانا اور اماں بی بی حضرت
عائشہ کا غم سے قبر نبیؐ پر لیٹ جانا۔ کیا اس پر آیاتِ صبر کی زد نہیں پڑتی؟ مگر
یہ تمام تفصیل اہلسنت کی خوارش ہیں کیونکہ اپنے بزرگوں کی بات سے
بی بی عائشہ نے وہ محترمات صبر قرآن میں نہیں پڑھے تھے جو

کر یاد رہ جاتے ہیں ۔ یہ الٹی آیات صبر کی ہی اماں جان کے مصحف سے کم کی گئی تھی۔

حضرت ابو بکر کے بیٹے پر بی بی عائشہ کا جزع فرمانا

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفداء ، جلد ۱ صفحہ ۱۸۱

واقبل محمد یمشی حتی انتهی الی خربة فقبض علیه واتوا به الی معاویة بن خدیج فقتله والقاه فی جیفة حمار واحرقه بالنار ودخل عمرو مصر وبایع اهلها لمعاویة ولما بلغ عائشة قتل اخیها محمد جزعت علیه وقنتت فی دبر کل صلاة تدعو علی معاویة وعمرو بن العاص وضمت عیال اخیها محمد الیها ولما بلغ علیا قتله جزع علیه

ترجمہ ۔ جب گرفتار شدہ محمد ابن ابی بکر کو اسیر کر کے معاویہ ابن خدیج کے پاس لایا گیا تو اس نے محمد کو گدھے کی کھال میں بند کر کے جلا دیا ۔ جب بی بی عائشہ کو اپنے بھائی کے قتل کی خبر پہنچی تو اس مصیبت پر جزع کیا ۔ اور ہر نماز کے بعد قنوت میں معاویہ اور عمرو عاص پر بددعا

بھی جزع کیا

قارئین۔ مولوی لوگ جزع کے معنی پر بڑا زور دیتے ہیں۔ جزع کے معنی
منہ پیٹنا ہو یا بال نوچنا جو بھی معنی کیا جائے یہ جزع حضرت عائشہ نے محمد بن ابی بکر
کیا ہے اور اگر یہ بدعت ہے تو اس کی ابتدا ام المومنین نے فرمائی۔
اگر بی بی عائشہ کا بھائی مرجائے تو جزع جائز ہے اور اگر اولاد رسول
بھوکی پیاسی ذبح کردی جائے اور تین روز تک فاطمہ زہرا کے جگر پاروں کی
لاشیں دفن نہ ہونے پائیں تو ان کی مصیبت پر جزع حرام کیوں ہے؟

نوحہ کا بیان

نیاحت کا معنی جو بھی لیا جائے بزرگان کی سنت ہے۔ اگر نوحہ خلاف
صبر ہے تو آپ کے بزرگ کیوں کیا کرتے تھے۔ شیعہ اولاد نبی کی مصیبت
پر نوحہ کرتے ہیں اور ان کے فضائل و مصائب بیان کرتے ہیں ایسے نوحہ کے
جواز کو ابن تیمیہ کے شاگرد رشید ابن کثیر دمشقی نے تسلیم کرلیا ہے۔ اب اس
میں بحث کرنا سوائے دشمنی اہل بیت کے اور کچھ نہیں۔ نیز نوحہ کرنا سنت

ملاں غلام رسول ناروالی کی عیاری

ملاں موصوف نے اپنے رسالہ ایتہ: سے ماتم کے صفحہ ۳ پر ایک مجہول اور جھوٹی روایت لکھی ہے کہ

"نوحہ کرنا کارِ شیطان ہے اور نوحہ کرنے والا کتے کی شکل میں قیامت کے دن آئے گا۔"

یہ روایت اول تو غلط اور جھوٹی ہے اور دوسرا یہ کہ اس میں امام حسینؑ پر نوحہ کرنے کا کوئی ذکر نہیں۔ حالانکہ ہم شیعہ تو صرف امام حسینؑ اور آپ کے ان متعلقین پر جو نشانہ ظلم و جبر بنے نوحہ کرتے ہیں۔

یہ ملاں شیعہ دشمنی کی بنا پر نوحہ کی رٹ لگاتا ہے اور ضعیف و مجہول اور غلط روایات کا سہارا لیتا ہے حالانکہ معتبر کتب سُنّیہ سے ثابت ہے (جیسا کہ اس کا ذکر ابھی آئے گا) کہ ابو البشر حضرت آدم اور ام البشر جناب حوا نے بھی نوحہ فرمایا ہے اور مزید یہ کہ حضرت ابوبکر کی دختر نیک اختر اور رسول اللہ کی چہیتی زوجہ بی بی عائشہ نے بھی نوحہ فرمایا۔

اگر اس ملاں کو عزاداران حسینؑ کا کوئی پاس لحاظ نہ تھا تو کم از کم اپنے باپ

آدم و حوا کا نوحہ

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی جلد ۱ صفحہ ۴

ومکث آدم و حوا یبکیان علی هابیل دهراً طویلاً

حتیٰ یقال انه خرج من دموعهما کالنهر

ترجمہ۔ آدم و حوا ایک مدت دراز تک ہابیل پر نوحہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ کہا گیا ہے کہ ان کے آنسوؤں سے دریائی
مانند نہر جاری ہوا۔

قادری جی — آدم آپ کا باپ ہے اور حوا آپ کی ماں ہے اور ان دونوں نے نوحہ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نوحہ کرنے والے روز قیامت مانند سگ اٹھیں گے۔ اب بتائیے ماں باپ کے بارے میں کیا حکم ہے۔؟

اگر آدم و حوا کا اپنے پارۂ جگر ہابیل پر نوحہ کرنا جائز ہے تو شیعہ حضرات کا بھی امام حسینؑ پر نوحہ و بکا کرکے نبی اکرمؐ کو پرسا دینا جائز ہے۔

اور یاد رہے — کہ مظلوم کی عزاداری ظالم کے فتووں سے نہیں

حضرت ابوبکر پر ام المومنین بی بی عائشہ کا نوحہ

اہلسنت کی معتبر کتاب عقد الفرید جلد ۳ صفحہ ۲ مولف شہاب الدین مالکی

قال لما توفی ابو بکر اقامت علیہ عائشہ النوح

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت ابوبکر نے وفات پائی تو جناب عائشہ نے ان پر نوحہ کرنے والی عورتوں کو معین کیا۔

قاری صاحب۔ آپ کہتے ہیں کہ نوحہ کرنے والا قیامت کے دن مانند سانپ آئے گا۔ فرمایئے یہ مدینہ کی عورتیں جنھوں نے بحکم ام المومنین عائشہ حضرت ابوبکر پر نوحہ کیا روز قیامت کس طرح اٹھیں گی؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی

لہذا اگر بی بی عائشہ کا اپنے باپ پر نوحہ کرنا جائز ہے تو پھر شیعوں کا بھی اولاد نبی کی مصیبت کو یاد کر کے حضور نبی کریم کو پرسا دینا جائز ہے۔

باقی رہی صورت سانپ والی بات تو اگر ام المومنین بی بی عائشہ بچ گئیں تو شیعہ عورتیں بھی بچ جائیں گی۔

نبی کریمؐ پر حضرت سیدہ زہراؑ کا نوحہ

کتاب وسائل الشیعہ، کتاب الطہارۃ باب جواز النوح والبکاء

علی المیت (چاپ قدیم)

روی الشیخ زین الدین فی مسکن الفؤاد ان فاطمۃ ناحت علی ابیھا

وانہ امر بالنوح علی حمزۃ

ترجمہ۔ شیخ زین الدینؒ نے اپنی کتاب مسکن الفؤاد میں روایت کی ہے

کہ تحقیق فاطمۃ الزہراؑ نے اپنے باپ پر نوحہ کیا اور نبی پاکؐ نے

جناب حمزہ پر نوحہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

جس طرح بی بی زہراؑ نے اپنے بابا محمد مصطفیٰؐ کا نوحہ کیا اسی طرح شیعہ اولادِ

زہرا کے مصائب کی یاد میں نوحہ کرکے جناب زہراؑ کو پرسا دیتے ہیں۔

جناب امام حسینؑ پر جنات کا نوحہ

کتاب نفس المہموم صفحہ ۲۹۲

بالليل عند مقتل الحسينؑ سمعنا الجن ينوحون عليه
ويقولون مسح الرسول جبينهٗ فله بريق في الخدود
ابواه من عليا قريش جده خير الجدود

راوی کہتا ہے کہ ہم شہادت حسینؑ کے بعد رات کے وقت مقام حجاز کی طرف نکلے تو سنا کہ جنات نوحے پڑھ رہے ہیں اور وہ نوحہ مذکور پڑھ رہے ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایۃ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۰

عن ام سلمہؓ قالت . سمعت الجن تبکی علی الحسین وھی تقول أیھا القاتلون جھلاً حسیناً أبشروا بالعذاب والتنکیل

ترجمہ . حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ امام حسینؑ پر جنات نوحہ کر رہے تھے ۔

امام حسینؑ پر مستورات بنی ہاشم کا نوحہ

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایۃ والنہایۃ ...

ثم كتب ابن زياد إلى عمرو بن سعيد أمير المدينة

يبشره بقتل الحسين فأمر منادياً فنادى بذلك فلما

سمع نساء بني هاشم ارتفعت أصواتهن بالبكاء والنوح

فجعل عمرو بن سعيد يقول: هذا ببكاء نساء عثمان

بن عفان۔

ترجمہ۔ ابن زیاد نے امام مظلوم کی شہادت کی خبر خادم

اور عمرو ابن سعید کو بھی۔ اس نے منادی کا حکم دیا کہ اس خوشخبری

کی مدینہ میں ندا دے۔ جب یہ خبر مستورات بنی ہاشم نے سنی

تو انہوں نے آنجناب پر نوحہ و گریہ کیا۔ جب خادم الحرمین اموی گورنر

نے خاندان نبوی کی مستورات کا گریہ سنا تو کہنے لگا یہ گریہ اور رونا

بدلہ ہے اس گریہ و رونے کا جو روز قتل عثمان ہوا۔

قارئین۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کی شہادت سے بنو امیہ نے

خون عثمان کا انتقام لیا ہے۔

سبحان اللہ۔ حضرت عثمان جیسے ہزاروں بھی ہوں تو امام حسینؑ کے ایک

بال کے بھی برابر نہیں۔

فضائل حق کا ذکر کرنا نوحہ ممنوعہ نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۱۹

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۷۴

قال حماد فکان ثابت اذا حدث بھذا الحدیث بکی حتی تختلف اضلاعہ وھذا لا یعد نیاحۃ بل ھو من باب ذکر فضائلہ الحق

حماد کہتے ہیں کہ جناب ثابت سیدہ زہراؑ کے نوحہ کو نبی کریمؐ جب بیان کرتے تھے تو روتے تھے۔ اور اس طرح روتے تھے کہ ان کی پسلیاں ہلتی تھیں۔ ابن کثیر دمشقی لکھتا ہے کہ جس طرح سیدہ زہراؑ نے نبی کریمؐ کی نوحہ خوانی کی یہ نوحہ ممنوعہ نہیں ہے بلکہ یہ فضائل حق کا ذکر ہے۔

قارئین۔ ہم شیعہ ایام محرم میں نوحہ پڑھتے ہیں وہ بھی امام حسینؑ کے فضائل کا ذکر ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ بھی نوحہ ممنوعہ میں داخل نہیں۔

شیعہ مذہب میں نوحہ کا جواز

عن حسین ابن زید قال ماتت ابنۃ لابی عبد اللہ فناح علیھا سنۃ ثم مات لہ ولد اٰخر فناح علیہ سنۃ ثم مات اسماعیل فجزع علیہ جزعا شدیدا فقطع النوح قال فقیل لابی عبد اللہ اینا ح فی دارک فقال ان رسول قال لما مات حمزۃ لکن حمزۃ لا بواکی لہ

(کتاب وسائل الشیعہ باب جواز النوح والبکا۔
کتاب طہارت، باب دوئم)

ترجمہ۔ حسین ابن زید راوی ہے امام جعفر صادقؑ کی ایک بچی فوت ہوئی اس پر جناب نے سال بھر نوحہ فرمایا۔ پھر ایک بچہ اور فوت ہوا تو سال بھر نوحہ فرمایا۔ پھر جناب کے بیٹے اسماعیل فوت ہوئے تو آپ نے ان کی موت پر سخت جزع کیا۔ راوی کہتا ہے کہ جناب سے پوچھا گیا کہ اس محل موروں میں نوحہ کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا ہاں جب حضرت حمزہؓ شہید ہوئے تو نبی پاکؐ نے فرمایا کہ حمزہؓ پر کوئی نوحہ اور گریہ کرنے والی عورتیں نہیں۔

قارئینِ ۔ اگر نوحہ شیعہ مذہب میں گناہ ہوتا تو امام پاک کے گھران
کے بیوں کا نوحہ نہ کیا جاتا ۔ رسول خدا اپنے چچا کا نوحہ کرنے کو حکم نہ دیتے
حضرت زہرا رسول اللہ پہ نوحہ نہ فرماتیں۔ ان تمام ہستیوں کے افعال و فرامی
ں نوحہ کے جواز کا ہی ثبوت ہیں۔

سنی مذہب اور ڈھول پہ ندبہ

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد سوم صفحہ ۱۷۱
اہلسنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۳
مشکوٰۃ شریف جلد دوم صـ کتاب النکاح

عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی
. . . . . فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف
ویندبن من قتل من آبائی یوم البدر۔

ترجمہ ۔ ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ نبی پاک میرے پاس
آئے اور کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے آباؤ اجداد جو
بدر میں مارے گئے ان پر ندبہ کرنے لگیں۔

قارئین۔ دور کا تنکا تو نظر آتا ہے اور قریب کا شہتیر بھی ہو تو نظر
نہیں آتا۔ ام المومنین ربیع بنت معوذ کے حضور رسولؐ پر ضربہ ہو رہا ہے اور
اماں جی خود بھی سی۔ بی بی اور نبی پاک کو بھی سنوار رہی ہیں۔

تمام تنظیمیں اہلسنت کی کتاب اور روایت کے خلاف خاموش کیوں ہیں؟
اس لئے کہ گھر کی بات ہے۔

اور جب اہل تشیع امام حسینؑ مظلوم پر بغیر ڈھول کے بھی ضربہ کرتے ہیں
تو شریعت کی توپ کا دہانہ کھل جاتا ہے کیونکہ امام حسینؑ مٹانا ان کا مقصد ہے
خواہ جس طرح بھی ہو۔

ضربہ عائشہؓ

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ الخمیس جلد دوم صفحہ ۱۴۳ مولف
الشیخ حسین دیار بکری۔

عن انس قال مررت علیٰ باب عائشہ وکانت تضرب الدف وتقول امن لم نبیت من خبز الشعیر

ترجمہ۔ انس کہتے ہیں کہ میں بی بی عائشہ کے دروازے سے گزرا
وہ نبی پاک پہ ضربہ کر رہی تھیں۔

معلوم ہوا کہ ضربہ کرنا منافی صبر نہیں ورنہ بی بی عائشہ ضربہ نہ کرتیں

لہٰذا بی بی عائشہ کے لئے ندبہ کرنا جائز ہے تو منصف حضرات توجہ فرمائیں کہ اول دبیؒ نے کلمہ گو مسلمانوں کا کیا تصور کیا تھا کہ ان کے مصائب کی یاد میں جب شیعہ ندبہ کرتے ہیں تو ناصبی مُلاں بدعت کے فتووں کی بھرمار کر دیتے ہیں۔

ندبۂ حضرت ابوبکر وفات نبیؐ پر

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس جلد ثانی صفحہ ۱۶۳

عن عائشہ انھا قالت لما توفی رسول اللہ جاء ابوبکر فدخل علیہ فکشف ثوب عن وجھہ فاسترجع ثم تحول من قبل راسہ فقال وانبیاہ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کی وفات کے بعد ابوبکر آئے اور حضورؐ کے رُخِ انور سے کپڑا اٹھایا اور (ندبہ کیا) فقال وانبیاہ

قادری صاحب اپنے رسالہ کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں کہ۔ نوحہ کی ابتداء مسلم ملوکت (غیلان) نے کی اور اس کی تقلید یزید نے کی اور روافض نے۔

حضرت ابوبکر بھی شامل ہیں اور اس نوحہ کی تقلید میں اللہ کے ختم نبی بھی شامل
بھی شامل ہیں۔ اگر حضرت ابوبکر کے لئے نبی پر نوحہ جائز ہے تو امام مظلوم
کے اصحاب پر شیعہ کے لئے نوحہ حرام کیوں ہے؟

نبی کریمؐ اور حضرت ابوبکر کا رونا
اور حضرت عمر کا رونے کی شکل بنانا

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد صفحہ ۔۔ مولفہ محمد بن ابی بکر
المعروف ابن قیم۔

وَقَدْ قال عمر بن خطاب للنبیؐ وقد راٰہ یبکی ھو وابوبکر
فی شان اُساری بدر اخبرنی ما یبکیک یا رسول اللہ فان
وجدت بکاءً بکیت وَالا تباکیت

ترجمہ۔ حضرت عمرؓ نے کہا نبی پاک سے جبکہ نبی پاک اور ابوبکرؓ
بدر کے قیدیوں کے بارے رو رہے تھے یا نبی اللہ مجھے بتائیے آپ کیوں
رو رہے ہیں۔ اگر میں گریہ کر سکا تو گریہ کروں گا ورنہ رونے

قادری صاحب — کیا نبی پاک کو اور حضرت ابوبکر و عمر کو صبر والی آیات معلوم نہ تھیں۔

حضرت ابوبکر کا حکم کہ رونے کی شکل بناؤ

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۴۵

فمن استطاع منکم ان یبکی فلیبک ومن لم یستطع فلیتباک

بی بی عائشہ کے والد بزرگوار فرماتے ہیں کہ جو استطاعت رکھتا ہے تو وہ گریہ کرے اور جو رو نہیں سکتا اسے چاہیے کہ رونے کی شکل بنائے

قارئین ۔ حضرت عمر خود خواہش کر رہے ہیں کہ میں رونے کی شکل بناؤں گا اور حضرت ابوبکر حکم دے رہے ہیں کہ رونے کی شکل بناؤ۔

پھر اگر غم حسینؑ مظلوم میں کوئی روئے یا رونے کی شکل بنائے تو کسی کو کیا اعتراض۔ اگر رونے کی شکل بنانا یا رونا بری بات ہے تو حضرت عمر نے اس کی خواہش اور آرزو کیوں کی ؟ اور حضرت ابوبکر نے اس کا حکم کیوں

حضرت عمر اور حضرت ابوبکر کے رونے سے پڑوسیوں کا بے چین ہونا

اہلسنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ صفحہ ۵۵ مولف عبدالوہاب شافعی

وکان ابو بکر و عمر یبکیان حتی یسمعان الجیران

ترجمہ۔ حضرت ابوبکر و عمر دونوں صاحبان اس طرح روتے تھے کہ ہمسائے بھی سنتے تھے۔

نی صاحب اور قادری صاحب ـــ شیخین جو اپنے رونے سے پڑوسیوں
ذام کرتے تھے (جیسا کہ شیعوں کے رونے سے آپ بیزار ہوتے ہیں) تو کیا
ی آیات ان کو معلوم نہ تھیں۔ اگر معلوم تھیں تو فتویٰ صادر کیجئے۔
منین۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر و عمر رونے سے اپنے ہمسائے
ن کرتے رہے وہ تو خلیفۂ رسول بن گئے اور اگر شیعہ اولادِ نبیؐ کی مصیبت
کریم کو پڑھ دیں تو یہ دین سے خارج۔
م ہوتا ہے شریعت ہماری ملاّں کے گھر کی چارپائی ہے

حضرت عمرو ابوبکر کے گریہ کی آواز جناب عائشہ نے اپنے محلہ میں پہچانی

اہلسنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ صفحہ ۱۶۷ مولف عبدالوہاب شافعی

ولما مات سعد بن معاذ حضرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و

ابوبکرؓ و عمرؓ فبکیا فقالت عائشہ واللہ انی لاعرف بکاء

ابی بکر من بکا عمر وانا فی حجرتی۔

ترجمہ۔ جب سعد بن معاذ فوت ہوئے نبی پاکؐ اور حضرت

ابوبکر و حضرت عمر آئے اور حضرت ابوبکر و عمر رو گئے۔ بی بی

عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر کے گریہ کو حضرت عمر کے

گریہ سے پہچان لیا۔ یعنی تمیز دی۔ جبکہ میں اپنے حجرے میں تھی۔

قارئین۔ شیخین جو سعد بن معاذ کی موت پر اس طرح رو رہے

ہیں کہ ان کی آواز بی بی عائشہ کے محلے میں پہنچی تو کیا ان کو صبر والی آیات معلوم

نہیں تھیں جن کی اتباع کا آج شیعوں کو مشورہ دیا جاتا ہے۔

اگر حضرت ابوبکر و عمر سعد بن معاذ کی وفات پر گریہ کریں تو یہ قرآن

حضور بیدار ہوئے اور فرمایا اے ابوبکر لاتحزن

قادری صاحب ۔ تکلیف ہو تو رونا فطری ہے جس طرح ابوبکر کو سانپ

نے ڈسا تو وہ روپڑے۔

لیکن برا ہو تعصب کا۔ اگر حضرت ابوبکر غار میں روئیں تو یہ ان کی فضیلت

اور اگر شیعہ امام حسین علیہ السلام کی یاد میں گریہ کریں تو بدعت کے فتوے۔

اعتراض ۔ مجمع البیان میں ہے جو شیعہ کی کتاب ہے ۔ ان البکا

لا یوجب صدق الباکی فی دعوٰہ۔ ترجمہ۔ رونے والے کا رونا اس کی

صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ شیعہ کا امام حسینؑ کے غم میں رونا یہ ان کی

صداقت کی دلیل نہیں .... وجاءوا اباھم عشاء یبکون

ترجمہ۔ یوسف کے بھائی باپ کے پاس شام کے وقت روتے ہوئے آئے۔

جواب ۔ قاضی جی ۔ آپ نے اس آیت کو شیعہ پر فٹ کیا۔ حالانکہ اس کو یار

غار پر بھی فٹ کیا جا سکتا ہے اور جناب عمر فاروق پر بھی فٹ ہے

حضرت عثمانؓ کا خون بھرا کرتہ

قاضی مظہر اف چکوال نے اپنے پمفلٹ "ہم ماتم کیوں نہیں کرتے" میں لکھا ہے

مفروضات ملاحظہ ہوں۔

نہ کیا جائے۔

جواب کے لئے ملاحظہ ہو اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۱۳۹

لما قدم النعمان ابن بشیر بقمیص عثمان الذی قتل فیہ مخضوبا بالدم باصابع زوجتہ نائلہ وضع معاویۃ القمیص علی المنبر وجمع الاجناد الیہ فبکوا علی القمیص مدۃ و ھو علی المنبر۔

ترجمہ جب نعمان ابن بشیر اہل شام کے پاس جناب عثمان کا خون بھرا کرتہ اور زوجہ عثمان نائلہ کی انگلیاں لایا تو اسے معاویہ نے منبر پر رکھا اور اپنی فوج کو جمع کیا اور پھر سب نے اس قمیص پر گریہ کیا

قاضی صاحب —— یہ فرمایئے کہ کیا معاویہ کے اعتقاد میں عثمان بہشت کو پہنچ چکے تھے یا نہیں اور اگر پہنچ چکے تھے تو حضرت معاویہ نے آپ کے فتوے کی مخالفت کیوں کی اور پھر اس مخالفت پر آپ کا کیا فتوٰے ہے۔

وہ عجیب بات ہے کہ آپ کے بزرگ گریہ و بکا سے روکنے والے علماء کو اپنے موافق

قارئین ۔ حضرت عثمان جو بنو امیہ کے خاندان کے چشم و چراغ تھے
جب صحابہ کرام ۔ ان کی قبیلہ پروری پر برداشت نہ کر سکے اور ام المومنین
عائشہ نے ان کے قتل کا فتوے ارشاد فرمایا جیسا کہ اہلسنت کی معتبر کتاب
تذکرۃ الخواص کے صفحہ ۶۴ پر ہے کہ بی بی عائشہ نے کہا کہ اس نعثل کو قتل کرو
خدا اسے قتل کرے اور ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ پر ہے کہ یہی حکم صحابہ سے ظاہر
تھا ۔ تو پھر مدینۂ رسول میں انہیں قتل کر دیا گیا اور صحابہ کرام نے ان کی کوئی مدد
لیکن قتل عثمان کے بعد بنو امیہ نے اور خصوصاً اہل سنت کے پانچویں خلیفہ معاویہ
نے خوب ان کی عزاداری کی ۔ اور ان کی خون بھری قمیض کے جلوس نکالے
اگر گریہ میت پر بری چیز ہے تو وارثان عثمان نے اور خصوصاً اہلسنت
پیر و مرشد حضرت معاویہ نے خون عثمان کا ڈھونگ کیوں رچایا۔
اگر تمہارے اپنے مریں تو تم جو بھی کرو ۔ جلوس بھی نکالو اور یہ سب
لیکن اگر شیعہ اولاد رسول کی شہادت کی یاد میں گریہ کریں ، مجلس کریں تو یہ
شریعت کی تیغ لیکر خون حسینؑ کو چھپانے کے لئے میدان میں آجاتا ہے۔
[illegible]

جناب عمر نے بھائی کی موت کو زندگی بھر یاد رکھا

کان عمر یقول ما ... الصبا ... [illegible]

ترجمہ ۔ جناب عمر کہتے تھے کہ جب بھی بادِ صبا چلتی ہے تو مجھے اپنے
بھائی زید ابن خطاب کی موت، یاد آتی ہے۔

قارئین ۔ شیعہ اگر ہر سال شہادت امام حسین علیہ السلام کی یاد منائیں
تو اس پر قادری اور قاضی کو اعتراض ہے۔ لیکن دیکھا۔ ان کے حضرت عمر کا
حال جب اپنا بھائی مرا تو اس کی موت کو زندگی بھر فراموش نہ کیا۔

اپنا مرا تو حضرت عمر بھی روئے

اہلسنت کی معتبر کتاب عقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۵
لما استشهد زيد بن الخطاب باليمامة وكان صحبه رجل
من بني عدي ابن كعب فرجع الى المدينة فلما راه عمر دمعت
عيناه وقال وخلفت زيدا ثاويا واتيتني

ترجمہ ۔ حضرت عمر کا بھائی زید یمامہ میں مارا گیا اور اس کے ساتھ
ایک مرد بنی عدی کا تھا۔ وہ واپس مدینہ آیا۔ جب حضرت عمر نے اُسے
دیکھا حضرت عمر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس مرد سے کہا ۔

قارئین ۔ جب اپنا مرتا ہے یا جس سے محبت ہو جب وہ فوت ہوجاتا
ہے تو صبر نہیں رہتا۔ جیسا کہ حضرت عمر جیسے سخت آدمی بھی بھائی کی موت پر رو پڑے
جب حضرت عمر کا اپنا بھائی عالم مسافرت میں رہ کر تھا بھی تنہا، مارا گیا تو
جناب عمر کو اتنا صدمہ ہوا کہ وہ روئے بغیر نہ رہ سکے — جناب عمر پہ تو فاروقی
خود بدعت گریہ کا فتویٰ نہیں دیتا۔
اور یہ سارا خاندانِ رسالت تو عالم مسافرت میں بھوکا پیاسا ذبح کر دیا گیا
اور ان کی یاد میں جب شیعہ گریہ کریں تو شریعت کی توپ سے تلقین صبر کی گولہ
باری شروع ہو جاتی ہے — یہ کیوں ؟
کیا حضرت عمر کو نبی کریم نے صبر کا کوئی درس نہیں دیا ؟

حضرت ابوبکر کی کمر ٹوٹ گئی

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند امام اعظم صفحہ ۱۰۹

فاشتد ابوبکر وھو یقول واقطع ظھراہ

ترجمہ ۔ پس شتابی کی حضرت ابوبکر نے اور وہ کہتے جاتے تھے
ہائے افسوس کمر ٹوٹ گئی ۔

قاری صاحب ـ کیا جناب ابوبکر صبر کے معنی سے ناواقف تھے؟

جناب ابوبکر جیسا کہ اہل سنت کہتے ہیں بوقت وفات رسولؐ اپنی بیوی کے پاس تھے اور جب مدینہ میں آئے تو تماشہ شور و غوغا کیا کہ ہائے میری کمر ہی ٹوٹ گئی۔

کیا خلیفہ اول کچھ قرآن سے بھی واقف تھے یا نہیں۔ کیا کوئی صبر والی آیت کبھی پڑھی تھی یا نہیں؟ ــــ اگر جناب ابوبکر کے لئے نبی اکرمؐ کی وفات پر بے چینی جائز ہے تو جب شیعہ حضرات غم حسین علیہ السلام کر کے حضورؐ کو پرسہ دیتے ہیں تو پھر ابوبکری ٹولہ کو اس پر اعتراض کیوں ہے؟

وفات حضرت ابوبکر اور گھر گھر آہ و بکا

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس جلد دوم صفحہ ۲۴۳

ولما توفی ابوبکر ارتجت المدینۃ بالبکاء و دهش الکهوم قبض فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم

ہوتا تھا کہ مدینہ میں گریہ کا سمندر موجزن ہے۔

قارئین۔ جناب ابوبکر کی موت کوئی مظلومیت کی موت نہیں بلکہ جیسی
طرح تاریخ خمیس صفحہ ۲۳۶ میں ہے۔ انہ اغتسل فی یوم بارد فحم
ومرض خمسۃ عشر یوماً (ترجمہ) حضرت ابوبکر بوڑھے آدمی تھے
سخت سردی کے دن نہائے اور بخار چڑھ گیا پندرہ دن بیمار رہنے کے بعد مر گئے
اب ایسی موت پر مدینہ میں گھر گھر مجلس ہو رہی ہے۔ اور اگر آل رسول
پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں اور شیعہ ان کی مصیبت کی یاد میں مجلس
کریں تو اعتراض کیوں ہوتا ہے!

حضرت عمر کی موت پر بی بی عائشہ کی مجلس عزا

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ ۱۶
وایضاً۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس جلد دوم صفحہ ۲۴۹

فقال لابنہ یا عبداللہ بن عمر انطلق الی عائشۃ ام المؤمنین
فقل یقرأ علیک عمر السلام ولا تقل امیر المومنین فانی
لست الیوم امیراً وقل یستاذن عمر ان یدفن مع صاحبیہ

ترجمہ۔ حضرت عمر نے وقت موت اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا
کہ جاؤ اور جناب عائشہ سے کہنا کہ عمر آپ کو سلام دیتے ہیں اور
امیر المومنین نہ کہنا۔ کیونکہ آج میں اس عہدہ سے برخاست ہوں۔
والحمد للہ جو بات شیعہ کہتے ہیں وقت موت اس کا اقرار کر لیا۔
عبداللہ آیا تو دیکھا کہ حضرت عائشہ مصیبت عمر کو یاد کر کے رو رہی ہیں۔

قارئین۔ دیکھا آپ نے اہل سنت کے گھر کی حالت کو۔ حضرت عمر مر
رہے ہیں اور بی بی عائشہ رو رہی ہیں۔ یہ اللہ جانے ان کو حضرت عمر کی موت کا
صدمہ تھا یا بیت المال سے دوسری ازواج کی نسبت ان کو جو زیادہ مقدار میں
وظیفہ ملتا تھا اس کے بند ہونے کا غم تھا۔[1] بہرحال ام المومنین رو رہی تھیں۔
رونا بدعت ہے تو ام المومنین کی سنت ہے اور شیعہ تو غم حسین میں روتے
ہیں بی بی کو پرسہ دینے کے لیے۔ اگر رونے والی اماں جی کی نجات ہو گئی تو غم

---

[1] تاریخ بغداد جلد ۴ صفحہ ۹۲ میں ہے کہ باقی ازواج سے دو ہزار زائد ملتا تھا

حسینؑ میں رونے والی شیعہ عورتوں کی بھی نجات ہو جائے گی۔

حضرت عمرؓ کی موت پر بی بی حفصہ کا رونا

بخاری شریف جلد ۵ صفحہ ۱۸

وجاءت ام المومنین حفصۃ والنساء تسیر معھا
فلما رأیناھا قمنا فولجت علیہ فبکت عندہ ساعۃ

ترجمہ ۔ راوی کہتا ہے حضرت عمرؓ کی موت کے وقت بی بی حفصہ مع دوسری عورتوں کے تشریف لائیں اور ہم ان کے احترام کے لئے کھڑے ہو گئے۔
پس جب جناب حفصہ آئیں تو انہوں نے خوب گریہ کیا۔

قارئین ۔ ملاں لوگ کہتے ہیں کہ میت پر رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے تو پھر یہ جناب حفصہ جو حضرت عمر کے لئے گریہ کر رہی ہیں اس عذاب کا کیا ہو گا . . . . اگر ام المومنین جناب حفصہ اپنے باپ عمر فاروق کے لئے گریہ کر سکتی ہیں تو امام حسین علیہ السلام کا مرثیہ ہم شیعوں

اماں بی سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کرکے رسول اللہ کو پرسہ دیں گے۔
فاروقی ٹولہ کے فتووں کا ہمیں کوئی ڈر نہیں۔ وہ اپنے فتوے پہلے اپنی اماں جی
بی بی حفصہ پر لگائیں۔

نواسۂ ابی بکر کی عزاداری

اہلسنت کی مشہور و معتبر کتاب تاریخ بخاری منقول از شرح
کنز مکتوم صفحہ ۱۵۳

اسماء بنت ابی بکر نے جب اپنے بیٹے کے مارے جانے کی خبر سنی
تو ان الفاظ میں نوحہ کیا۔

حمداللہ یا عبداللہ لقد بکی علیک کل شئ فی جسمی
حتی فرجی

ترجمہ۔ اے عبداللہ تیرے غم میں میرے جسم کی ہر شے رو
رہی ہے حتیٰ کہ میری فرج بھی رو رہی ہے۔

قاضی جی اور فاروقی جی۔ آپ نے جو الزامات کو خوب مرچ مصالحہ لگا کر

رنج سہا اور لگا کر پیش کرتے کہ جسے پڑھ کر آپ کی طبیعت خوش ہو جاتی لیکن
ہم اتنا ضرور عرض کریں گے

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

یوم النحیب

اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الخواص الامہ صفحہ ۳۹

قال السیف ابن عمر لما خرجت عائشہ من مکہ نحو البصرۃ
تبعہا امہات المسلمین الی ذات العرق فلم یرا و باکیا
علی الاسلام اکثر من ذالک الیوم ۔ فکان یسمی یوم النحیب

ترجمہ۔ سیف ابن عمر کہتے ہیں کہ جب حضرت عائشہ مکہ سے
بصرہ روانہ ہوئیں (حضرت علی سے نبرد آزما ہونے کے لئے) تو دوسری
امہات المسلمین ان کو اس ارادہ سے باز رکھنے کے لئے (مقام
ذات العرق تک ان کے ساتھ گئیں اور اسلام پر جتنا گریہ اس

رگریہ والا دن رکھ گیا۔

قارئین۔ دیکھا آپ نے۔ ابھی تو اماں جی میدان کی طرف جا رہی ہوتی تھا
گریہ ہوا کہ اس دن کا نام یوم النحیب پڑ گیا۔ اگر خدانخواستہ میدان میں شہید ہو جاتی
تو پھر اللہ جانے کیا ہوتا۔

جنازہ امام حسنؑ پہ مروان کا گریہ

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۸۴

ولما مات رحسنؑ ابن علیؑ، بکی مروان فی جنازتہ۔

ترجمہ جب حضرت امام حسنؑ نے شہادت پائی تو جناب کے جنازہ
میں مروان نے گریہ کیا۔

قارئین۔ قادری اور قاضی ہو سکتا ہے یہ کہیں کہ مروان تو دشمن اہلبیت تھا
— تو پھر یہ گریہ سنت مروان ہے — جواباً عرض ہے کہ ایسے طوطوں سے
دشمن رسول و اہلبیت مروان ہی اچھا تھا جسے نواسۂ رسول کی شہادت کا افسوس

صحابی کی داڑھی آنسوؤں سے تر

اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف جلد ۷ صفحہ ۴۸

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۱۳۴

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن دارالقطنی جلد ۲ صفحہ ۱۳۴

عن ابن عباس ان زوج بریرۃ کان عبداً یقال لہ مغیث

کانی انظر الیہ یطوف خلفھا یبکی ودموعہ تسیل علی لحیتہ

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعباس یا عباس الا تعجب من

حب مغیث بریرۃ ومن بغض بریرۃ مغیثا فقال النبی صلی اللہ

علیہ وسلم لو راجعتہ قالت یارسول اللہ تامرنی قال لا انا

اشفع قالت لا حاجۃ لی فیہ

ترجمہ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ بریرہ کنیز تھی اور اس کا شوہر مغیث غلام تھا۔ میں نے دیکھا کہ بریرہ جب مغیث سے جدا ہوئی تو یہ اس کے پیچھے مدینے کی گلیوں میں چلتا تھا اور روتا تھا اور اس کے آنسو ریش مبارک پر جاری تھے۔

قارئین ۔ دیکھا ایک صحابی نے زوجہ روٹھ گئی تو کیسے رویا۔ اگر رونا
بدعت ہوتا تو یہ صحابی ایسی بدعت ہرگز نہ کرتا۔ انصاف کا تقاضا ہے صحابی بیگم
کی خاطر اتنا روئے کہ داڑھی کے اوپر سے آنسوؤں کا پرنالہ بہنے لگے۔ یہ سب
کچھ تو محبت صحابہ میں گوارا ہے اور جائز ہے۔ اور اگر شیعہ غم حسین پر مظلوم کے
ان مصائب کو یاد کر کے روتے ہیں جن پر کائنات روئی ہے تو حنفیہ کا مولوی محراب
کے ٹھیکیدار برسات کے بادل کی طرح قباحت کے فتووں کی گڑگڑاہٹ شروع
کر دیتے ہیں۔

بی بی عائشہ کی اوڑھنی آنسوؤں سے تر

اہلسنت کی معتبر کتاب ادب المفرد صفحہ ۲۰۱

ثم كانت تذكر نذرها بعد ما اعتقت اربعين رقبة فتبكى
حتى تبل دموعها خمارها

ملخص۔ مائی صاحبہ اپنے بھانجے سے کسی وجہ سے روٹھ گئی تھیں اور پھر
جب صلح ہوئی تو کفارہ کے طور پر کچھ غلام بھی آزاد کئے۔
ام المومنین جب اپنے اس ناراضگی والے زمانے کو یاد کرتی تھیں
تو اس قدر روتی تھیں کہ ماں جی کی اوڑھنی آنسوؤں سے تر ہو
جاتی تھی

کی مومنین ۔ ام المومنین شریعت کی عالمہ ہیں ۔ اگر رونا بدعت ہوتا تو اس
غم کی یاد میں اپنی اوڑھنی کو آنسوؤں سے تر نہ کیا کرتیں۔
معمولی سی بات ہے کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں انسان کو گریہ سے واسطہ
لیکن برا ہو تعصب کا کہ
رہتا ہے ۔ لیکن ان ملاؤں کو صرف حضرت امام حسینؑ سے دشمنی ہے اور حضور کی
مظلوم کربلا کی یاد میں رونے کو قابل اعتراض سمجھتے ہیں۔

شکست جنگ جمل کی یاد میں

اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الخواص الامہ صفحہ ۴۶

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۱۸۵

عن هشام بن عروة عن ابيه قال ما ذكرت عائشة
مسيرها في وقعة الجمل قط الا بكت حتى تبل خمارها
وتقول يا ليتني كنت نسيا منسيا قال سفيان النسي
المنسي الحيضة الملقاة

ترجمہ ۔ راوی کہتا ہے کہ جب بھی حضرت ام المومنین بی بی عائشہ
جنگ جمل میں اپنے مقتولین کو یاد کرتی تھیں تو اتنا روتی تھیں کہ اوڑھنی

قارئین ۔ اگر میت پر گریہ کرنے سے اسے عذاب ہوتا ہے تو پھر
جو بی بی عائشہ کی حمایت میں میدان جمل میں قتل ہوئے ان پر آپ بھی گریہ نہ
فرمائیں ۔ کیونکہ اس طرح تو ان لوگوں کو دوہرا نقصان ہوتا ہے
دنیا میں اپنے مقصد میں ناکام ہو کر مارے گئے اور عذاب آخرت میں بھی
(بی بی جی کے رونے کی وجہ سے) مبتلا ہوئے ۔
بی بی عائشہ کے گلشن عقیدت کے خوشہ چین ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ خلیفۂ رسول
علی ابن ابیطالب کی مخالفت میں اماں جی جب بصرے گئیں اور رستہ میں حوأب
کے کتوں کے بھونکنے کی بھی پرواہ نہ کی حالانکہ یہ ان کے لئے خطرہ کا سگنل تھا ۔
بصرہ جا کر بقول تذکرۃ الخواص الامہ عائشہ کی شریعت کو چار چاند لگائے ۔ ایک
صحابی رسول جو انصاری بھی ہے اور خلیفہ وقت کا گورنر بھی (عثمان بن حنیف
ان کا نام ہے) اُن کی داڑھی نچوائی ـــ ایک مسلمان جو صحابی بھی ہے انصاری
بھی ہے اور مدنی بھی ہے اس کی داڑھی نچوانا کس شریعت کا قانون ہے ۔
یا اس داڑھی منڈوانے والے مسئلہ میں اماں جی مجتہد ہیں ۔
غور فرمائیں ! کہ اگر ام المومنین رو رو کر اوڑھنی تر کر سکتی ہیں اور یہ
بے صبری نہیں تو بیچارے شیعہ غم حسینؑ میں گریہ کریں تو یہ بے صبری کیونکر
ہو سکتی ہے ۔

ابُو حنیفہ کی عزاداری

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس سنہ ۲۲۰

وکان الامام احمد بن حنبل اذ ذکر ذالک بکی و

ترحم علی ابی حنیفہ

ترجمہ ۔ ابُو حنیفہ کی موت یاد کر کے امام احمد روتے تھے اور ابُو حنیفہ کو رحمۃ اللہ کہتے تھے ۔

قارئین ۔ امام اعظم اور امام احمد حنبل یہ دونوں اہلسنت کے پیشوا اور امام ہیں ـــــ ایک مر گیا ہے دوسرا اس کی خاطر رو رہا ہے اگر گریہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے تو امام اعظم پہ جو گریا امام احمد نے فرمایا اس سے امام اعظم کا کیا بنے گا ۔ شاید عمر والی روایات بھی امام احمد کو یاد نہیں تھیں ۔
اہلسنت کا امام تو روتا تھا نہ معلوم اس چار یاری مذہب کو اب کیا ہو گیا ہے کہ مخالفت گریہ میں کتابچہ پہ کتابچہ شائع ہو رہا ہے ۔
لیکن یہ بات ذہن نشین کر لی جائے کہ ان کتابچوں سے فرزند رسول کی

رونے والوں کے لئے نبیؐ کی دعا

اہلسنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ مؤلف شاہ عبدالحق محدث دہلوی

اہلسنت کی معتبر کتاب سیرۃ حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۶

آواز گریہ زنان از خانۂ حمزہ شنید پرسید کہ این چہ آواز است گفتند زنان انصار بر عم تو گریند۔ پس دعا کرد آنحضرت فرمود رضی اللہ عنکن و عن اولادکن و اولاد اولادکن۔

ترجمہ۔ نبی کریمؐ نے حمزہ کے گھر سے عورتوں کے رونے کی آواز سنی۔ پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا انصار کی عورتیں آپ کے چچا حمزہ پر رو رہی ہیں۔ نبیؐ نے ان عورتوں کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تم پر بھی راضی ہو اور تمہاری اولاد سے بھی راضی ہو اور اولاد کی اولاد سے بھی راضی ہو۔

قارئین۔ حضورؐ کی [illegible]

دیا، مجھ پر گریہ کیا، اور قبر کی دعا کی نماز پڑھیں۔

حضرت ابراہیم کی دعا

وسائل الشیعہ۔ کتاب الطہارۃ۔ باب جواز النوح والبکاء

علی المیت۔ کتاب قدیم

عن محمد بن الحسن [illegible] عن ابی عبداللہ علیہ السلام

قال ان ابراہیم خلیل اللہ سأل ربه ان یرزقه

ابنة تبکیه بعد موته

ترجمہ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خلیل الرحمان حضرت ابراہیم نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ مجھے دختر عطا فرما جو میری موت کے بعد مجھ پر روئے۔

قارئین۔ اگر میت پر رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے تو اللہ کا نبی حضرت ابراہیم ایسی دعا ہرگز نہ مانگتے کہ جو قبولیت کی صورت میں

غمِ یعقوب علیہ السلام

۱۔ وتولی عنھم وقال یا اسفی علی یوسف وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم (پارہ ۱۳ سورۂ یوسف)

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۵ مولف امام فخرالدین رازی

۲۔ واعلم ان اشرف اعضاء الانسان ھذہ الثلاثۃ فبین تعالی انھا کانت غریقۃ فی الغم فاللسان کان مشغولا بقولہ یا اسفی والعین بالبکاء والبیاض والقلب بالغم الشدید۔

ترجمہ :۔ امام فخرالدین رازی لکھتے ہیں کہ انسان کے بدن کے اشرف اعضا یہ تین ہیں ۔ زبان، آنکھ، دل اور یہ تینوں اعضا حضرت یعقوب کے غم یوسف میں ڈوب گئے تھے۔

زبان پر یا اسفی کے بین جاری تھے اور آنکھ یوسف پر رونے سے سفید ہو گئی تھی اور دل غم شدید سے لبریز تھا۔

انجیری ص ۱۸۰ - اردو ترجمہ

(امام زین العابدین) اس قدر گریہ فرماتے کہ غش ہو جاتی۔ ایک روز میں نے عرض کیا اے میرے مولا! میرے ماں باپ فدا، آپ کب تک روتے رہیں گے اور کب تک یہ غم رہے گا۔ آپ نے فرمایا جب نبی یعقوب علیہ السلام کا ایک یوسف گم ہو گیا تھا تو اتنا روئے کہ چشم مبارک سفید ہو گئی اور میں نے اپنے اٹھارہ آدمی مع باپ یعنی امام حسین کو اپنے سے گم کئے ہیں:

غم یوسف میں کمر کا جھکن

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن جلد سوئم صہ ۲۵۲ مولف علی ابن محمد بغدادی۔

ما الذی اذهب بصرک وما الذی قوس ظهرک
قال اما الذی اذهب بصری فالبکاء علی یوسف و
اما الذی قوس ظهری فالحزن علی بنیامین

ترجمہ۔ حضرت یعقوب سے ایک شخص نے ایک دن پوچھا کہ

جنابؑ نے فرمایا۔ یوسف پر رونے نے میری بصارت کو زائل کیا اور بنیامین پر غم کرنے نے میری کمر کو خمیدہ کیا۔

قاضی صاحب نے اپنے پمفلٹ کے صفحہ ۲ میں لکھا ہے کہ ماتم حسین کو غم سے اس لئے منع کیا گیا کہ اس کا بیٹا پیغمبر ہونے والا تھا ...... اور امام حسینؑ کو جنت کی سرداری ملنے والی تھی اس لئے اس پر غم نہ کیا جائے۔

جواباً عرض ہے:۔

کہ حضرت یوسفؑ کو مصر کی بادشاہی ملنے والی تھی تو پھر ان کے باپ نے ان پر غم کیوں کیا؟

غم یوسفؑ میں بینائی کا ختم ہونا

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی جلد ۱۳ صفحہ ۴ مولف محقق شہاب الدین بغدادی

والا بیضاض قیل انہ کنایۃ عن العمی فیکون قد ذھب بصرہ علیہ السلام بالکلیۃ

پس یعقوب کی بینائی بالکل ختم ہوگئی تھی۔

قارئین۔ معلوم ہوا کہ زندہ پر بھی اتنا روئے کہ بینائی ختم ہوگئی۔

زندہ پر غم سو شہید کے اجر کے برابر

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور جلد چہارم ص۳۱ مؤلف امام الکبیر جلال الدین سیوطی۔

عن الحسن انہ سئل ما بلغ وجد یعقوب علی ابنہ قال وجد سبعین ثکلی قیل فما کان لہ من الاجر قال مائۃ شہید

ترجمہ۔ نبی کریمؐ سے سوال ہوا کہ یعقوب کا بیٹے پر کتنا غم تھا؟ فرمایا ستر مردہ عورت کے غم کے برابر۔ اور اجر کتنا؟ فرمایا سو شہید کے برابر

•

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن جلد ۲ ص۲۴۳

قال ضحاک حزنہ قال حزن سبعین ثکلی قال فما

لہ اجر یا جبرائیل قال اجر مائۃ شہید

ترجمہ۔ جناب یوسف نے جبرائیل سے کہا میرے باپ یعقوب
کے غم کی مقدار کتنی ہے۔ جبرائیل نے کہا ستر پسر مردہ عورت کے غم کے
برابر غم یعقوب ہے۔ پھر پوچھا اس غم کا ثواب کیا ہے۔ جبرائیل نے
کہا اس غم کا ثواب سو شہید کے برابر ہے۔

قارئین۔ حضرت یعقوب نبی ہیں اور کوئی نبی منشائے پروردگار کی خلاف
ورزی نہیں کرتا۔ اس نبی کا اپنے زندہ بیٹے پر اس قدر غم کرنا کہ آنکھیں سفید ہوگئیں
کمر جھک گئی اور ستر پسر مردہ عورت کے دکھ کے برابر اس کے دل میں دکھ تھا۔ اور
ان تمام امور کو ہم نے کتب اہلسنت سے ثابت کیا ہے۔ تو کیا جو آیات صبر پیش کرکے
شیعہ کی مذمت کی جاتی ہے کیا اس کی زد میں حضرت یعقوب بھی آئیں گے؟ —

— ہرگز نہیں —

تو ارباب انصاف، بات واضح ہوگئی۔ ایک زندہ نبی کی خاطر کہ جس پر
سوائے باپ کی جدائی کے اور کوئی مصیبت نہیں آئی ایک معصوم نبی اتنا غم کرے
اور یہ خلاف منشائے پروردگار نہیں تو پھر اہل تشیع کے لئے اولاد نبی کے مصائب
پر زیادہ کر کے غم کرنا بھی جائز ہے۔ اہل شیعہ کا عزاداری کرنا یہ اسی ظلم کے خلاف
احتجاج ہے جو معاویہ ابن معاویہ یزید اور فوج یزید نے اولاد علی اور شیعان علی

کی پرورش کرتے ہیں ۔ عزاداری حسینؑ کو روکنا یزید کے مظالم کی پردہ پوشی کرنا ہے اور ظلم یزید پر پردہ ڈالنا ہے نبی کریم اور ان کی اولاد سے سخت دشمنی ہی ہے اور حسینؑ کی عزاداری کو روکنا ناصبیت ہے اور ہم اس قسم کے لوگوں پر لعنت بھیجتے ہیں کیونکہ یہ ظالموں کے ظلم پر پردہ ڈال کر ان کے ظلم میں ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور قرآن کا یقینی فیصلہ ہے لعنت اللہ علی الظالمین

ابن عباس صحابی غم حسینؑ میں روتے روتے نابینا ہو گئے

اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الخواص الامہ صفحہ ۹۰

لما قتل الحسینؑ لم یزل ابن عباس یبکی علیہ حتی ذھب بصرہ۔

ترجمہ ۔ جب امام مظلوم حسین علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو ابن عباس رضی اللہ آپ کی مصیبت کو یاد کر کے اس طرح روتے رہے کہ آنکھوں کی بینائی ختم ہو گئی۔

قارئین ۔ بعض نادان اور ناصبی ...

ہم سے ان کی مظلومیت بیان کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں ایک نبی کی والدہ کا نام ذکر ہے۔ سب لوگ اس کو پڑھتے ہیں تو کیا اس میں مریم صدیقہ کی توہین ہے؟!

رسالہ احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ ۱۳۶۵ھ

دوسرا جواب مؤلف محمد حشمت خاں قادری لکھنوی صفحہ ۲۰

وہ تھانوی جس نے بڑھاپے میں ایک کمسن عورت سے شادی کی۔ جب اس پر اعتراض ہوا تو اس کے جواب کے لیے اس نے رجب الاصم و صفر ۱۳۰۰ھ میں ایک رسالہ الخطوب المذیبہ للقلوب المنیبہ شائع کیا اس میں لکھا ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ معاً میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ کمسن عورت ہاتھ لگے گی۔

قارئین۔ دیکھا اشرف علی تھانوی نے اس شریف حرکت کو کس طرح اپنی ماں اور تمام مومنوں کی ماں کی ہتک کی ہے۔ کیا جواب اسی طرح بنتا ہے!

ماتم کا بیان

ماتم ہو یا گریہ۔ زنجیر زنی ہو یا سر میں خاک ڈالنا۔ اس سے مقصد امام مظلوم
کی شہادت کی یاد تازہ کرنا ہے۔ تاکہ امام عالی مقام، محسن اعظم، شہید انسانیت
بزرگی، مصباح الہدیٰ سفینۃ النجاۃ، جانشین رسول، جگر گوشۂ بتول، راکب دوش
رسول، مخدوم ملائکہ، سید الشباب اہل جنۃ ...... ابی عبداللہ حسین بن علی علیہ آلاف التحیہ
رضا روحی وارواح العالمین لہ الفداء کی شہادت کو دنیا فراموش نہ کرے۔ در حسین علیہ السلام
کی شہادت دراصل نبی کریم کی شہادت ہے (دیکھئے سر الشہادتین شاہ عبد العزیز) اور
نبی کی شہادت کی یاد منانا کسی شریعت میں حرام نہیں۔

حرمت ماتم پر بڑا زور دیا جاتا ہے کہ دکھاؤ کہاں لکھا ہے۔ جواباً عرض ہے
کہ آپ حرمت ماتم کے مدعی ہیں اور دلیل دعویٰ مدعی کے ذمہ ہوتی ہے۔

اب آپ ہی بتائیے کہ چودہ سو سال گزر گئے۔ ماتم حسین علیہ السلام کی حرمت
پر آپ نے کتنی آیات قرآن پاک سے پیش فرمائی ہیں کہ جن کی دلالت مطابقی یا تضمنی
یا التزامی ماتم حسینی کی حرمت پر ہے۔ ماتم حسینی کی حرمت پر ایک آیت بھی نہ آپ
کے بزرگ پیش کر سکے اور نہ آپ پیش کر سکے اور نہ آپ کی نسلیں پیش کر سکیں گی۔

قاسمی و قادری صاحب اب چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی آیت قرآن سے دکھاؤ کہ جس میں
لفظ ماتم ہو اور لفظ حسینؑ ہو اور پھر اس میں ماتم حسینؑ پر حرمت کا حکم ہو۔ مقبول احمد
کا قرآن سے دکھانا ضروری ہے۔

مدعیان حرمت! آؤ میدان میں — بائے بسم اللہ سے سین والناس تک
سارا قرآن آپ کے سامنے موجود ہے۔ کوئی آیت تو دکھاؤ۔

اگر قاسمی اور قادری کا دعوے ہو کہ ہم عمومات قرآن سے تمسک کریں گے تو
جواباً عرض ہے کہ وہ عام قرآن سے لاؤ جس میں لفظ ماتم ہو اور لفظ حرمت ہو۔
یا محمود — کہہ کے دیکھو اور پھر بھی ایسا عام نہیں دکھا سکتے۔ اور اگر رنگ انصاف
کو اپنے تعصب کی کند چھری سے نہ کاٹو تو عموم قابل تخصیص ہوتے ہیں اور قرآن کے
عمومات کی سنت مخصص ہو سکتی ہے۔ جب آپ عموم پیش کریں گے تو ہم مخصص پیش کر
دیں گے۔ اور اگر کسی مولانا کو اپنے علم پر کچھ زیادہ ہی ناز ہے تو دکھائے حکم عموم
قرآن میں۔

ماتم حسینؑ حدیث کی روشنی میں

اگر قرآن پاک سے ماتم حسینؑ کی حرمت آپ نہیں دکھا سکتے تو آئیے حدیث کے
میدان میں اور اگر آپ حدیث بخاری شریف سے یا دیگر صحاح ستہ سے پیش کریں
تو اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ آپ کی کتب حدیث [illegible]

ہیں۔ آپ کے مذہب کی کتابیں آپ ہی کو مبارک۔

اگر حرمت ماتم حسینؑ پر آپ کوئی حدیث اہل تشیع کی کتاب سے پیش کریں تو وہ حدیث کہ جس میں لفظ حسینؑ ہو اور لفظ حرمت ہو اور ماتم حسینؑ پر ہمارے کسی امام نے حرمت کا حکم لگایا ہو تو لاؤ۔ لیکن چاریاری مذہب کا کوئی عالم بھی آج تک ایسی کوئی حدیث پیش نہیں کر سکا۔

تو جب ہمارے آئمہ میں سے کسی نے ماتم حسینؑ کو حرام نہیں فرمایا تو پھر ماتم جائز ہی جائز ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ سینہ ہم پیٹتے ہیں اور جگر دشمن اہل بیت والوں کا دکھتا ہے۔ آخر کیوں؟ شاید اس لئے کہ ہمارے ماتم سے حسینؑ مظلوم کی مظلومیت کا اعلان ہوتا ہے جو ان کو گوارا نہیں۔ اگر کوئی صدیقی۔ فاروقی۔ عثمانی مروانی یا معاویہ گروپ کا کوئی عالم یہ کہے کہ میں حدیث پیش کرتا ہوں جو عام ہے اس کے نفس میں ماتم حسینؑ بھی [illegible] تو [illegible] کو علم اصول کا یہ قانون یاد رکھنا چاہیے کہ عام [illegible] خاص

اگر تم نے مخصص پیش نہ کیا تو تمہاری ساری محنت رائیگاں جائے گی اور ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم کتب اربعہ یا کوئی اور کتاب اہل تشیع کی، اس کی ہر ہر حدیث کو صحیح نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہر ہر حدیث کو علم رجال کی روشنی میں پرکھتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی دیکھتے ہیں۔ صحت سند روایات کے بعد اس حدیث کی دلالت دیکھتے ہیں۔ اس کا منطوق اور مفہوم دیکھتے ہیں کہ یہ حدیث [illegible]

یا عقیدہ مجمل ہے یا نہیں۔ اور پھر دیکھتے ہیں کہ اس کا کوئی معارض تو نہیں
معارض ہو تو تعادل و ترجیح کے باب میں اسکو لے جاتے ہیں۔ حدیث کی
سے گزرنے کے بعد قابل عمل ہوتی ہے۔

پہلے تو صورت کو مال از روئے سند دیکھ لیجئے۔ فروع کافی کی وہ روایت
کہ جس میں جزع کا معنی بتایا گیا ہے اور اس کے الفاظ کی نسبت امام کی طرف
یہ نسبت ثابت نہیں کیونکہ اس کا راوی سہل ابن زیاد ہے اور وہ ضعیف ہے
شیعہ مذہب کی کتب رجال دیکھ لیں۔ خصال والی وہ روایت جس میں رونے
کا ذکر ہے اس کا راوی بکر بن عبداللہ واثقی ہے جو ضعیف ہے۔ اسی روایت
راوی فروع کافی میں سہیل بن زیاد ہے جو ضعیف ہے۔ فروع کافی کی وہ
جس میں گریہ کا ذکر ہے اس کا راوی جراح مدائنی ہے جو مجہول ہے۔ بحار والی
روایت کا راوی عمرو بن خطاب ہے جو ضعیف ہے۔ فروع کافی کی وہ روایت
جس میں رلانے کا ذکر ہے اس کا راوی سکونی ہے جو ضعیف ہے۔

خلاصہ یہ کہ ضعیف روایات کے سہارے امام مظلوم کا ماتم ثابت نہیں ہو
اور اسی طرح اس کی حرمت ثابت نہیں ہو سکتی۔

اگر شیعہ مجتہدین کے نزدیک کوئی صحیح السند روایت آپ کو مل سکے تو وہ پیش
کریں ہم خدمت دیں گے اور بحث سے ہیں خواہ مخواہ ماتم مظلوم

اب ہم اہلسنت کی معتبر کتابوں سے اثبات ماتم پیش کرتے ہیں تاکہ کوئی بات حجت نہ رہے
کرتے ہیں اور اہل تشیع کی کتب سے اثبات ماتم میں تحقیقی ...

عزاداری اور ماتم از روئے قرآن

لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم و
کان اللہ سمیعا علیما۔ سورہ نساء پ ۶

ترجمہ: بُرائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں
فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سمیع و علیم ہے
تفسیر ابن کثیر اردو پ ۶ صفحہ

اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف جلد ۲ صفحہ

وقال محمد بن کعب القرظی الجزع القول السیء والظن السیء

ترجمہ۔ محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ جزع کرنا یہ قول سیء اور ظن سیء ہے

قارئین! اس آیہ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قول سیء جائز نہیں مگر مظلوم کے
لئے جائز ہے۔

سود ہے اور قرآن پاک نے قول سود کو مظلوم کے لئے جائز قرار دیا ہے۔
اور جزع اور قول سوء جب دونوں ایک ہیں تو جزع بھی ازروئے قرآن جائز
ہوگی۔ اہلسنت اور اہل تشیع کا اتفاق ہے کہ جو روایت بھی قرآن کے مخالف ہو
سے قبول نہ کیا جائے۔ تو جو روایت بھی قباحت جزع پر دلالت کرے گی
اسے دیوار پر مارا جائے۔
ف رشیعت ۔ جزع کے معنی پر بڑا زور دیا جاتا ہے اور اس کی حرمت کو
ثابت کیا جاتا ہے۔ واقعی ہے کہ جزع کا معنی خود ماتم کرنا ہے۔ سینہ پیٹنا ہے
منہ پیٹنا ہے اور بال نوچنا ہے یا زنجیر زنی کرنا ۔ جو معنی بھی جزع کے ہیں سب
امور مظلوم کے لئے جائز ہیں۔
تو رشیعہ جو امام مظلوم کے لئے یہ سب کچھ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ
نے بھی اس کی اجازت دی ہے اگر کسی قاضی یا قادری کو اختلاف ہے تو یہ
صرف مظلوم سے دشمنی اور ظالم سے محبت کی وجہ سے ہے۔

ام المومنین بی بی ام سلمیٰؓ کو نبی کریم کی طرف سے ماتم کی اجازت

عن ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ما تنتحن على الوليد بن الوليد بن المغيرة فاذن لها
فقالت وهى تبكيه

ابكى الوليد بن الوليد بن المغيرة
ابكى الوليد بن الوليد اخا العشيرة

اہلسنت کی مشہر کتاب المعجم الصغیر طبرانی ص ۳۰۶

ترجمہ ۔ ایک روز حضرت ام سلمہؓ نے نبی پاک کی خدمت میں عرض کی کہ یا نبی اللہ ولید ابن ولید ابن مغیرہ کا بنی مخزوم کی عورتوں نے ماتم برپا کیا ہے۔ اور میں جناب سے اس ماتم میں شرکت کی اجازت چاہتی ہوں۔ پس جناب نے ان کو اجازت دی۔ ام سلمہؓ گئیں اور روتے ہوئے اس شعر کے ساتھ ماتم کیا۔

ابکی الولید بن الولید بن المغیرہ ابکی الولید بن الولید اخا العشیرہ

قارئین ۔ آپ نے غور فرمایا کہ ام المومنینؓ نے نبی پاک کو ماتم برپا ہونے کی خبر دی اور ماتم میں شرکت کی اجازت بھی چاہی اگر ماتم فعل حرام ہوتا تو یقیناً نبی پاک ام المومنین کو اس میں شرکت کی اجازت نہ دیتے۔ اور شرکت سے منع فرماتے۔

ایسا نہیں ہوا۔ نبی کریم نے انہیں بھی منع نہیں کیا اور ام المومنین کو شرکت کی
دی اور بی بی ام سلمہ نے ماتم میں شرکت ہی نہیں کی بلکہ ماتم میں نوحہ بھی پڑھا۔
ام المومنین کا نبی کریم کی اجازت سے بزم ماتم میں شرکت کرنا ثابت ہے
ہم دیکھیں گے کہ فلاں لوگ اس روایت کے بعد ام المومنین پر کیا فتویٰ لگاتے ہیں

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

نیز — بی بی ام سلمہ نبی کی اجازت سے اگر عام آدمی کے ماتم میں شرکت کر
سکتی ہیں تو نواسۂ رسول امام حسینؑ کا ماتم کس طرح حرام ہو گیا!

ران پیٹ کر خون بہانا سنت حضرت آدمؑ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ رکن اول صہ ۲۴۴

در روایت است کہ چنداں قلق و اضطراب در وے اثر کردہ کہ
دست بر زانو زدہ کہ گوشت و پوست از سر دست و سر زانوئے
او رفتہ بود و استخواں ظاہر شدہ

ترجمہ۔ حضرت آدم میں بے چینی و اضطراب نے اتنا اثر کیا کہ ہاتھ
زانو پر مارا اور اس سے گوشت و پوست ہاتھ اور زانو کا ضائع ہو گیا

قارئین ۔ جو لوگ ران پیٹنے سے عمل باطل ہونے کا فتوٰی دیتے ہیں ذرا تعصب کی پٹی اتار کر حوالے کو پڑھیں کہ حضرت آدم ابوالبشر ہیں اور غم میں ران پیٹ رہے ہیں اور خون بھی بہا رہے ہیں۔

ابوالبشر تو اس طرح ران پیٹیں کہ اس سے خون جاری ہو جائے یہ تو حرام نہیں لیکن اگر مصائب امام حسین علیہ السلام کی یاد میں شیعہ ران پر ہاتھ ماریں تو بیچارے تمام اعمال سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ کیا اسی چیز کا نام انصاف ہے؟

دشمنان امام حسینؑ کہتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے اور ہم بھی کہتے ہیں کہ جس روایت میں بھی ران پیٹنے کی قباحت کا ذکر ہے وہ بھی ضعیف ہے۔

ارباب انصاف! ماتم کو چاریاری حلال کا ہے تقلید یزید کہتے ہیں اور کبھی دین سے خارج کرتے ہیں۔ ہم نے چاریاری مذہب کی کتاب سے حضرت آدم کا ماتم ثابت کر دیا ہے اب ان کی خوشی ہے کہ اپنے باپ آدم کو معاذ اللہ یزید کا مقلد بنائیں یا کسی اور کا۔

ران کا پیٹنا سنت نبیؐ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ

اہلسنت کی معتبر کتاب نسائی شریف جلد ۲ صفحہ ۳۰۰

اہلسنت کی معتبر کتاب ادب المفرد صفحہ ۳۲۶

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۹۱

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند ابی عوانہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۶ میں ہے

وھو متول یضرب فخذہ وھو یقول وکان الانسان

اکثر شیء جدلا

ترجمہ ۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے اس حال میں کہ اپنی ران

کو پیٹ رہے تھے ۔

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح البخاری جلد ۳ صفحہ ۹

قولہ یضرب فخذہ فیہ جواز ضرب الفخذ عند التاسف ۔

شارح ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں وقت افسوس ران پیٹنے

کا جواز ہے ۔

قارئین ۔ ملاں لوگ ران پیٹنے کے عمل کے باطل ہونے کا فتویٰ دیتے

ہیں تو بتائیں نبی کریم نے جب ران پیٹی تو حضور کے عمل کا کیا ہوا !

رسول اللہ شریعت کے بادشاہ ہیں اور جناب کا ران پیٹنے کا ذکر صحیح بخاری

جب شریعت کا بادشاہ خود ران پیٹ رہا ہے تو پھر اگر شیعہ غم حسین علیہ السلام میں ماتم کریں ران پیٹیں تو ان کے عمل کیوں باطل ہوں گے جو آل نبی سے بغض رکھتے ہیں اور درجۂ نفاق پر فائز ہیں ۔ عمل انکے باطل ہیں۔

ارباب انصاف! ماتم کو تعلیم یزید کہنے والے اپنی بخاری پڑھیں اور ڈوب کر مر جائیں ۔ ہم نے بخاری شریف سے نبی کریم کا ماتم ثابت کر دیا شریعت کا بادشاہ معاذ اللہ معاذ اللہ کیا ران پیٹنے میں یزید کا مقلد ہے؟

ران پیٹنا سنت علیؑ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ مؤلف شاہ عبد العزیز محدث دہلوی صفحہ ۲۲۵ میں ہے۔

"چوں شکست بر لشکر ام المومنین افتاد و مردم از طرفین مقتول شدند وحضرت امیر قتلے را ملاحظہ فرمود ران ہائے خود را کوفتن گرفت"

ملخص ترجمہ۔ جب بی بی عائشہ کو شکست ہوئی اور امیر المومنین نے مقتولوں کی لاشوں کو دیکھا تو اپنی ران کو پیٹنا شروع کر دیا۔

قارئین ۔ ملاں لوگ فتوٰی لگاتے ہیں کہ ران پیٹنے سے عمل باطل ہو

جاتے ہیں۔ اگر اسے درست مان لیا جائے تو معاذ اللہ حضرت آدم۔ حضرت
رسول مقبول اور حضرت علی۔ ان کا کوئی عمل باقی نہ رہا۔

قارئین کتاب تحفہ اثنا عشریہ کا ایک جواب شیعوں نے
[illegible] میں شائع کیا اور دوسرا جواب عبقات الانوار سولہ
جلدوں میں شائع کیا۔ اس کے باوجود اس کتاب کو قاضی جی کتاب لاجواب
کہتے ہیں۔ ڈھیٹ ہونے کی بھی کوئی حد ہے۔ اسی تحفہ سے ہم نے مولا علی کے
ماتم کرنے کو ثابت کر دیا۔ ہو سکتا ہے اب چارپائی قاضی یہ کہہ دے کہ تحفہ
ہماری معتبر کتاب نہیں ہے۔

اعتراض۔ یہ امر باعث عبرت ہے کہ تلاوت یا حفظ قرآن اہلسنت کو ہی نصیب ہے۔ اور اہل تشیع کے حصے میں ماتم ہی ماتم

جواب۔ تلاوت اور حفظ قرآن بغیر اہل بیت کی محبت کے کوئی فخر کی بات نہیں۔ بخاری شریف جلد ۴ صفحہ ۵۵۲ میں ہے۔

یاتی فی آخر الزمان قوم لا یجاوز ایمانہم حناجرہم
یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیہم

ترجمہ۔ نبی کریم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی اور
ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ قرآن پڑھیں گے اور

اہل تشیع کے مذہب میں محبت اہل بیت ہے اور چار یاروں کی دشمنی کے معنے
اہل بیت کی دشمنی ہی دشمنی ہے۔

ران کا پیٹنا سنت صحابہ

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند ابی عوانہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۱
اہلسنت کی معتبر کتاب سنن نسائی جلد سوم صفحہ ۱۴
اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد جلد ۱ صفحہ ۲۲۳ میں ہے
فضرب القوم بایدیھم علی افخاذھم

ترجمہ۔ معاویہ بن حکم سلمی بیان کرتا ہے کہ نبی کریم کے پیچھے ہم نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے اسے یرحمک اللہ کہا تو قوم نے مجھے گھورا تو میں نے ان سے کہا کہ تم مجھے کیوں گھورتے ہو تو صحابہ کرام نے اپنی رانوں کو پیٹا۔

قارئین۔ ران پیٹنے کے عمل کو باطل قرار دینے والے صحابہ کے عمل کا بھی خیال رکھا۔ لیکن برا ہو تعصب کا۔ دور کا تنکا تو نظر آتا ہے اور قریب کا شہتیر نہیں

ٹھیکیدار بھی خاموش ہیں کیونکہ ان کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ صحابہ کے کسی فعل پر
نہیں کرتے خواہ اچھا ہو یا برا ، اور شیعوں کے ہر فعل پر اعتراض کرتے ہیں خواہ وہ اچھا
ہی کیوں نہ ہو۔ اگر تمہارے صحابہ کے اعمال ماتم کرنے سے باطل نہیں ہوتے تو
شیعوں کے اعمال غم حسینؑ میں ماتم کرنے سے کیسے باطل ہو جاتے ہیں۔

ارباب انصاف! اگر ماتم کرنا تقلید یزید ہے تو کیا یہ صحابی بھی یزیدی تھے
جنہوں نے یزید کی ولادت سے پہلے مسجد نبوی میں نبی کریم کے سامنے ماتم کیا۔

اعتراض ۔ ماتمی افعال و حرکات انتہائی بگڑی ہوئی فطرت کا تعبیر
اور بدبختی کی علامت ہیں۔

جواب ۔ تراویح درست نماز کی بگڑی ہوئی صورت کا نام ہے اور
روزہ کو وقت سے پہلے افطار کرنے کی سزا ہے۔

اعتراض ۔ اگر حضرت امام حسینؑ یا آپ کی اولاد کو دنیوی حکومت
جاتی تو آپ ان کے مصائب و آلام کو بھول جاتے [illegible] ماتم کی حاجت نہ
جواب ۔ اگر اماں جی جناب عائشہ جنگ جمل میں حضرت علیؑ کو شہید
میں کامیاب ہو جاتی تو ساری زندگی رو رو کر اوڑھنی آنسوؤں سے تر نہ

قرآن میں منہ پیٹنے کا ثبوت

صکت کا معنی ہے منہ پر طمانچہ مارنا

ثبوت نمبر ۱ ۔ فصکت فجمعت اصابعها فضربت جبهتها

ترجمہ ۔ انگلیوں کو اکٹھا کیا اور منہ پہ مارا

بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۰۴ والنہایہ

ثبوت نمبر ۲ ۔ قال ارسل ملک الموت الی موسیٰ فلما

جاءہ صکہ فرجع الی ربہ

جب ملک الموت کو موسیٰ کی روح لینے کے لئے بھیجا گیا اور وہ

موسیٰ کے پاس پہنچا تو حضرت موسیٰ نے اس کو طمانچہ کھینچ مارا

بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۷۰۱

ثبوت نمبر ۳ ۔ وعطّوا المحبوب وصکّوا المحذور

یعنی رخساروں کو پیٹا گریباں کو چاک کیا

مقامات حریری صفحہ ۲۰۲

قارئین ۔ بلّت ابراہیم میں جناب سارہ کے منہ پیٹنے سے ماتم کا جواز ثابت ہو گیا اور ہمیں مسلمہ کو ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم ہے ۔ لہٰذا اگر اہل تشیع امام مظلوم پہ ماتم کریں تو یہ ازروئے قرآن جائز ہے ۔

وقت مصیبت سر کا پیٹنا سنت حضرت آدم ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ صفحہ ۲۳ رکن اول باب دوم فصل نہم میں ہے۔

دست بر سر زدہ گفت آہ و گریہ در آمد ایں سنت درمیان اولاد خود گذاشت کہ در حین نزول مصیبت دست بر سر زنند و آہ نمائید۔

ترجمہ۔ حضرت آدم کی روح جب حرکت میں آئی تو ہاتھ اپنے سر پر مارا اور آہ و گریہ کیا اور یہ سنت سر پر ہاتھ مارنے کی اپنی اولاد میں چھوڑی کہ وقت مصیبت سر پر ہاتھ ماریں اور گریہ کریں۔

قارئین — غلام رسول صاحب اپنے رسالہ کے صفحہ میں لکھتے ہیں کہ ماتم کی خشت اول ابلیس نے رکھی — قادری صاحب — یہ خشت اول تو حضرت آدم نے رکھی ہے اور آپ جیسے بیٹے پر یقینا حضرت آدم فخر کریں گے!

قاضی منظور اپنے رسالے میں لکھتے ہیں کہ معارج النبوۃ ہماری معتبر کتاب نہیں

ہو جاتی ہے ۔ اور جس کتاب کا حوالہ دیں وہ شیعہ کی معتبر کتاب ہو جاتی ہے
شرم ۔ شرم ۔ شرم ۔

مصیبت میں سر پیٹنا سنت حضرت یوسف ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فخر الدین رازی جلد ۵ ص ۵۵ پر ہے
ان جبریل دخل علی یوسف حینما کان فی السجن فقال ان بصر ابیک
ذهب من الحزن علیه فوضع یده علی راسه وقال لیت امی
لم تلدنی ولم اک حزنا علی ابی

ترجمہ ۔ ایک دن جبریل جناب یوسف کے پاس زنداں میں آئے
اور خبر دی کہ آپ کے باپ کی آنکھیں آپ کے غم میں ختم ہو گئیں ۔
حضرت یوسف نے سر پر ہاتھ مارا اور فرمایا کاش میری ماں مجھے نہ جنتی
اور میں باپ کے لئے غم کا سبب نہ ہوتا ۔

قارئین ۔ ذرا انصاف فرمائیں ۔ یہ ملاں لوگ کہتے ہیں کہ ماتم کی خشت اول
ابلیس نے رکھی ہے ۔ اگر یہ فعل شیطانی ہے تو کیا حضرت آدم صفی اللہ اور حضرت یوسف

کے شر سے محفوظ رکھے جو خدمت دین کے اڑ میں انبیاء کرام کو ابلیس کا متقدی بتاتے

ہیں اور ضعیف اور جھوٹی روایات کا سہارا لیتے ہیں ۔

شیعہ حضرات کا مقصد ماتم حسین علیہ السلام سے نبی پاک کو پرسا دینا ہے

اور کسی مصیبت زدہ کو پرسا دینا شرعاً مستحب ہے اور مستحب عمل عبادت ہوتا ہے

لہٰذا شیعہ ماتم حسینؑ کو عبادت سمجھتے ہیں اور ناصبیوں اور مفتیوں کے فتووں کی کوئی

پرواہ نہیں کرتے ۔

وقت مصیبت سر پیٹنا سنت حضرت عمر ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عقد الفرید جلد دوم ص۳ مولف شہاب الدین مالکی

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال جلد ہشتم ص۱۱۱ کتاب الموت میں ہے

لما نعی النعمان بن مقرن الی عمر ابن خطاب وضع یدہ علی

راسہ وصاح یا اسفا علی النعمان

ترجمہ ۔ جب حضرت عمر کو نعمان ابن مقرن کی موت کی خبر سنائی

گئی تو سر پر ہاتھ رکھی اور چیخے رہا اسفا علی النعمان ،

قادری صاحب اپنے رسالہ کے ص۹ پر لکھتے ہیں ماتم کی ابتدا معلم الملکوت

ہے۔ اور اس کی تقلید رافضیوں نے کی اور پہلے اس کی تقلید یزید نے کی۔

قادری صاحب ۔ اس تقلید میں رافضیوں سے پہلے آپ کے بزرگ داخل ہو چکے ہیں۔

قارئین ۔ جاہل ملاں ہمیں تو ابلیس کی تقلید کا طعنہ دے رہا ہے اور یہ نہیں سوچا ہے کہ اس طعنہ کی آگ میں اس کے اپنے بزرگ بھی جھلس جائیں گے۔ ہمیں اس ملاں سے تو اتنا گلہ نہیں جتنا اس کے کتابچہ پر تقریظ لکھنے والے نام نہاد مفتیوں پر گلہ ہے۔ یا تو بیچارے ان محققین نے کتابچہ پڑھنے کی زحمت نہیں فرمائی اور یونہی تقریظ لکھ ماری اور اگر پڑھ کر تقریظ لکھی ہے تو حضرت عمر فاروق اعظم کی ہتک کرنے میں برابر کے شریک ہیں۔ لہٰذا اہلسنت کو چاہیے کہ شیعہ حضرات کو چھوڑ کر پہلے ان سے پوچھیں کہ تم نے حضرت عمر کی ہتک عزت کیوں کی ہے ؟ ۔ کیا ہمیں درس دیا جاتا ہے اس کی بھی ہتک کی جاتی ہے ؟ ——

اگر حضرت عمر نعمان ابن مقرن پہ ماتم کریں تو کوئی جرم نہیں اور اگر شیعہ امام حسین کے مصائب کی یاد میں ماتم کر کے رسول اللہ کو پرسا دیں تو یہ جرم ہے۔ عجیب انصاف ہے ـــ اہلسنت کی معتبر کتاب سے ہم نے ماتم حضرت عمر ثابت کر دیا ہے اور مخالف ماتم کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ

وفات نبی پر عورتوں نے اپنے رخسار پیٹ پیٹ کر سرخ کر لئے

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنھایہ جلد ۵ صفحہ ۲۴۳ میں ہے

ورسول اللہ ﷺ قد توفی علی الفراش النسوۃ حولہ

فجمرن وجوھھن ؛

ترجمہ۔ نبی کریم نے بستر پر وفات پائی اور حضور کے اردگرد جو عورتیں بیٹھی تھیں پس انہوں نے پیٹ کر اپنے منہ سرخ کئے ہوئے تھے

قارئین۔ دیکھا نبی پاک کی وفات پر مدینہ کی عورتوں کے ماتم کو ابن کثیر نے تسلیم کر لیا لیکن بڑی عیاری سے کہ عورتوں نے منہ سرخ کر لئے تھے۔ ماتم کو تعقلید یزید کہنے والے ذرا سوچیں کیا یہ سب عورتیں خاندان یزید کی تھیں!

وقت مصیبت منہ اور سینہ پیٹنا سنت حضرت عائشہ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۶۵۵

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۹۷

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۴۰

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۷۳ روضۃ الاحباب مطبوعہ لاہور

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۳۹۴

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفدا جلد اول صفحہ ۱۵۱ اور

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ میں ہے

قالت ان رسول اللہ قبض وھو فی حجری ثم وضعت راسہ علی وسادۃ وقمت التدم مع النساء واضرب وجھی

ترجمہ۔ بی بی عائشہ فرماتی ہیں نبی کریم نے میری گود میں وفات پائی میں نے حضور کا سر تکیہ پر رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی اور حضور کے غم میں میں نے دوسری عورتوں کے ساتھ اپنا منہ بھی پیٹا اور سینہ بھی۔

قارئین۔ مولوی غلام رسول اپنے رسالہ ابطال ماتم کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں کہ — ماتم کرنے والی عورت کی کتے کی شکل … اور نیچے ایک غلط اور ضعیف روایت لکھی ہے — اور اس پر تقریظ لکھنے والے مولوی عبدالرشید اپنی تقریظ میں صفحہ دوم پر فرماتے ہیں کہ — مذکور نے مانعین عصر کے دعویٰ باطلہ کو خوب سب …

نے دعا فرمائی کہ اللہ موصوف کو علمی وعملی استعداد میں روز افزوں ترقی دے۔

— میں اپنے برادران اہلسنت سے التجا کروں گا کہ ان دونوں نام نہاد

جیسے دوسرے) ملاؤں کو لگام دیں جو عزاداری کی مخالفت میں مظلوم کربلا کے

ماتمیوں کو کتے سے تشبیہ دیتے ہیں اور اس رسالہ مذکور کے صفحہ ۱۳ پر مذکور ہے

کہ فرشتے اس کے پچھلے راستے سے آگ داخل کریں گے۔

اہلسنت سے گزارش ہے کہ ان دونوں کو پہلے پڑھائیں تاکہ پہلے اپنے گھر

سے پوری طرح باخبر ہوں۔

ہم نے اہلسنت کی سات معتبر کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ کی وفات

پر بی بی عائشہ نے ماتم کیا ہے اور بی بی صاحبہ ان دونوں کی ماں ہیں اور تمام

مسلمانوں کی بھی ماں ہیں لہٰذا ان جاہلوں سے کہو کہ اگر اور کسی کا نہیں تو اپنی ماں

کا بھی تمہیں کوئی لحاظ و پاس نہیں۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔

اہل انصاف — غور کا مقام ہے۔ اگر ماتمی حضرات کے لئے یہ چار

چیزیں ثابت ہیں

۱۔ کتے کی شکل میں آنا ۲۔ فرشتوں کا ان کے عقب میں آگ داخل کرنا

۳۔ تقلید ابلیس ۴۔ تقلید یزید

تو یہی چار باتیں سامنے رکھ کر ان بدزبان ملاؤں سے پوچھو کہ تم نے اپنے

اہلسنت کی ناک کاٹ دی۔ اگر یہ چار باتیں ماتم کے لئے دیں اسلام میں ہیں تو تم خدام المومنین کے متعلق کیا جواب دو گے۔ کیا کوئی اہلسنت میں ماں کو طمانچہ دینے والا نہیں اور ناموس ام المومنین کے لئے ان کے گریبان پکڑنے والا نہیں ہے۔

جسے اپنی ماں کا لحاظ نہ ہو اسے کیا کہا جاتا ہے۔ ہم نے ماتم ام المومنین بی بی عائشہ ثابت کر دیا ہے۔ اب تعلیم خدام اہل سنت کے جواب میں لکھنے والے تھیں دور کو کہتے رہیں۔ ہم تو اتنا ہی عرض کریں گے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ماتم زوجہ عثمانؓ

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۹۰ میں ہے

وارادوا قطع رأسه فوقعت نائلة عليه و ام البنين فصحن وضربن الوجوه

ترجمہ۔ جب حضرت عثمانؓ کے قتل کے وقت قاتل نے ان کا سر قلم کرنا چاہا تو ان کی زوجہ نائلہ اور ان کی زوجہ

قارئین ۔ یہ ملاں ماتم کے سلسلے میں ہمیں تقلید ابلیس یا تشبیہ یہود
کا طعنہ دینے والے کاش اپنی کتابوں کے مطالعہ کی زحمت بھی گوارا فرمائیے
ان کے تیسرے خلیفہ مدینہ رسول میں قتل ہو رہے تھے اور مدینہ صحابہ سے بھرا
ہوا تھا لیکن ان کے خلیفہ اور امیر المومنین کی ان کے کسی صحابی نے مدد نہ کی۔
بتائیں ذرا کہ صحابہ کرام کو جناب عثمان سے رنجش کیا تھی ۔ یہ سارے عالم کو
فتح کرنے والے صحابہ ۔۔۔ میدان کے غازی صحابہ ۔ غیور صحابہ ۔ ایمان کے
محافظ صحابہ آپ کے ایک امیر المومنین حضرت عثمان بیچارے کی جان نہ بچا
سکے ۔ کچھ دال میں کالا کالا ضرور ہے۔

آمدم برسر مطلب ۔ جب حضرت عثمان کو قتل کیا جا رہا تھا تو ان کی
ایک بیگم نائلہ جو بقول تاریخ طبری ایک نصرانی عورت تھیں اور آپ کے
ستر سالہ امیر المومنین نے اس سے شادی رچائی تھی اور دوسری زوجہ ام البنین
ان کے پاس موجود تھیں ۔ پیارے اور مہربان شوہر کا قتل نہ دیکھ سکیں چیخیں
چلائیں روئیں ۔ جب صرف رونے سے کام نہ چل سکا تو منہ پیٹنے شروع کر
دیئے ۔ ماتم کیا ۔

قادری نارووالی صاحب ! اب تم کیا کہتے ہو ۔ ماتم کرنے والی عورت
کے متعلق اور قیامت والے دن ماتم کرنے والی عورت کی شکل کے متعلق ۔

...اور ان اسلام کا بھی پاس و لحاظ نہ ہوتا تو ہم بھی ... کو
... الفاظ میں بتایا جاتا کہ خود تیری عزت کا پھر کیا حشر ہوگا۔ مقصد کے
... اشارہ کافی ہوتا ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

اہل انصاف ـ اہلسنت کا خلیفہ حضرت عثمان قتل ہوا اور ان کے گھر
... کی ازواج نے ماتم کیا ہے۔

اگر شیعہ حضرات غم حسین علیہ السلام میں ماتم کرکے رسول اللہ
... کی اولاد کا پرسہ دیں تو اس میں اہلسنت کو اعتراض کیوں ہے

اعتراض - کوفہ کے شیعوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام
سے بے وفائی کی ہے۔

جواب - صحابہ کرام اور اہلسنت والجماعت نے مدینہ منورہ میں
حضرت عثمان سے بے وفائی کی ہے۔

حضرت عثمان کی بیٹیوں کا ماتم

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۸۸ اور
اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری جلد ۹ صفحہ ۳۰۲۰ اور

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ اعثم کوفی صفحہ ۱۵۹ پر ہے

وذکر ابن جریر انہم ارادوا جنزاہ بعد قتلہ

فصاح النساء وضربن وجوہہن فیہن امراتاہ

نائلہ وام البنین وبناتہ

ترجمہ ۔ ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ جب قاتلوں نے حضرت عثمان کے سر قلم کرنے کا ارادہ کیا تو عورتوں نے چیخ و پکار کی اور اپنے منہ پیٹے ۔ منہ پیٹنے والی عورتوں میں دو حضرت عثمان کی بیویاں تھیں ایک نائلہ اور دوسری ام البنین اور منہ پیٹنے والی عورتوں میں حضرت عثمان کی بیٹیاں بھی تھیں ۔

قارئین ۔ جب اہلسنت کے تیسرے خلیفہ تاریخ عالم جناب عثمان کی خلافت وہی گوارہ ہو گئی جنہوں نے اسے تاریخ بنایا تھا ورنہ نبی کے زمانہ میں خیبر و خندق یا احد و حنین کی لڑائیوں میں جناب عثمان کی شجاعت کا حال خود اہلسنت کو معلوم ہے ۔ یہ حضرت عثمان میں وصف حیا میں کچھ زیادہ ہی ممتاز تھے ۔ نبی کریم کو بقول کتب اہل سنت شیخین سے

زیادہ شرم و حیا نہیں تھی جتنا حضرت عثمان سے۔ لیکن افسوس اہل مدینہ
(جس کو بھی اتنا حیا کرتے تھے) اس کا ذرا بھی حیا نہ کر سکے کہ ان کی سفارش
کرتے اور حضرت سالار امیرالمومنین کو بچا لیتے۔ شاید اہل مدینہ یہ چاہتے تھے کہ
بیت خالی ہو جائے اور مال بی بی عائشہ بھی ان سے ناراض تھیں کیونکہ
انہوں نے ان کے وظیفہ کی مقدار میں کچھ کمی کر دی تھی۔

آمدم بر سر مطلب۔ جب جناب کے قتل کا وقت آیا تو ان کے قتل
پر بھی جن عورتوں نے ماتم کیا ہے ان میں حضرت عثمان کی بیوی بیٹیاں بھی
بھی شامل ہیں۔ اگر ماتم کرنا برا ہے تو قتل عثمان کے ذکر میں سنی مورخ کو اس
بد کام کی نسبت حضرت عثمان کی بیٹیوں کی طرف دینے کی کیا ضرورت تھی
... اصل بات یہ ہے کہ ذکر ماتم سے سنی مورخ جناب عثمان کی مظلومیت
کا اظہار کرنا چاہتا ہے تو پھر اہلسنت کے لئے غور کا مقام ہے کہ بنات عثمان
کا ماتم عثمان کی مظلومیت کے لئے جائز ہے اور [illegible]
رکھتے ہیں اور علماؤں کے فتووں کی کتاب بند ہے۔

اور جب شہید امام حسین علیہ السلام فرزند رسول کی مظلومیت کے بیان کی
خاطر جناب کی بہنوں اور بیٹیوں کے ماتم کا ذکر ہو تو تعصب کی کمان سے
فتووں کے تیر برسنے شروع ہو جاتے ہیں۔

کیا آپ غور کریں کہ کیا عثمان کی بیٹیوں کو بھی یزید کی زوجیت کا شرف
حاصل تھا، جیسی طعنہ دیا جاتا ہے کہ ماتم اور نوحہ تقلید ابلیس ہے۔ پہلے
کریں کہ روز قتل جناب عثمان ان کی اولاد نے کیا ابلیس کی پیروی کا نوحہ
کیا تھا؟ تمہارے اپنے قتل ہوئے تو نوحہ بھی ہوا اور ماتم بھی ہوا۔ اب اپنی
مرضی کہو تو۔

ماتم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض

اہلسنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ رکن سوم باب دوم ص
خدیجہ را ازیں حال خبر شد از منزل خود بیرون دوید و دست بر سر
میزد و فریاد کناں نعرہ زناں آنحضرت میجست و میگفت من رای الحبیب

ترجمہ۔ نبی کریم کو کفار نے اذیت دی اور اس حال کی خبر جناب
خدیجہ خاتون ام المومنین کو ہوئی تو سر پیٹتی ہوئیں گھر سے باہر آئیں
اور لوگوں سے پوچھا۔ من رای الحبیب

قارئین۔ کوئی خدیجہ بارگاہ خاتون ہیں اس وقت صحیح معنوں میں کیا

ہ وہ ہے کہ بچہ کا قابل ہو۔ مفقود کا کوئی اعتبار نہیں ۔ شوہر نامدار کے
باعث سکون ہو۔ یہ دونوں خوبیاں حضرت خدیجہ ام المومنین میں پائی جاتی

ے ضمن میں ۔ نبی کریم کی اولاد کا سلسلہ جناب ام المومنین سے چلتا
ے۔ حضور کی اکلوتی بیٹی سیدہ فاطمہ زہرا جناب خدیجۃ الکبریٰ کے بطن
ں سے پیدا ہوئی اور پھر اولاد فاطمہ زہرا کی آیہ مباہلہ ابناءنا کے حکم
نی سے اولاد رسول کہلائی ۔ بی بی خدیجہ کے لئے یہ بہت بڑا شرف ہے
وہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی حقیقی نانی ہیں باقی ازواج نبی محترم ہیں لیکن
ں سعادت سے محروم ہیں ۔ ۔ ۔ خواہ وہ اس حالت میں شرف زوجیت رسول
ں کنواری تھیں یا بیوہ ۔ صاحب اولاد ہونے کی فضیلت جناب خدیجۃ الکبریٰ
اصل ہے ۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۔
ی ازواج میں سے کچھ کا اولاد کی نعمت سے محروم ہونا شاید اس میں قدرت
ی کوئی اہم مصلحت کارفرما ہو واللہ اعلم ۔ جائے ادب ہے ہم کچھ نہیں کہتے۔
ر کے ضمن میں ۔ زوجہ اپنے مزاج کے لئے باعث سکون ہو ۔ اور یہ
ب ہوگی جب زوجہ کا اخلاق بلند ہو ۔ بلکہ یہی اخلاق کا وہ ویسا خوشبودار
اور جسے سونگھتے ہی تمام تھکاوٹ دور ہو جائے ۔ طبیعت میں سرور آ جائے

ماتم جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

اہلسنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ رکن چہارم باب ششم ص۱۰۲ پر ہے
فاطمہ رضی اللہ عنہا چوں آواز شنید دست بر سر زنان از خانہ
بیروں آمد و زار۔ زار میگریست

ترجمہ۔ جب حضرت سیدہ فاطمہ زہرا نے روز احد قتل پیغمبر کی خبر
سنی تو روتی ہوئی اور سر پیٹتی ہوئی باہر آئیں۔

قارئین۔ جس طرح نبی کریم کی دختر بلند اختر سیدۃ النساء العالمین نے
اپنے والد محترم کا ماتم فرمایا اسی طرح شیعہ حضرات اولاد رسول کا ماتم کرکے جناب
زہرا کو پرسہ دیتے ہیں۔

اعتراض امام حسینؑ کی ولادت کو سیدہ زہرا نے ناپسند کیا
ثبوت میں اس آیت کو پیش کرتے ہیں ووصینا الانسان بوالدیہ
احسانا حملتہ امہ کرھا و ~~وضعتہ کرھا~~ وضعتہ کرھا و حملہ و فصالہ
ثلثون شھرا

جواب۔ اس آیت کی ولادت [illegible]

کرھا کا معنی دشواری بھی ہے اور دشواری ایک طبعی چیز ہے جس طرح بھوک پیاس طبعی چیز ہے اور طبعی چیزیں شریعت کی گرفت میں نہیں آتیں جس طرح اس آیت میں لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بھن من ازواج ولو اعجبک حسنھن ہے اعجبک کے معنی پر غور کریں۔ نیز اس آیت میں کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم ۔ جس طرح اس آیت میں کرھا کا معنی مشقت اور دشواری ہے اسی طرح ان تکرھوا کا معنی بھی مشقت اور دشواری ہے اسی طرح اس آیت ووضعتہ کرھا میں کرھا کے معنی مشقت اور دشواری ہے۔ اور یہ چیزیں جو کہ انسان کے لئے طبعاً مشقت اور دشواری ہیں وہ شریعت کی گرفت میں نہیں آتیں بیہودہ مزاج تعبیر کی مصداق ہیں اگر کوئی شخص ان کے متعلق زبان درازی کرے تو بدترین قسم کی گستاخی ہے۔

اعتراض ۔ امام حسین کی ولادت کو رسول اللہ نے ناپسند فرمایا ہے۔

جواب ۔ نبی پاک نے بی بی عائشہ کے والد بزرگوار حضرت ابوبکر اور بی بی حفصہ کے والد نامدار حضرت عمر فاروق ان دونوں شیخین کی خلافت کو بھی ناپسند فرمایا ہے۔ ثبوت ملاحظہ ہو۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عبدالحی صفحہ ۱۴۲

عن انس . . . قلت یا رسول اللہ الا تستخلف ابابکرؓ

فاعرض عنی فسرت انہ لم یرالعقد قلت یا رسول اللہؐ

قلت یا رسول اللہ الا تستخلف علیاً قال فعلت والذی

والذی نفسی بیدہ لو بایعتموہ و اطعتموہ ادخلکم الجنۃ

ترجمہ۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم کی خدمت میں عرض کی
کہ حضور آپ ابوبکر کو خلیفہ کیوں نہیں بناتے۔ یہ بات نبی کریم کو اچھی نا گوار گزری
کہ حضور نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ حضور نے اس کی خلافت کو پسند
نہیں کیا دوبارہ میں نے عرض کیا کہ آپ عمر کو خلیفہ بنائیں۔ حضور نے منہ پھیر لیا۔ میں نے
عرض کی آپ علی ابن ابی طالب کو خلیفہ کیوں نہیں بناتے۔

جب میں نے یہ کہا۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود
برحق نہیں اگر تم علی کی بیعت کرو گے اور علی کی اطاعت کرو گے تو تمہیں جنت میں
لے جائے گا۔

قارئین۔ جن کی خلافت کا نام سن کر نبی کریم منہ پھیر لیں انہیں کوئی ساری
زندگی خلیفہ مانتا رہے۔ اسے بھی نبی کریم حوض کوثر میں منہ نہیں لگائیں گے۔
اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخین کی خلافت حضور کو بالکل پسند نہیں تھی۔

ماتم ابوہریرہ

اہلسنت کی معتبر کتاب ادب المفرد للبخاری صفحہ ۲۴۹

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ صفحہ ۲ مولف محمد ابن یزید

قال رایت ابا ھریرۃ یضرب جبھتہ بیدہ ویقول یا

اھل العراق انتم تزعمون انی اکذب علی رسول اللہ -

(حاشیہ) قولہ یضرب جبھتہ وانما یضربہ حزناً و تاسفاً

ترجمہ - راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوہریرہ کو دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی

پیٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے اے اہل عراق تم گمان کرتے ہو

کہ میں نبی پر جھوٹ باندھتا ہوں -

اور اس صفحہ کے حاشیہ پر ہے -

کہ وہ اپنی پیشانی کو غم اور تاسف کی وجہ سے پیٹ رہے تھے

قارئین - اگر حضرت ابوہریرہ کے لئے ماتم کا جواز ہے تو شیعہ حضرات کے

لئے بھی غم حسین میں ماتم کرنا جائز ہے - کیا سیرت صحابہ کو اپنانے والا ان کی طرح حضرت

ابوہریرہ پیرو کار نہیں ہوتا ؟ حالانکہ یہ قرآن کے بعد دوسرے دین کا بنیادی ذریعہ والا ہے -

اعتراض - یزید کی بیوی ہند نے امام حسینؑ کا ماتم کیا اور نہ یہ بھی

ماتمی ہے -

جواب - یزید کی زوجہ ہند قرآن بھی پڑھتی تھی اور یزید خود تراویح شریف

[illegible]

اعتراض - ماتمی کو۔ ماتمی چڑیاں۔ ماتمی اُلّو۔ شیعہ کتب میں ہے کہ شہادت امام حسینؑ کے بعد اُلّو آبادیوں کو چھوڑ کر ویرانوں میں چلا گیا۔ وہ ماتمی اُلّو ہے۔

جواب - بخاری شریف جلد چہارم ص۱۹۵

فصاحت النخلۃ صیاح الصبی

نبی کریم کے فراق میں ایک کھجور اس طرح روئی کہ جس طرح بچہ چیخ چیخ کر روتا ہے۔

قارئین - اگر فراق نبیؐ کے غم میں کھجور رو سکتی ہے تو غم حسینؑ میں پرندے بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔

اعتراض - ماتمی اُلو۔ ماتمی اُلو

جواب - اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ اعثم کوفی ص۱۵۸ چھاپہ قدیم فارسی

"وسگاں یکسر پلیدش لنگ آوردہ بودند"

ترجمہ: کسی کی لاش پر کتے آئے اور ایک ٹانگ گھسیٹ کر لے گئے۔

نصیب اپنا اپنا۔

سُنّی مذہب میں سال بھر ماتم

اہلسنت کی کتاب گلشن جنات اردو ترجمہ کماالسعادت مصنف

مصنف امام غزالی صفحہ ۳۰ پر ہے :

امام الحرمین نے ۴۷۸ھ میں وفات پائی۔ ان کی وفات کے دن
نیشاپور کے تمام بازار بند ہو گئے اور جامع مسجد کا منبر توڑ دیا گیا۔ ان
کے شاگرد جو چار سو کے قریب تھے سب نے دوات اور قلم توڑ ڈالے
اور سال بھر تک انکے ماتم میں مصروف رہے :

قارئین۔ قلم دوات سے تو ان کی پرانی دشمنی ہے لیکن پتہ نہیں منبر کا کیا
قصور تھا کہ وہ بھی توڑ ڈالا۔ یہ ہیں امام الحرمین۔ ان کا تو ان لوگوں نے سال
بھر ماتم کیا اور مسجد کا منبر بھی توڑ ڈالا۔ نہ صبر کرنے والی آیات یاد رہیں اور
نہ حرمت ماتم کے فتوے۔

لیکن جب امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کا ذکر آئے تو آیات صبر
سنانا اور حرمت ماتم کے فتوے دینا شروع کر دیتے ہیں۔

امیر خدام اہلسنت والجماعت قاضی مظہر کو تو ماتم حسینؑ مظلوم سے سخت
تکلیف ہوئی اور اس کے نتیجہ میں حرمت ماتم پر ایک کتاب بھی لکھ مارا۔
فاضل موصوف نے اس کتاب کے بموجب۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔
بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ کسی مورد کی کوئی حدیث اور کسی محل کی کوئی آیت

دیکھا کہ اس کی دلالت کیا ہے اس کا ماتم حسینؑ سے کوئی ربط بھی ہے یا نہیں۔
قاضی صاحب — چاہیئے تھا کہ آپ شیعان حیدر کرار کے خلاف
زہر اگلنے سے پہلے اپنے مذہب کی کتابوں کا مطالعہ کر لیتے۔

ہم نے حضرت عمرؓ و ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ۔ دیگر صحابہ کرام اور ازواج
نبی کا گریہ کرنا جزع کرنا ماتم کرنا کتب معتبرہ اہلسنت والجماعت سے ثابت
کر دیا ہے۔ لہٰذا ناصبی حضرات کے لئے آپ جو نظریہ رکھتے ہیں وہ پہلے اپنی
بزرگ صحابہ خصوصاً حضرت عمر فاروق اور حضرت ابوبکر اور اپنی اماں بی
بی بی عائشہ کے متعلق ان کے گریہ و ماتم وغیرہ کو دیکھ کر لگا قائم کر لیتے تو زیادہ
عنایت ہوتی۔ یہ تو مناسب نہیں کہ اپنی کتابوں کی روایات سے اور اپنے
بزرگوں کے اقوال و اعمال سے آنکھیں بند کر کے شیعوں کے پیچھے ہی آپ ہاتھ
دھو کر پڑے ہیں۔

آپ کے امام احمد بن حنبل مرے اور ان کے چار سو شاگردوں نے سال بھر
ان کا ماتم کیا۔ کیا وہ چار سو کے چار سو۔ بھی قرآن و حدیث سے جاہل تھے۔
اگر ماتم یا جزع بقول آپ کے کفر ہے یا بدعت تو آپ کے چار سو بزرگ
اس بدعت اور کفر کے کیوں مرتکب ہوئے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں

مقام غور ہے کہ اہلسنت والجماعت کا امام الحرمین مرے تو اہل سنت ماتم بھی کریں۔ گریہ بھی کریں۔ جزع بھی کریں۔ قلم توڑیں۔ منبر توڑیں اور ان کے لئے یہ سب کچھ جائز ہے اور اگر شیعہ غم حسینؑ مظلوم میں ماتم کرکے نبی کریمؐ کو ان کی اولاد کا پرسہ دیں تو یہ بدعت ہے۔

ماتم بلال

اہلسنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۴۲۱ مصنف شاہ عبدالحق محدث دہلوی میں ہے

پس بیروں آمد بلال دست بر سر زناں و فریاد کناں و بود فریاد او از بریدہ شدن امید و شکستن پشت کاشکی نمی زائید مرا مادر من و چوں زائید کاش میمردم پیش ازیں روز

ترجمہ۔ نبی کریمؐ کی جب حالت نازک ہوگئی تو بلال باہر آئے سر پیٹتے ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے اور کہتے جاتے تھے کاش مجھے ماں نہ جنتی اور اگر جنا تھا تو کاش اس دن سے پہلے میں مرجاتا۔

قارئین - ملاں غلام رسول نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ ماتم کی
ت اول ابلیس نے رکھی ہے اور صبر کا رٹہ بھی بڑا لگایا ہے اب ملاحظہ
ئیں کہ بلال صحابی رسول ہیں اور نبی کریم کے مؤذن ہیں تو کیا وہ سب صبر
کی آیات وفات نبی کے روز بھول گئے تھے ؟ اور اگر پہلی اینٹ ماتم کی
لیس نے رکھی ہے تو کیا حضرت بلال نے سنت ابلیس پر عمل کیا ہے ؟
یا کہتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلہ کے ۔

اعتراض - یزید نے بھی ماتم کیا ہے لہذا ماتم کرنا تقلید یزید ہے

جواب - اہلسنت کی معتبر کتاب العقد الفرید جلد ثانی ص ۲۴۲

فغضب یزید و جعل ینکث بلحیتہ

ترجمہ (جناب سجاد کے کسی کلام سے یزید غضبناک ہوا) اور اپنی
داڑھی سے عبث کرنے لگا

ناظرین - اس روایت سے معلوم ہوا کہ یزید کی داڑھی بھی تھی لہذا
ہمارے قاضی سے پوچھئے کہ تمہاری داڑھی کس کی تقلید ہے ۔

امام احمد حنبل پر ماتم

اہلسنت کی مشہور کتاب تاریخ بغداد جلد ۴ ص ۴۲۳

قال سمعت الورکانی یقول یوم مات احمد بن حنبل وقع المآتم والنوح فی اربعة اصناف من الناس المسلمین والیہود والنصاری والمجوس

ترجمہ - جب امام احمد بن حنبل فوت ہوئے تو چار اصناف نے ان پر ماتم برپا کیا۔ اہل اسلام۔ یہود۔ نصاریٰ۔ مجوسی۔

قارئین - ماتم کو بدعت کہنے والے اپنے گھر کی خبر لیں امام احمد بن حنبل کو مارا بھی خود ہے اور پھر ان کا ماتم بھی کیا ہے۔ شاید اسی وجہ سے شیعہ حضرات کو الزام دیتے ہیں کہ مارا بھی خود ہے اور پیٹتے بھی خود ہیں۔ حالانکہ یہ مخالفین ماتم کے بزرگوں کی سنت ہے۔

قاضی مظہر نے اپنے کتابچہ کے صفحہ پندرہ پر لکھا ہے اگر بچہ روتا ہے تو پیشاب و پاخانہ بھی کرتا ہے لہٰذا پیشاب و پاخانہ کی مجالس بھی قائم ہونی چاہئیں۔ قارئین ذرا انصاف کریں جس مولانا کو کلام کرنے کا سلیقہ بھی نہیں وہ بھی قاضی بن گیا۔ امام حسینؑ پر گریہ شیعہ عبادت سمجھتے ہیں کیونکہ امام حسینؑ مظلوم پر گریہ مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۵ میں ہے۔

کہ نبی اکرم نے فرمایا ہے اور جو کلام نبی فرما گئے وہ

کے علاوہ کسی مذہب کی عبادت کو خواہ آپ اپنے عقیدہ میں غلط ہی سمجھیں
لیکن اسے پیشاب و پاخانے سے تعبیر نہیں کیا جاتا۔ لیکن قاضی مظہر اپنے باپ
کی طرح دشمنیٔ اہلبیت میں مشہور و معروف ہے۔

اگر ماتم اتنا جرم ہے تو قاضی صاحب تمہارے امام احمد حنبل کا ماتم کیوں
ہوا۔ جب اپنا مرا تو تمہارے بزرگوں نے ان کے غم میں خوب ماتم کیا نہ تقلید
حنبلیں اور نہ تقلید یزید کی پرواہ کی۔ شیعہ کو تقلید یزید کا طعنہ دیتے ہو احمد حنبل
کا ماتم کرنے والے وہ سارے مسلمان کیا یزیدی تھے۔

آپ کے کسی بزرگ کو ان موقعوں پر نہ قرآن یاد رہا اور نہ حدیث اور شیعہ
اگر امام حسین علیہ السلام کے مصائب کی یاد میں مجلس کرکے رسول کو پرسہ دیتے ہیں
تو قرآن و احادیث کی غلط تاویلات کا سہارا لیکر آل نبی کے خلاف زہر اگلنا
شروع کردیتے ہو۔ تمہارا قرآن کا سہارا لینا ایسا ہی ہے جیسے تمہارے پیرو مرشد
معاویہ ابن ہندہ نے جنگ صفین میں قرآن کا سہارا لیا اور قرآن مقدس کو نیزوں
پر بلند کیا۔ اور تمہارا حدیث کا سہارا لینا ایسا ہی ہے جیسا کہ جناب ابوبکر نے
غلط حدیث کا سہارا لے کر رسول اللہ کی بیٹی فاطمہ زہرا کو ان کے حق سے محروم
کردیا۔ ذکر حسینؑ سے آپ کو تکلیف اس لئے ہے کہ شیعہ ہر سال کیوں کرتے
ہیں۔ بہرحال اس لئے کرتے ہیں تاکہ تم جیسے دشمنانِ اہلبیت شہادت حسینؑ مظلوم کو

ہے۔ اگر ایسا ہے تو روایت یا حدیث پیش کرو۔

امام احمد حنبل کے استاد کا ماتم

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۵ صہ ۲۴۲ پر ہے

حدثنا ابو عبید محمد بن علی الاجری۔ قال سمعت
ابا داؤد یقول عمی ابو معاویہ ولہ اربع سنین فقال
فاقا موعلی ماتم

ترجمہ۔ امام احمد بن حنبل کے استاد محمد بن خازم ابو معاویہ ضریر
یہ وہ بزرگوار ہیں کہ جو شیعہ سے اتنی عداوت رکھتے تھے کہ ایک
مرتبہ خلیفہ ہارون عباسی سے کہنے لگے کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ آخر
زمانہ میں ایک گروہ آئے گا جن کو رافضہ کہا جائے گا۔ اور جوان کو
پائے وہ ان کو قتل کر دے۔ کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ اللہ تعالٰی نے جب
اس بصیرت کے اندھے کی بصارت کو بھی چار سال کی عمر میں ختم کیا تو
کہتا ہے اس وقت مجھ پر ماتم برپا کیا گیا۔

موت عمر پر جنات کا ماتم

ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۷۰، مطبوعہ بغداد میں ہے۔

وعن المطلب بن زیاد قال - رثت الجن عمر فکان فیما قالو

ستبکیک نساء الجن تبکین منتحبات

وتخمشن وجوھا کالدنانیر النقیات

ترجمہ۔ جب حضرت عمر فوت ہوئے تو جنوں نے ان کا مرثیہ کہا ملاحظہ ہو

اے عمر جنات کی عورتیں تجھے رو رہی ہیں بلند آواز سے اور صاف

دیناروں کی طرح اپنے چہرے کو وہ پیٹ رہی ہیں۔

قادئین۔ اگر پیٹنا بدعت ہے تو جنات کی عورتوں کو یہ بدعت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور اہل سنت والجماعت کے بزرگوں کو ایسے جھوٹے افسانے بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ ارباب انصاف حضرت عمر مر گئے ہیں جنات کی عورتیں منہ پیٹ رہی ہیں۔ کتاب اور روایت کے خلاف تحریک خدام اہلسنت والجماعت خاموش ہے اور اگر اولاد نبی بھوکی پیاسی ذبح ہو گئی مستورات ور بچے قید ہوئے۔ لاش امام حسینؑ کئی دن بغیر دفن کے رہی اور جنات ماتم کرے یا اہل تشیع ماتم کرکے نبی پاک کو پرسہ دیں تو شریعت کی مشین گن سے فتووں کی

گولیوں کی بوچھاڑ کی جاتی ہے۔

خالد بن ولید پر سات روز ماتم ہوا

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال جلد ہشتم صفحہ ۱۱۸ مولف شیخ علاؤالدین میں ہے۔

عن ابو عبداللہ بن عکرمہ قال عجبا یقول الناس ان عمر بن الخطاب نہی عن النوح لقد بکی علی خالد بن ولید بمکۃ والمدینۃ نساء بنی المغیرہ سبعا یشققن الجیوب ویضربن الوجوہ واطعموا الطعام تلک الایام حتی مضت ما ینہاھن عمر۔

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ لوگوں پر تعجب ہے کہ نوحہ خوانی سے منع کرنے کی نسبت حضرت عمر کی طرف دیتے ہیں۔ حالانکہ جب خالد بن ولید مرا تو بنی مغیرہ کی عورتوں نے سات روز تک ماتم کیا اپنے سینے پیٹے گریبان چاک کئے اور تقدر نیاز بھی چلتی رہی اور اس نوحہ خوانی اور ماتم سے حضرت عمر نے انہیں بالکل منع نہ کیا۔

قارئین ۔ ماتم کے مخالف ملاؤں کے جب بزرگ فوت ہوئے تو ان پر نوحہ اور ماتم حضرت عمر کے سامنے ہوا بلکہ گریباں بھی چاک ہوئے اور حضرت عمر جیسے سخت گیر نے انھیں منع نہ کیا اور اگر شہادت امام حسینؑ کو یاد رکھنے کے لئے ماتم کیا جائے تو ان ملاؤں کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔ اور خالد بن ولید کی تعریف اہلسنت حضرات بہت کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے حاکم اول کے خاص چیلے تھے اور برسر اقتدار پارٹی اپنے حزب مخالف اہلبیت نبوت کو ان کے مقاصد میں ناکام اور ان کے حقوق پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے اسے استعمال کرتی تھی جب دروازہ سیدہ بنت رسول مقبول کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی تو یہ خالد وہاں بھی حکومت وقت کی مدد کے لئے حاضر تھا۔ اور بیرون مدینہ بھی جو قبائل اہلبیت نبوت کی حمایت کا دم بھرتے تھے۔ مثلاً مالک بن نویرہ کا قبیلہ۔ تو ان کو کچلنے کے لئے بھی حکومت وقت نے اسی خالد بن ولید کو استعمال کیا اور اہل بیت نبوۃ کے وفاداروں کے قتل عام سے حکومت وقت اتنی خوش ہوئی کہ اس کے واجب القتل گناہ سے بھی چشم پوشی کی گئی۔ کیونکہ مالک کے قتل کے بعد خالد نے اس کی بیوی سے زنا کیا تھا اور اسی پر وزیر اعظم نے اسکو معزول کرنے کا مشورہ دیا تھا لیکن صدر گرامی نے اس کے جرم سے چشم پوشی بھی کی اور اپنے خصوصی اختیارات سے سیف اللہ کا لقب بھی عطا کیا۔ اب یہ خالد مرتا ہے اور اس کا ماتم ہو رہا ہے ساری اہلسنت کی تنظیمیں خاموش ہیں اس لئے کہ اپنی پارٹی کا آدمی ہے۔ مذمت ماتم والی یہ ساری

حدیثیں پہلے تو قاضی صاحب اس پر اور اس کے خاندان والوں پر فتو
اب قاضی یہی کہے گا کہ وہ ماتم تو صرف ایک مرتبہ ہوا اور تم ہر سال ماتم
کرتے ہو۔ عرض خدمت یہ ہے کہ ماتم ہو یا مجلس یہ ذکر حسینؑ ہے اور جس چیز
شریعت میں جائز مان لیا جائے اس میں کمی یا زیادتی پر اعتراض معقول نہیں۔ ہاں
اگر شارع خود حد بندی فرما دے تو اس حد سے تجاوز جائز نہیں۔ آپ کی یہ بات
کہ ہر سال ماتم کیوں کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اصل جواز میں آپ کو کوئی اعتراض
نہیں۔ خیر جب اصل جواز آپ نے مان لیا تو اب قرآن و حدیث میں دکھاؤ کہ شارع نے
اس کی کسی خاص مدت تک حد بندی فرمائی ہو۔ دراصل ان بہانوں سے آپ ذکر
حسینؑ چھپانا چاہتے ہیں اور یزید پلید علیہ اللعن جب یہ خون چھپا نہ سکا تو اور کون چھپا
سکتا ہے۔

ماتم اعرابی

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح الزرقانی علی مؤطا امام مالک جلد دوم
مولف امام مالک ابن انس اور شارح سید محمد زرقانی میں ہے
قال جاء اعرابی الی رسول اللہ یضرب نحرہ و ینتف شعرہ
و یقول هلك الابعد

پیٹتا ہوا اور بالوں کو نوچتا ہوا اور کہتا تھا کہ دور رہنے والا ہلاک ہوا اور پھر اسی صفحہ پر اسی شرح میں ہے

زاد دار القطنی ویحثی علی راسہ التراب وفی روایۃ ویلطم وجہہ ویدعو بویلہ قیل فیہ جواز ذلک لمن وقعت لہ مصیبۃ فی الدارین

ترجمہ۔ اور دار قطنی نے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ سر میں خاک ڈالے ہوئے تھا۔

اس روایت میں اس شخص کے لئے جو مصیبت میں مبتلا ہو جواز موجود ہے منہ پیٹنے کا بال نوچنے کا۔ چھاتی پیٹنے کا۔ اب یہ لوگ جو بدعت کی رٹ لگاتے ہیں ذرا پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔ جب چیزوں کو یہ ملاں بدعت کہتے ہیں یہ سب اعرابی نے نبی کریم کے سامنے کی ہیں۔ اگر ان میں گناہ تھا تو نبی پاک نے اس اعرابی کو فوراً منع کیوں نہ کیا۔

وفات عائشہ اور ماتم

رسالہ خدام الدین لاہور ۸ اکتوبر ۱۹۶۰ء مضمون نویس بریرہ خاتون

بعنوان حضرت عائشہ۔

(حضرت عائشہ) ان کے انتقال سے لوگوں کو بہت صدمہ تھا۔
مسروق کہتا ہے اگر بعض مصالح مانع نہ ہوتے تو میں ام المومنین کے
لئے ماتم برپا کرتا۔

فائدہ:

قارئین۔ دیکھا حضرت عائشہ کے ماتم کی تیاریاں۔ اگر ماتم کرنے سے
آدمی دوزخی ہو جاتا ہے تو صحابی کو کیا پڑی کہ مرت حضرت عائشہ پر دوزخی بننے
کی خواہش کرتا۔

سے صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

اعتراض ۔ شیعہ قوم اپنا قیمتی سرمایہ عزاداری پر ضائع کرتی ہے اگر
اس پیسے کو ملت اور وطن کی تعمیر پر خرچ کیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جواب ۔ میدان منیٰ میں ایک ہی روز لاکھوں جانور ذبح ہو جاتے
ہیں اور ان کا گوشت بیکار رہتا ہے اگر اس پیسے کو ملت اور وطن کی تعمیر
میں خرچ کیا جائے تو کیا خیال ہے۔ اگر یاد اسماعیل کو برقرار رکھنے کے لئے
کروڑ ہا روپیہ خرچ کیا جا سکتا ہے تو اہل تشیع شہادت حسین کی یاد کو برقرار
رکھنے...

ماتم کی وصیت

علی بن ابراھیم عن ابیہ عن حماد بن عیسٰی عن حریز وغیرہ

قال اوصی ابو جعفر بثمان مائۃ درھم لماتمہ

فروع کافی صفحہ

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے آٹھ سو درہم کی اپنے ماتم کے لئے وصیت کی

قال ابو جعفر اوصی ان یندب فی الموسم عشر سنین وسائل شیعہ

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے وصیت کی تھی کہ دس برس تک جناب پر ندبہ کیا جائے

قارئین۔ اگر نوحہ یا ندبہ گناہ ہوتا تو معصوم امام اپنے مال سے آٹھ سو درہم اپنے اوپر ماتم کرنے کے لئے مخصوص نہ فرماتے۔ امام کی اس وصیت میں نوحہ وماتم کا جواز یقینی ہے

اہل ماتم کو کھانا کھلانا

وسائل الشیعہ۔ کتاب الطہارۃ

عن العباس بن موسیٰ بن جعفر عن ابیہ فی حدیث

انہ سال عن الماتم فقال ان رسول اللہ قال العشوالی
اھل جعفر طعاما فجرت السنۃ الی الیوم وکان علی
بن الحسین یعیل لحن الطعام للماتم ۔

ترجمہ ۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے اہل ماتم کو طعام دینے کے متعلق
سوال کیا گیا تو امام نے فرمایا کہ یہ جائز ہے ۔ نبی پاکؐ نے جب حضرت
جعفر ابن ابیطالب شہید ہوئے تو اہل و عیال کو جو ماتم میں مصروف تھے
کھانا بھجوانے کا حکم دیا ۔

اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بھی ان مستورات کے لئے
کھانے کا بندوبست کرتے تھے جو ماتم میں مصروف رہتی تھیں ۔

قارئین ۔ جو لوگ ماتم امام مظلوم میں مصروف ہوں اگر ان کو نذر نیاز کھلائی
جائے تو حضرت مُلاں خوب تمسخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ماتم صرف نذر نیاز اڑانے
کے لئے ہی تو ہے لیکن جب ان کے اپنے پیٹ کا مرحلہ آتا ہے تو عجیب عجیب
حدیثیں حلوے کی شان میں اختراع کرتے ہیں ۔

حلوہ اور مُلّاں

ملاحظہ ہو اہلسنت کی معتبر کتاب

من نقم اخاہ لقمۃ حلواہ لم یکن مخافۃ من شرہ ولا رجاء لخیرہ صرف اللہ عنہ سبعین بلوی فی القیامۃ

ترجمہ۔ جو شخص کسی برادر کو یعنی مسجد کے ملاں کو ایک لقمہ حلوہ کھلائے گا تو اللہ روز قیامت اس سے ستر بلا دور کرے گا۔

قارئین۔ دیکھا! اگر فرزند رسول پر کوئی گریہ و ماتم کرے تو اس کے ثواب کا ملاں منکر ہے اور عذاب کا قائل۔ اہل ماتم کو اگر نیاز کھلائی جائے تو اس کے ثواب کا منکر ہے لیکن جب اس کے اپنے دوزخ کو حلوہ سے بھرا جائے تو ایک ایک لقمہ سے ستر ستر بلا دور ہو جاتی ہے

ایک قانون

جب کسی مذہب والوں کو ان کے امام کسی کام کی اجازت دیں تو وہ کام اس مذہب والوں کے لئے شرعاً جائز ہے اور کسی دوسرے مذہب والوں کو اس پر اعتراض کا حق نہیں ہے۔ البتہ وہ امام امام حق ہوں جن کو خدا اور رسول نے امامت دی ہو۔ الیکشن یا شوریٰ یا قہر و غلبہ سے امام نہ بنے ہوں۔

اجازت ماتم مظلوم کربلا

اہل شیعہ کی کتاب وسائل الشیعہ چھاپ قدیم اور کتاب جواہر الکلام جلد چہارم صفحہ ۳۷۰ پر ہے۔

عن صادق۔ ولقد شققن الجیوب ولطمن الخدود الفاطمیات علی الحسین ابن علی وعلی مثلہ تلطم الخدود و تشق الجیوب

ترجمہ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ فاطمہ زہرا کی بیٹیوں نے امام حسینؑ کی مصیبت پر (کربلا میں) اپنے منہ بھی پیٹے اور گریبان بھی چاک کئے۔ اور فرمایا حسینؑ جیسی ذات پاک پر منہ پیٹے جائیں اور گریبان چاک کئے جائیں۔

ناظرین۔ اہل تشیع کے امام جعفر صادق نے شیعہ کو امام مظلوم حسینؑ ابن علیؑ ماتم کی اجازت دی ہے۔ لہٰذا کسی اور مذہب کے علما کے فتاویٰ کا انبار ان کے بیکار ہے۔

آیات اور روایات صریح کی ...

بالکل نہیں اور ہم نے جو یہ روایت وسائل الشیعہ اور جواہر الکلام سے پیش کی ہے
اس میں صراحت ہے کہ حتی مشقد تلطم الخدود وتشق الجیوب کہ امام حسین
جیسی پاک ذات پر منہ پیٹے جائیں اور یہ فرمان کسی زمانے کے ساتھ مقید نہیں
جس کا یہ مطلب ہوا کہ ہر سال محرم میں یا اس کے علاوہ جب بھی کوئی ماتم کرے
تو جائز ہے۔

ارباب انصاف ؛ قادری غلام رسول کا مبلغ علمی دیکھو کہ رسالہ ابتدائے ماتم
کے صفحہ ۵ پر لکھا ہے کہ روافض کی کتاب تحفۃ العوام سے لیکر تہذیب الاحکام تک
ایک حوالہ بھی ایسا نہیں ملتا جس میں امام الائمہ مولا علی شیر خدا سے لیکر امام غائب تک
کسی ایک امام نے ماتم کیا ہو یا مومنین اور مومنات کو حکم دیا ہو۔

ارباب انصاف ۔ امام جعفر صادق شیعوں کے چھٹے امام ہیں اور وسائل و جواہر
دونوں شیعہ کی فقہ و حدیث کی کتابیں ہیں اور میں نے ان دونوں کتابوں میں امام
کا فرمان مومنین اور مومنات کے لئے دکھا دیا ہے میرے اس حوالہ کے بعد اگر
غلام رسول میں کچھ شرم ہے تو ڈوب کر مر جائے

نیز یہی بیان قاضی مظہر کے لئے بھی کافی ہے بشرطیکہ اس میں کچھ نیک
نیتی اور انصاف ہو ۔ ورنہ ایسے لوگوں کو امام پاک ماتم کر کے بھی دکھا دیں تو یہ
ہرگز نہیں مانیں گے ۔

میں مولانا محمد حسین چنیوٹی لکھتے ہیں کہ ماتم کے حرام ہونے پر مؤلف نے نہایت تحقیقی دلائل دیئے۔ جن کا جواب کوئی غالی شیعہ دینے کی جرأت قیامت تک نہ کرے گا۔

چنیوٹی صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ ناصبی اور غالی دونوں پر ہم لعنت کرتے ہیں۔ جہاں تک جواب کا تعلق ہے اگر جواب نام ہے قرآن و حدیث سے کسی شے کے جواز ثابت کرنے کا تو ہم نے قرآن و حدیث دونوں سے جواز ثابت کر دیا ہے اور اگر جواب کا معنی آپ کے ذہن میں کوئی اور ہو تو وضاحت کریں۔

ماتم مستورات بنی ہاشم

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۹۶

فاقام عمر بعد قتلہ یومین ثم ارتحل الی الکوفۃ وحمل معہ بنات الحسین واخواتہ ومن کان معہ من الصبیان وعلی ابن الحسین مریض فاجتازوا بھم علی الحسین واصحابہ صرعی فصاح النساء ولطمن خدودھن وصاحت زینب اختہ یا محمداہ صلی علیک ملائکۃ السماء ھذا الحسین بالعراء

ترجمہ۔ امام حسینؑ کی شہادت

پھر کوفہ کی طرف کوچ کیا اور اس کے ساتھ امام حسینؑ کے بچے اور
بیبیاں بھی اسیر تھیں۔ جب امام حسینؑ اور اصحاب کی لاشوں پر ان سب
کو لے کر گزرے تو سب مستورات روئیں اور اپنے منہ پیٹے اور حضرت زینبؑ
نے فریاد کی یا محمداہ۔

انبیاء اور آئمہ کا ماتم جائز ہے

اہل شیعہ کی کتاب ارشاد المبتدین ص پر ہے

یستثنی من ذالک مولانا ابی عبد اللہ الحسینؑ نقل حسنۃ
عن الصادق کل الجزع والبکاء مکروہ ما خلا الجزع والبکاء
لقتل الحسین۔ روی عن جابر عن الباقرؑ اشد الجزع الصراخ
بالویل والعویل ولطم الوجہ والصدر وجز الشعر وقد یستثنی
الانبیاء والائمۃ کلھم۔

ترجمہ۔ امام فرماتے ہیں کہ اس مذکورہ والی آیت کے حکم سے حضرت
امام حسینؑ مستثنیٰ ہیں بیان کیا زرارہ نے ایک حدیث میں سے امام صادقؑ
فرماتے ہیں کہ ہر جزع اور بکا مکروہ ہے سوائے اس جزع و بکا کے
جو قتل حسینؑ پر ہو۔ خلاصہ یہ کہ تمام انبیاء اور آئمہ اس حکم سے مستثنیٰ

ہیں۔ لہٰذا انبیاء اور آئمہ کا ماتم جائز ہے۔

ماتم میں شرکت حقوق الناس میں سے ہے

فروع کافی ص۲۹

عن عبد اللہ الکاہلی قال قلت لابی الحسنؑ ان امرأتی و امرأۃ
ابن مارد تخرجان فی مأتم فانہاہما فتقول لی امرأتی ان کان
حراما فانہنا عنہ حتی نترکہ وان لم یکن حراما فلای شئ تمنعناہ
فاذا مات لنا میت لم یجئنا احد قال فقال ابو الحسن عن الحقوق
تسألنی کان ابی یبعث امی و ام فروۃ تقضیان حقوق اہل المدینہ

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم سے عرض کی کہ میری اور
ابن مارد کی زوجہ ماتم میں شرکت کے لئے جاتی ہیں۔ جب میں ان دونوں کو
منع کرتا ہوں تو میری زوجہ مجھ سے کہتی ہے کہ اگر ماتم حرام ہے تو ہم کو اس
سے منع کرو ہم رک جائیں اور اگر یہ حرام ہی نہیں تو ہم کو کیوں منع کرتے ہو
جب ہمارا کوئی مرے گا تو ہمارے پاس کوئی نہیں آئے گا۔ امام موسیٰ
نے فرمایا کہ تم مجھ سے حقوق الناس کے متعلق سوال کرتے ہو میرے والد
امام جعفر صادق

بھیجتے تھے تاکہ وہ اہل مدینہ کے حقوق ادا کریں۔

قارئین۔ امام خود بھی فعل حرام نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی فعل حرام کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر ماتم فعل حرام ہے تو حضرت اپنی والدہ اور زوجہ کو ماتم میں شرکت کی اجازت نہ دیتے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اگر محلے میں اور شہر میں کوئی اذیت ہو تو اس کے ورثا کا اہل محلہ پر حق ہے کہ اہل محلہ اس کو جا کر پرسہ دیں

اہلبیت نبی کا بھوکا اور پیاسا ذبح ہو جانا اس سے بڑھ کر کون سا حق ہے کہ ضرور کریں ہر سال عشرہ ایام محرم میں گریہ و ماتم سے نبی کریم کو جناب کی اولاد کا پرسہ دیا جاتا ہے اور یہ پرسہ قیامت تک جاری رہے گا اور دشمن اہل بیت کے نقوش سے بچتے رہیں گے۔

سیدہ زینب نے کربلا میں تین مرتبہ ماتم کیا

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ جلد ہشتم مطبوعہ بیروت ص۱۹۸

اہلسنت کی معتبر کتاب کامل ابن اثیر ص۹

وقال انی رأیت رسول اللہ فی المنام فقال انک تروح الینا

فلطمت وجھھا وقالت یا ویلتنا

گیا تو امام عالی مقام کے پاس سیدہ زینبؑ آئیں عرض کیا کہ ہمارے خیام کے باہر شور و غل کیسا ہے۔ امام نے فرمایا میں نے ابھی ابھی رسول اللہ کو خواب میں دیکھا ہے اور مجھ سے نانا نے فرمایا ہے آپ کل تک ہمارے پاس پہنچنے والے ہیں۔ یہ سنتے ہی بی بی نے اپنا منہ پیٹ لیا اور فرمایا یا ویلتا

۲۔ تاریخ البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۷۷ کامل ابن اثیر صہ۲۳ نیز تاریخ طبری جلد ہفتم صہ ۲۲۳

ولطمت وجہھا وشقت جیبھا وخرت مغشیًا علیھا

ترجمہ۔ جناب زینبؑ نے جب اپنے بھائی سے وہ اشعار سنے جس میں اشارہ تھا جناب کی شہادت کی طرف تو سیدہ زینبؑ نے منہ پیٹا گریبان چاک کیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔

۳۔ البدایہ والنہایہ جلد ۸ صہ ۱۹۳ تاریخ طبری جلد ہفتم صہ ۳۷۰ تاریخ کامل ابن اثیر جلد چہارم صہ۳۲

قال قرۃ بن قیس لما مرت النسوۃ بالقتلی صحن ولطمن خدودھن

سے گزریں تو پھوٹ پھوٹ کر روئیں اور اپنے منہ پیٹے۔

قارئین۔ دیکھا ابن کثیر جیسے متعصب مورخ نے بھی امام مظلوم کی مظلومیت پر سیدہ زینب کے ماتم کو تسلیم کر لیا ہے اور سیدہ زینب باب مدینۃ العلم امیرالمومنین کی دختر بلند اختر ہیں اور سیدہ زہرا ام رسول اللہ کی بیٹی ہیں۔ مجسمہ شریعت کی گود میں پلنے والی شہزادی علم و عمل کے ماحول میں تربیت پانے والی بی بی شریعت سے ناواقف نہیں ہو سکتی۔ جب اس رسول کی نواسی ام المصائب نے نواسۂ رسول کے مصائب کو دیکھا تو بے چین ہو گئی۔ کربلا میں تین دفعہ ماتم کیا اور جب اس نبی کی نواسی کو قید کر کے بازار کوفہ میں لایا گیا تو طبیعت اور بگڑ گئی۔ جب بھائی کے سر کو نوک نیزہ پہ دیکھا تو اپنے سر اقدس کو چوب محمل پہ مارا اور پاک سر سے خون جاری ہو گیا۔

اعتراض۔ سیدہ زینب کو امام حسین نے ماتم سے منع فرمایا تھا کہ لاتلطمی وجہا

جواب۔ اہلسنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۵ مؤلف ابن تیمیہ

فالنھی قد یکون نھی تسلیۃ و تعزیۃ و تثبیت و

بغیر اختیار المعنی

ابن تیمیہ آیت غار کے بحث میں بوکھلا گیا ہے کہتا ہے لا تحزن کے جواب میں نہی ہمیشہ حرمت کے لئے نہیں ہوتی بلکہ کبھی تسلی اور دلاسہ کے لئے ہوتی ہے اگر ابن تیمیہ اس چالیس سالہ بزرگ کے لئے قرآن میں جو نہی آئی ہے اسے تسلی اور دلاسہ مراد لیتا ہے۔ تو سیدہ زینبؑ آخر پردہ نشین ہیں عورت ذات ہیں۔ بھائی شہید ہو گئے بیٹے شہید ہو گئے۔ رشتہ دار شہید ہو گئے۔ عالم مسافرت ہے۔ گرد و نواح میں سب دشمن جمع ہیں۔ گھر میں صرف ایک مرد ہے اور وہ بھی شہادت کے لئے کمر باندھ رہا ہے اگر ایسے حالات میں سیدہ زینبؑ کو امام حسینؑ نے ماتم سے نہی فرمائی ہے تو یہ نہی حرمت کے لئے نہیں اور اس کا عمل معصیت نہیں بلکہ یہ نہی بھی تسلی و دلاسے کے لئے ہے جیسا کہ اس آیت میں بھی نہی ہے ولا تحزن علیھم ولا تک فی ضیق مما یمکرون۔
اے حبیب مخالفوں کی تدبیروں سے آپ تنگ دل نہ ہوں۔ یہ نہی بھی تسلی اور دلاسے کے لئے ہے۔

اگر سیدہ زینب کے حالات اور جناب ابوبکر کے حالات کا تقابل کیا جائے تو انصاف یہ ہے کہ سیدہ زینبؑ کے سامنے تو تمام خاندان کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ ان لاشوں میں بیٹوں کی لاشیں بھی ہیں بھائی اور بھتیجوں کی لاشیں بھی

سادات بھی ہے کوئی مونس وغم خوار باقی نہیں۔ لہٰذا ایسے حالات میں
اگر خواتین پردہ نشین کو رونے پیٹنے سے منع کیا جائے تو یہ بھی یقیناً تسلی
ودلاسہ ہے۔ لیکن جناب ابوبکر تو مرد ہیں۔ محفوظ مقام میں نبیؐ کے ساتھ تقیہ
کئے بیٹھے ہیں تمام خاندان خیریت سے وطن میں ہے۔ سامنے کسی عزیز کی لاش
بھی نہیں ایسے حالات میں جو مرد ہو کر رو کھلا جائے تو یہ یقیناً بزدلی ہے اگر
ایسے مرد کو رونے سے منع کیا جائے تو یہ بھی یقیناً تحریکی ہے۔

کربلا میں نبی زادیوں کا تین دن تک ماتم

وقال الامام والنساء لقائد محمل معبود ان تمرنا على طريق
كربلا فنفعل ذالك حتى وصلوا الى كربلا يوم عشرين من صفر۔
فوجدوا هناك جابر بن عبدالله الانصاری وجماعة من بنی
هاشم فاخذوا باقامة المأتم الى ثلاثة ايام ثم توجهوا
الى المدينة

مقتل ابی مخنف بحوالہ ینابیع المودة ص ۳۵۲

ترجمہ۔ امام علیہ السلام نے شام سے واپسی کے بعد اور تمام مستورات
نے ... کو کربلا کی راہ سے لے جاؤ۔ پس اس ... نے

مستورات اور امام علیہ السلام کو کربلا میں پہنچایا۔ جب یہ قافلہ کربلا میں پہنچا۔ وہاں جابر بن عبداللہ انصاری اور کچھ بنی ہاشم بھی موجود تھے اور تین دن تک کربلا میں ماتم بپا رہا۔

ماتم اور غم حسین میں سر میں خاک ڈالنا سنت نبی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف جلد دوم صـ ۲۸۶

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صـ ۱۱۵ پر ہے

قالت دخلت علی ام سلمہ وھی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رایت رسول اللہ تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول اللہ قال شھدت قتل الحسین انفا

ترجمہ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں بی بی ام سلمہ کے پاس آئی اس حالت میں کہ وہ رو رہی تھی۔ اور میں نے پوچھا آپ کو کس چیز نے رلایا تو جناب سلمہ نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ جناب کے سر اور داڑھی میں مٹی اور خاک تھی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کو کیا ہوا۔ جناب نے فرمایا میں

یا خواب میں۔ حجت ہونی چاہیے۔

نتیجہ۔ بی بی ام سلمےؓ نے بیداری میں حضور کو دیکھا ہوا ہے لہذا خواب میں شیطان ان کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور ان کا خواب حجت ہے۔

وقت مصیبت سر میں خاک ڈالنا سنت حضرت عمر ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب حلیۃ الاولیاء جلد ۲ صفحہ ۵۰ پر ہے

عن عقبۃ بن عامر قال لما طلق رسول اللہ حفصۃ بنت عمر فبلغ ذلک عمر فوضع التراب علی رأسہ وجعل یقول ما یعبأ اللہ بعمر بعدھا۔

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے جناب نبی کریم نے بی بی حفصہ بنت عمر کو طلاق دی اور یہ خبر جناب عمر کو پہنچی تو حضرت عمر نے سر میں خاک ڈالی اور کہنے لگا اب اس کے بعد اللہ کی بارگاہ میں عمر کی کوئی قدر نہیں۔

قارئین۔ طلاق بیٹی کی ایک صدمہ ہے۔ لیکن آل نبی کا گھر جس طرح ویران ہوا اور نواسۂ رسول امام حسین علیہ السلام جس بے دردی سے شہید ہوئے یہ اہل اسلام کے لئے ایک مصیبت عظمیٰ ہے۔

منصف ذرا انصاف فرمائیں کہ حفصہ کی طلاق پر حضرت عمر سر میں خاک ڈالیں تو شرعاً جرم نہیں اور اگر امام حسین علیہ السلام کی یاد میں سر پہ خاک ڈالیں تو بدعت ہے۔

قاضی جی! صحابہ پرستی کی کوئی حد بھی ہے یا نہیں بقول آپ کے حضر مقامات عمر قرآن میں ہیں۔ کیا حضرت عمر نے کوئی ایک بھی نہیں دیکھا تھا۔ کیا نبی کریم نے کوئی درس ہمیر عمر فاروق کو نہیں دیا تھا؟ کتاب مدارج کو تو آپ غیر معتبر کہہ کر ٹل گئے کیا کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابی نعیم کی بھی غیر معتبر ہے۔ دراصل بات حضرت عمر کی ہے۔ ناموس صحابہ کا سوال ہے۔

قاضی جی! تیرہ ذرا آج تک کسی باپ نے بغیر حضرت عمر فاروق کے بیٹی کی طلاق پر سر میں خاک ڈالی ہے؟ حضرت عمر کی یہ بے صبری طلاق حضرت حفصہ پر کیوں ہے؟ دراصل نکتہ وہ ہے کہ جو بخاری شریف میں اس بی بی کی تزویج کے موقع پر مذکور ہے۔

اور اب انصاف! حضرت عمر نے بی بی حفصہ کی طلاق پر سر میں خاک ڈالی ہے اور اس چیز کو دیکھ کر اہلسنت کی تمام تبلیغی خاموش ہیں کیونکہ اپنے خلیفے کی بات ہے اور جب عزاداری امام حسینؑ کا ذکر آتا ہے تو چونکہ وہ نواسہ رسول ہیں اس لئے ان علماؤں کو ان سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا عزاداری بدعت۔ ماتم بدعت۔

ہم آل محمد سے محبت رکھتے ہیں۔

وقت مصیبت حضرت عمر کا سر میں خاک ڈالنا

اہلسنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ رکن چہارم باب پنجم میں ہے

"نقل است کہ حفصہ خاتون درمیان امہات المومنین بہ تندخوئی شہرتی داشت واحیاناً بصحبت شریف آنحضرت طول میشد۔ چنانکہ نہستی بجائی رسید کہ حضرت خواست کہ اورا طلاق دہد۔ در روایتی آنست کہ طلاق داد۔ چوں امیر المومنین عمر ایں معنی معلوم کرد خاک بر سر ریخت و فغاں برآورد کہ بعد ازیں مرا چہ آبرو باشد کہ فرزند من حبالۂ آنحضرت بیرون آمد"

ترجمہ۔ بی بی حفصہ اپنی تند مزاجی کی وجہ سے ازواج نبی میں نمایاں شہرت رکھتی تھیں اور اس سے حضور کو صدمہ ہوتا تھا۔ جناب نے اسے طلاق دے دی۔ جب حضرت عمر کو معلوم ہوا تو روئے بھی اور سر میں خاک بھی ڈالی

قارئین۔ یہ ہیں حضرت عمر جو بیٹی کی طلاق پر سر میں خاک ڈال رہے ہیں۔

اگر بیٹی کی طلاق پر رویا بھی جا سکتا ہے اور سر میں خاک بھی ڈالی جا سکتی ہے تو چونکہ امام حسین علیہ السلام کی لاش پر گھوڑے دوڑائے گئے۔ آپ کے خیام جلائے گئے بچے اور مستورات قید ہوئیں۔ اب اگر اس مصیبت میں گریہ کیا جائے سر میں خاک ڈال جائے تو اس میں کسی کو کیا اعتراض ہے۔

نوٹ۔ قاضی جی ! قادری جی ! کان کھول کر سن و۔ جیبی بولی (رحمۃ اللہ علیہ) غضب میں آ کر طلاق دیں اس کے غم میں آپ کے حضرت عمر سر میں خاک ڈالیں تو سب ساری آیات صبر بھول جائیں اور امام حسینؑ کے غم میں شیعہ ماتم کریں سر میں خاک ڈالیں تو تم ان پر دوزخی ہونے کا فتویٰ دیتے ہو۔ کیا کسی کا ماتم محبت اہل بیت سے کیا یہی اجر رسالت ہے؟ کیا یہی انصاف ہے؟

ماتم حسینؑ میں سیدہ زینب کا خون بہانا

اہلسنت کی معتبر کتاب مقتل ابی مخنف بحوالہ ینابیع المودت صفحہ ۳۴۰ پر ہے۔

فلما رأت زینب رفعا خیرقہ آتو بالروس مقدما تألمت بها جبینها بمقدم الاقتاب فخرج دم منها

جب حضرت زینب کلثوم نے اپنے بھائی کے سر کو دیکھا تو سب سر

کے آگے آگے تھا۔ اب چونکہ بازار کوفہ ہے اور مصیبت کی انتہا ہے
نبی زادیوں پر لوگ صدقہ کی کھجوریں پھینک رہے ہیں۔ قتل امام
مظلوم کی خوشی میں طبل بجائے جا رہے ہیں بازار سجے ہوئے ہیں
نواسۂ رسول کا سر نیزہ پر ہے اور نبی کی نواسیاں سر برہنہ اونٹوں
پر سوار ہیں آل نبی کی بے کسی کا یہ عالم ہے کہ یہود و نصاریٰ بھی رحم
کھا رہے ہیں) ایسی حالت میں ام المصائب نے اپنا سر چوب محمل پر
مارا اور خون جاری ہو گیا۔ بہن کا سر اور بھائی کا سر ہم رنگ ہو گئے

اعتراض۔ اس کتاب کا مؤلف ابی مخنف لوط ابن یحییٰ شیعہ تھا۔
جواب۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشری مولف شاہ عبدالعزیز
دہلوی صفحہ [illegible] پر ہے۔

از شیعہ مخلصین امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نیز تصویب
رائے زید می نمود۔

ترجمہ۔ جن لوگوں نے حضرت زید کی رائے کو درست قرار دیا
تھا ان میں مخلص شیعہ امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھا۔

قارئین۔ اگر کسی کتاب یا روایت کا راوی شیعہ ہو اور وہ کتاب یا روایت

اہل سنت کے نزدیک معتبر نہیں رہی تو پھر صاحب تحفہ نے امام ابو حنیفہ کو
شیعہ مخلص لکھ دیا ہے تو پھر اہل سنت نے انکے مذہب کو معتبر سمجھ کر ان
تقلید کیوں کی ہے۔

اہل سنت کی پرانی عادت ہے کہ جو راوی یا امام کوئی آل محمد کی فضیلت
یا محبت بیان کر دے تو اس پر شیعہ ہونے کا الزام لگا دیتے ہیں۔

غم حسین میں کائنات کا خون بہانا

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۶ مولف ابن حجر مکی میں ہے

قال ابو سعید ما رفع حجر من الدنیا الا و تحتہ دم عبیط و لقد
مطرت السماء دما بقی اثرہ فی الثیاب مدۃ حتی تقطعت و
اخرج الثعلبی زاد ابو نعیم فاصبحنا و جباتنا و جرارنا
مملوۃ دما

ترجمہ۔ ابو سعید کہتا ہے کہ روز قتل حسین جو پتھر بھی اٹھایا اس
کے نیچے تازہ خون ہوتا تھا۔ اور آسمان نے بھی خون برسایا جس کا اثر
مدت تک کپڑوں پر رہا۔ ابو نعیم فرماتے ہیں کہ روز قتل حسین ہمارے

اعتراض۔ غم حسینؑ میں کائنات کا متاثر ہونا بے بنیاد بات ہے
ابن کثیر دمشقی نے البدایہ والنہایہ میں اس کو باطل قرار دیا ہے۔

جواب۔ ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۹۳ امطبوعہ بغداد
قال لما قتل عمر اظلمت الارض فجعل الصبی یقول یا اماہ!
اقامت القیامۃ؟ فتقول لا یا بنی۔

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے جب حضرت عمر قتل ہوئے زمین پر تاریکی چھا گئی
ایک بچے نے ماں سے پوچھا اماں قیامت آگئی؟ ماں نے کہا نہیں
بیٹا حضرت عمر مارے گئے۔

قارئین۔ دیکھا۔ حضرت عمر مارے گئے تو دنیا پر تاریکی چھا گئی اور اہل
سنت کی تمام تنظیمیں خاموش ہیں کیونکہ اپنا جو ہے اور اگر اولاد رسول
بھوکی پیاسی ذبح کی گئی اور ان کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے گئے اور ان
کے غم میں اگر بیان کیا جائے کہ کائنات متاثر ہوئی ہے تو بہتان اور باطیل
کے فتوے لگائے جاتے ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

شاہ فیصل پر خون کے آنسو

اخبار نوائے وقت ۲۵ مارچ ۱۹۷۶ء

وافیصلاہ

العین باکیة من شدة الاحزان — والقلب فی کمد یذیق لوعة النیران

اکبادنا مشویة اذهاننا مفجوعة — فلا سوا الرای واعینا تری العیان

لفقدنا قائدنا المعظم فیصل الجبارة — بمسدس رجل سفیه من بنی الاخوان

ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ ہماری آنکھیں خون رو رہی ہیں۔ دل غم کی آگ میں جل رہے ہیں۔ ہمارے جگر جلتے ہیں۔ ذہن ماؤف ہیں اور ہم بدحواس ہیں کیونکہ ہمارے رہنما فیصل کو ان کے احمق بھتیجے نے پستول کی گولی کا نشانہ بنا دیا۔

قارئین ۔ دیکھا۔ شاہ فیصل مرے ہیں تو ان کے جگر میں سوراخ ہوگئے ہیں اور آنکھوں سے خون برساہے۔ لیکن جب اہل تشیع نواسہ رسول امام حسین کی مصیبت میں واحسیناہ کہتے ہیں تو یہ فتووں کی کتاب اٹھا لیتے ہیں خدا ان کے شر سے بچائے کیا ان کے مذہب میں شہید پر خون کے آنسو رونا ناجائز ہے جبکہ یہ شاہ فیصل کو شہید سمجھتے ہیں۔

حضرت اویس قرنی کا خون بہانا

اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الاولیاء صد۲ مولف شیخ فریدالدین عطار میں ہے۔

"حضرت اویس قرنی کے دانت توڑنے کا ذکر سنیوں کی کتابوں میں صراحت سے موجود ہے جو انہوں نے محبت رسول میں توڑے تھے۔

اعتراض ۔ اگر خواجہ اویس قرنی کی سنت شیعوں کو پسند ہے تو آپ اپنے دانت کیوں نہیں توڑ دیتے ۔ سارا قصہ ہی ختم ہو جائے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

جواب ۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ مطبوعہ مصر چھاپ قدیم صفہ ۱۰۱

وکان الحکم ھذا یرمی بالداء العضال

مروان کا باپ حکم داءِ عضال میں جو کہ ایک خاص مرض ہے اس میں مبتلا تھا۔

اور اسی صفحہ میں لکھا ہے "فانہ صحابی" کہ وہ صحابی بھی تھا۔

قاضی جی! آپ بھی تو ...

مردان کے باپ علم کی سنت پر عمل کریں آنکھیں کھل جائیں گی۔ چودہ طبق روشن
ہو جائیں گے اور اسی سیرت پر عمل کرنے کا پھر کسی کو مشورہ نہیں دیں گے۔

نوٹ۔ اویس قرنی والی روایت کو قاضی جی آپ نے سمجھنے کی کوشش نہیں فرمائی۔ اس
واقعہ سے مقصد یہ ہے کہ حضرت علی شیعہ کے نزدیک معتبر اور جناب عمر اہلسنت
کے نزدیک معتبر اور خواجہ اویس قرنی وہ بزرگ ہیں جن کے اونٹ فرشتے چراتے
تھے۔ اور نبی کریم نے وصیت فرمائی تھی کہ اویس کو کہنا میری امت کے لئے دعا مغفرت کرے
اور جناب عمر نے ان کا ہاتھ بھی چوما ہے ایسا جلیل القدر بزرگ حضرت علی اور
جناب عمر کو بتا رہا ہے کہ میں نے محبت محبوب کی یاد میں تمام دانت اکھیڑ دیئے
ہیں۔ خون بہایا ہے۔

اگر محبت محبوب کی یاد میں اپنے آپ کو زخمی کرنا۔ خون بہانا گناہ ہے تو
حضرت علی اس کو ٹوکتے کہ یہ تو نے برا کام کیا ہے اور نہیں تو حضرت عمر ہی یہ
ٹوک پڑتے کہ یہ بدعت آپ سے پہلے کوئی فضیلت نہیں۔ لیکن حضرت عمر نے اس
کے ہاتھ چومے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے پیاروں کی محبت کی یاد میں جو خون بہائے
اس کے ہاتھ چومنا سنت عمر ہے اور آپ ان کو روافض کہتے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں
کا خاموش رہنا اور اویس قرنی پر اعتراض نہ کرنا اس سے ثابت ہوا کہ محبت
محبوب کی یاد میں خون بہانا اپنے آپ کو زخمی کرنا شریعت میں جائز ہے۔
... روایت کو رد کرنا ہی تھا تو کھو دیتے کتاب

غیر معتبر ہے۔ نہ آپ بانس اور بانسری کے چکر میں پڑتے اور نہ ہم حضرت عمر صحابی رسول کے پول کھولتے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

امام زین العابدین کا غم حسین میں گریبان چاک کرنا

اہلسنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب۔ از حاشیہ تاریخ احمدی

اے یزید مرا یتیم ساختی و رخنہ در دین جدم انداختی پس دست دراز کردہ گریبان جامہ بدرید

ترجمہ۔ دربار یزید میں امام چہارم سید سجاد نے فرمایا کہ اے یزید تو نے مجھے یتیم کیا اور میرے جد کے دین میں رخنہ ڈالا اور حضرت نے ہاتھ بڑھایا اور گریبان جامہ کو چاک کیا۔

امام حسن عسکری کا گریبان چاک کرنا

من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ ۲۶

قد خرج من الدار وقد شق قمیصہ من خلف وقدام

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ امام علی نقی کی وفات پر میں نے امام حسن عسکری کو دیکھا۔ جناب گھر سے باہر آئے اس حالت میں کہ قمیض کا گریبان بھی چاک تھا اور عقب بھی چاک تھا۔

حضرت ہارون پر موسیٰ کا گریبان چاک کرنا

کتب وسائل الشیعہ (کتاب الطہارۃ) باب جواز النوح والبکاء علی المیت (چھاپ قدیم)

کتب ابو عون الابرش قرابۃ نجاح بن سلمہ الی ابی محمد ان الناس قد استوحشوا من شقک علی ابی الحسن فقال یا احمق ما انت و ذاک قد شق موسیٰ علی هارون

ترجمہ۔ جب امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گریبان چاک کیا تو عون ابرش نے آپ کو خط لکھا کہ آپ کے گریبان چاک کرنے سے لوگوں میں کچھ دہشت و اضطراب ہے۔ سرکار نے فرمایا ایسے حالات میں

نے بھی حضرت ہارون کی موت پر گریبان چاک کیا تھا۔

قارئین۔ مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ امام اور نبیؑ کی مصیبت پر گریباں چاک کرنا جائز ہے۔

مصیبت میں دوش سے ردا اتارنا

من لا یحضرہ الفقیہ صـ۳۶

ووضع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم رداءہ فی جنازۃ سعد بن معاذ رحمۃ اللّٰہ علیہ فسئل عن ذالک فقال انی رأیت الملائکۃ قد وضعت اردیتہا فوضعت ردائی

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ نبی کریمؐ نے سعد ابن معاذ کی موت پر دوش سے ردا اتار دی۔ حضورؐ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ انہوں نے سعد کے جنازے میں ردائیں اتار رکھی ہیں لہٰذا میں نے بھی ردا اتار دی۔

کی مصیبت پر اپنی چادر اتار پھینکے تو ہم پھر بھی عرض کر سکتے ہیں۔

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

کیونکہ یہ روایت اسی روایت کے ساتھ تھی جس کا قادری نے حوالہ دیا اگر یہی قادری کی نیت صاف ہوتی تو دونوں روایتیں ایک ہی صفحہ پر تھیں۔ دونوں کو نقل کر عالمانہ جرح کرتا۔

سیاہ پوشی

قارئین۔ غم امام حسینؑ میں سیاہ پوشی کی مذمت پر بڑا زور دیا جاتا ہے کہ یہ لباس آل فرعون ہے۔ دوزخیوں کا لباس ہے حالانکہ یہ صرف غم کی علامت ہے اور ایام محرم میں اہل تشیع کا شعار مذہبی ہے اور غم امام حسینؑ میں سیاہ لباس پہننے سے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں منع نہیں فرمایا اور نہ ہی حدیث پاک میں اسے منع کیا گیا ہے۔ اہل تشیع کو دوزخی اور آل فرعون کہنے والے ذرا اپنے گھر کی خبر لیں۔ انکے ہاں تو یہ ہے کہ داڑھی کو سیاہ خضاب لگانے والا جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا۔ یعنی وہ دوزخی ہے تو پھر کس منہ سے یہ لوگ اہل تشیع پر طنز کرتے ہیں۔

اہل سنت کے مذہب میں ہے کہ سیاہ خضاب لگانے والا جنت کی بُو نہ سونگھے گا

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۲۰ پر ہے

عن ابن عباس قال. قال رسول اللہ یکون قوم یخضبون فی آخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ

ترجمہ ۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی پاک نے فرمایا آخر زمانہ میں (ملانوں کی) ایک قوم ہوگی جو سیاہ رنگ سے خضاب کریں گے اور وہ جنت کی بُو نہیں سونگھیں گے ۔

قارئین ۔ اگر غم حسینؑ میں سیاہ لباس پہننے والا دوزخی ہے تو اسی طرح اس روایت کے بموجب جو ناصبی ملاں داڑھی کو سیاہ خضاب کرتا ہے وہ بھی دوزخی

اہل سنت کے نزدیک داڑھی کو سیاہ خضاب کرنا حرام ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ محمدی احمد رضا جلد ۲ صفحہ ۲۴

سئل عمن خضب لحیتہ بسواد وحناء بعد شیبھا قال یحرم اولا

الا للمجاهد فلا بأس به

ترجمہ:- مولانا موصوف سے سوال ہوا کہ بڑھاپے میں داڑھی کو سیاہ رنگ یا حنا سے خضاب کرنا جائز ہے؟ فرمایا سرخ یا زرد رنگ سے خضاب سنت ہے اور سیاہ رنگ سے خضاب حرام ہے۔ اس حکم سے مجاہد مستثنیٰ ہیں۔

سیاہ لباس کی اسلامی حیثیت

ہم نے کتب معتبرہ اہل سنت سے ثابت کر دیا ہے جیسا کہ ان کے حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ چار یاری مذہب کے خلیفہ سوم حضرت عثمان کی وفات پر ان کے اہل خانہ نے سیاہ لباس پہنا اور حضرت عمر نے بھی سیاہ لباس پہنا تھا کہ شریعت کے بانی خود رسول اللہ بھی سیاہ لباس پہنتے تھے اور حضرت امام حسن نواسۂ رسول بھی سیاہ لباس پہنتے تھے۔ امام اعظم کو موت کے بعد سیاہ کفن ملا۔ موت حضرت عمر پر جنات نے سیاہ پوشی کی۔ ان سب امور کے پیش نظر کوئی ماتمی سیاہ پوش کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جائے تو یہ درپردہ امام حسینؑ کی ذات گرامی سے دشمنی ہے اور انتخاب کی شہادت کا چھپانا مقصود ہے۔ نبیؐ کا کلمہ پڑھنے والو کیا یہی تمہارا اجر رسالت ہے۔ کیا یہی محبت اہل بیت ہے؟

نبی پاک کا سیاہ لباس پہننا

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد جلد اول ص۳۵ مولف محمد بن ابی بکر میں ہے

ولبس الخمیصة المعلمة والساذجة ولبس ثوبا اسود ولبس الفروة المکفوفة بالسندس

ترجمہ (ملخص) نبی پاک منقش چادر بھی پہنتے تھے اور سادہ بھی اور حضور سیاہ لباس بھی پہنتے تھے۔

قارئین۔ قادری صاحب نے اپنے رسالہ کے ص۱۳ پر لکھا ہے کہ یہ لباس فرعون کا ہے اور نیز یہ بھی لکھا ہے کہ یہ لباس جہنمیوں کا ہے۔

جواباً عرض ہے کہ ہم نے اہلسنت کی معتبر کتاب سے ثابت کر دیا ہے کہ نبی پاک سیاہ لباس پہنتے تھے لہٰذا شان نبوت کے ٹھیکیدار بھی جواب دیں کہ اگر سیاہ لباس فرعون کا تھا یا اہل جہنم کا ہے تو پیغمبر اسلام نے سیاہ لباس کیوں پہنا۔

جبرئیل سیاہ لباس میں

اہلسنت کی معتبر کتاب [illegible]

عن انس ابن مالکؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتانی جبرئیل ذات یوم و علیہ قباء اسود و عمامہ سوداء

ترجمہ۔ انس بیان کرتے ہیں نبی پاکؐ نے فرمایا کہ ایک روز میرے پاس جبرئیل
آئے اور وہ سیاہ قبا پہنے ہوئے تھے اور سر پر عمامہ سیاہ تھا اور پاؤں میں
سیاہ جوتا۔

قارئین۔ اگر سیاہ لباس واقعا فرعون کا لباس ہے یا اہل جہنم کا لباس ہے تو جبرئیل
کو کیا پڑی تھی کہ وہ لباس فرعون یا لباس اہل جہنم میں حضورؐ کے پاس آتے۔ لیکن بغض و
تعصب کا یہ سبب ملاؤں کی ذکر حسینؑ کو بند کرنے کے لئے تیاری ہے

حضرت عمر سیاہ لباس میں

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری سنہ ۲۳ھ پر ہے
عن ابی بکر العبسی رایت عمر فی الشمس قائم فی یوم حار
شدید الحر علیہ بردان اسود اسفر ز لواحد وقد لف
علی راسہ اخر
ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ سخت گرمی

کے دن ایک سیاہ چادر باندھے ہوئے تھے اور ایک اوڑھے ہوئے

قارئین۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سیاہ لباس جہنمیوں کا ہے ذرا اپنے گھر کی

لیں یہ لباس حضرت عمر نے بھی پہنا ہے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

غم حضرت عثمان میں سیاہ پوشی

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح شمائل ترمذی ص ۱۶۶ پر ہے

وقد لبس السواد جماعة یوم قتل عثمان وغیرہ۔ کا
الحسن کان یخطب بثیاب سود و عمامہ سوداء

ترجمہ۔ حضرت عثمان کے قتل کے دن ایک جماعت نے سیاہ لباس پہنا جیسا کہ امام حسن سیاہ لباس پہن کر خطبہ دیتے تھے حتیٰ کہ پگڑی بھی آنجناب کی سیاہ ہوتی تھی۔

قارئین۔ روز قتل عثمان صحابہ نے سیاہ لباس پہنا۔ اگر یہ لباس جہنمیوں کا
تو یہ بزرگ صحابہ کس قسم میں داخل ہیں۔ اور امام حسن ان حالات کو بھی

نبی پاک کی کملی سیاہ تھی

اہلسنت کی معتبر کتاب سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ ص ۲۹۵ پر ہے۔

قالت عائشہ کان علی رسول اللہ خمیصۃ سوداء حین اشتد وجعہ

ترجمہ۔ بی بی عائشہ فرماتی ہیں جب حضور پر درد کی شدت تھی اس وقت حضور پر سیاہ چادر تھی

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۱۲ مؤلف مولوی قاضی محمد شوکانی میں ہے

عن عائشہ خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود

رواہ احمد ومسلم الترمذی وصححہ والحدیث یدل علی انہ لاکراھۃ فی لبس السواد

ترجمہ۔ بی بی عائشہ راوی ہیں کہ حضورؐ ایک صبح تشریف لائے اور حضورؐ پر اون کی سیاہ چادر تھی

حضرت شارح فرماتے ہیں کہ یہ دلالت کرتی ہے کہ سیاہ لباس پہننے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

نبی پاک کا عمامہ سیاہ تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف جلد ۱ صفحہ ۲۰۶

اہلسنت کی معتبر کتاب مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۴۳۱

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۲۱۱

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۰۹

اہلسنت کی معتبر کتاب المعجم الصغیر للطبرانی صفحہ ۹ پر

عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور جناب کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

امام ابو حنیفہ موت کے بعد سیاہ لباس میں

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۳ پر ہے

قال لی بشر بن ابی الازھر النیشاپوری رایت ... فی المنام

من ھذہ فقالوا جنازۃ ابی حنیفۃ حدثت بہ ابا

یوسف فقال لا تحدث بہ احد

ترجمہ ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جنازہ

رکھا ہے اور اس پر سیاہ چادر ہے اور اس کے پاس پادری بیٹھے ہیں

میں نے پوچھا کہ یہ جنازہ کس کا ہے انہوں نے بتایا کہ امام ابوحنیفہ کا

میں نے یہ خواب ابو یوسف کو سنایا اس نے کہا اس کا ذکر کسی سے نہ کر

موت حضرت عمر پر جنات کی سیاہ پوشی

ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۷ مطبوعہ بغداد میں ہے

وعن المطلب بن زیاد ۔ رثت الجن عمر فکان فیما قالوا

وتخمش وجوھا کالدنانیر النقیات

ویلبس ثیاب السود بعد القصبیات

ترجمہ ۔ راوی کہتا ہے موت عمر پر جنات نے مرثیہ کہا کہ اے عمر

تیری موت کے غم میں جنات کی عورتیں وہ چہرے پیٹ رہی ہیں جو

جیسے دیناروں کی طرح ہیں اور تیرے غم میں انہوں نے ریشمی لباس

کے بدلے سیاہ لباس پہنا ہے

قارئین۔ دیکھا اپنا مارا ہے تو کیسے افسانے بناتے۔ اگر سیاہ لباس اہل جہنم کا ہے تو موت عمر پر جنات کو اہل جہنم کا لباس پہننے کی کیا ضرورت تھی اگر یہ لباس فرعون کا ہے تو جنات موت عمر پر فرعونی کیوں بن گئے۔

ارباب انصاف: حضرت عمر چونکہ اپنا ہے اس لئے تمام خطیبیں روایت اور کتاب کے خلاف خاموش ہیں لیکن جب عزاداری امام مظلوم کا تذکرہ ہوتا ہے تو یہی سیاہ پوشی دشمنان حسینؑ کو چبھتی ہے۔ اسی کا نام ہے دشمنی اہل بیت

امام حسن کا سیاہ لباس پہننا

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح شمائل ترمذی ص ۱۰۶

وقد لبس السواد جماعة یوم قتل عثمان وغیرہ کالحسن کان یخطب بثیاب سود وعمامة سوداء

ترجمہ۔ امام حسن سیاہ لباس پہن کر خطبہ دیتے تھے۔ اور جناب کا عمامہ سیاہ ہوتا تھا۔

قارئین

آپ کو معلوم رہے آل نبی اور حضرت رسول حضرت امام حسنؑ بھی سیاہ لباس پہنتے
کی عزاداری کی مخالفت میں یہ ملاں اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ آل نبی اور دودھ
غم میں ان کے لواحقے اڑا دیا ہے۔

غم حسینؑ میں نبی زادیوں کا سیاہ لباس

اہل تشیع کی کتاب الحدائق الناضرۃ جلد ۴ صفحہ ۴۲ پر ہے

ثم اقول لا یبعد استثناء لبس السواد فی ماتم الحسین من
هذه الاخبار لما استفاضت به الاخبار من الامر باظهار
شعائر الاحزان ویؤیده ما رواه شیخنا المجلسی عن البرقی
فی الکتاب المحاسن ۔ انه روی عن ابن زین العابدین
انه قال لما قتل جدی الحسین المظلوم الشهید لبسن نساء
بنی هاشم فی ماتمه لباس السواد ولم یغیرن لها فی
حر او برد وکان الامام زین العابدین یصنع لهن الطعام
فی الماتم ۔

مصنف فرماتے ہیں کہ غم حسینؑ میں سیاہ لباس پہننا کراہت والی روایات
سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روایات مستفیضہ میں مروی ہے کہ غم حسینؑ میں علامات

غم کو ظاہر کیا جائے ۔ نیز وارد ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو بنی ہاشم کی عورتوں نے سیاہ لباس پہنا اور اس سیاہ لباس کو گرمی و سردی میں تبدیل نہیں کرتی تھیں ۔ مستورات ماتم میں شریک رہتی تھیں اور امام زین العابدین ان کے لئے کھانے کا انتظام فرماتے تھے ۔

بی بی کا کلمہ پڑھنے والو تمہارے نبی کی نواسیاں مصیبت مظلوم کی یاد میں کافی تک سیاہ لباس میں رہیں اب تمہاری مرضی نبی زادیوں کے متعلق جو فیصلہ کرو ۔

مقامات مقدسہ کی عظمت

انّ اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدیً للعالمین فیہ آیات بینات مقام ابراھیم ـ پ ۴ سورہ آل عمران رکوع ۱۰

ترجمہ ۔ خدا کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہ جو مکہ شریف میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے جس میں کھلی نشانیاں ہیں ۔ مقام ابراہیم ہے اس میں جو آئے امن والا ہو جاتا ہے

ابن کثیر اردو پ ۴ صـ

قارئین ۔ اس آیت سے [illegible]

مقام ابراہیم اور قدرت کی دوسری نشانیاں ہیں۔

مقام ابراہیم کی عظمت

تفسیر کبیر جلد سوم ۳۸ میں ہے۔

مقام ابراہیم وھو الحجر الذی وضع ابراہیم قدمہ علیہ فجعل اللہ ما تحت قدم ابراہیم علیہ السلام من ذالک الحجر دون سائر اجزائہ کا الطین حتی غاص فیہ قدم ابراہیم علیہ السلام وھذا مما لا یقدر علیہ الا اللہ ولا یظہرہ اللہ الا علی الانبیاء ثم لما رفع ابراہیم قدمہ عنہ خلق فیہ الصلابۃ الحجریۃ مرۃ اخری۔ ثم انہ تعالی ابقی ذالک الحجر علی سبیل الاستمرار والدوام فہذہ انواع من الایات العجیبۃ والمعجزات الباہرۃ اظہرھا اللہ سبحانہ فی ذالک الحجر۔

ترجمہ۔ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس میں حضرت ابراہیم نے قدم رکھا اور اللہ نے اس جائے قدم کو سوائے دوسرے اجزا کے مٹی کی طرح نرم کر دیا اور قدم مبارک اس میں دھنس گیا اور یہ ایک معجزہ ہے پھر جب قدم اٹھایا تو اللہ تعالے نے اس میں پتھر والی سختی لوٹا دی۔

اور پھر اللہ نے اس پتھر کو باقی رکھا ہے۔ علی الدوام

قارئین۔ جس سرزمین میں ایسا پتھر ہو کہ جس پتھر میں نبی کے قدم کا نشان موجود ہو اگر وہ سرزمین متبرک ہے تو جس زمین میں ہمارے نبی کا جسم اقدس دفن ہو جیسے مدینہ منورہ۔ یا کسی امام کا بدن اطہر دفن ہو جیسے نجف اشرف۔ کربلا معلےٰ۔ سامرا و کاظمین و مشہد تو وہ زمین بھی بابرکت اور محترم اور لائق زیارت ہے۔

انبیاء اور حضرت علی کے گھر کی عظمت

فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ یسبح لہ فیہا بالغدو والاصال

پارہ ۱۸ سورہ نور آیت ۳۶ رکوع ۱۱

ترجمہ۔ ان گھروں میں جن کے ادب و احترام کا اور نام خدا کا لیئے جانے کا حکم خدا ہے وہاں صبح و شام خدا کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا مساجد کے علاوہ بھی کچھ گھر ایسے ہیں جن کی تعظیم کی جائے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور صفحہ جلد پنجم

عن انس بن مالکؓ قال قرا رسول اللہ ھذہ الاٰیۃ فقال

الیہ رجل فقال ای بیوت ھذہ یا رسول اللہ قال بیوت الانبیاءؑ

فقال الیہ ابوبکر فقال یا رسول اللہ ھذہ البیت منھا

البیت علی وفاطمہ قال نعم من افاضلھا

ترجمہ۔ نبی کریم نے اس آیت کو پڑھا ایک آدمی کھڑا ہو گیا عرض کی

جناب جن کے ادب واحترام کا حکم ہے وہ کون سے گھر ہیں۔ فرمایا نبیوں

کے گھر ہیں۔ جناب ابوبکر نے عرض کی حضور یہ حضرت علیؑ و فاطمہؑ کا

گھر بھی ان گھروں میں ہے؟ فرمایا ہاں "من افاضلھا" ان میں سے

افضل گھروں میں سے ہے۔

قارئین۔ جو گھر امیرالمومنین حضرت علیؑ اور سیدہ زہراؑ کی رہائش کے لئے

مختص تھی اس کی عظمت اور ادب واحترام کی گواہی قرآن پاک اور نبی کریمؐ

نے دی ہے اسی طرح جو گھر جناب علیؑ اور جناب فاطمہ زہراؑ اور ان کی اولاد

کے ذکر کے لئے مختص کیا جاتا ہے اہل تشیع اس کا بھی ادب واحترام کرتے ہیں

مقام کا نام امام بارہ ہے۔

عظمت قبر جناب موسیٰ کاظمؑ

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۱۲۰ پر ہے

اخبرنا احمد بن جعفر بن حمدان القطیعی قال سمعت الحسین بن ابراہیم ابا علی الخلال یقول ما ھمنی فقصدت قبر موسیٰ بن جعفر فتوسلت به الا سهل الله تعالیٰ لی ما احب

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو علی خلال سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب مجھے کوئی مشکل درپیش ہو تو میں امام موسیٰ کاظم کی قبر کی زیارت کے لئے جاتا ہوں اور جناب کی قبر کو وسیلہ بنا کر اللہ کی بارگاہ میں سوال کرتا ہوں۔ بس میری وہ مشکل حل ہو جاتی ہے

قارئین۔ جس طرح جمعۃ المبارک یا وقت سحر یا دیگر اوقات کو قبولیت دعا میں خاص دخل ہے اسی طرح کعبۃ اللہ اور مساجد و دیگر مقامات کو قبولیت دعا میں ایک خاص دخل ہے اور انہی مقامات میں وہ مقام بھی داخل ہے جس جگہ نبی یا امام کو دفن کیا گیا ہو۔

امام شافعی اور قبر جناب امام موسیٰ کاظمؑ

اہلسنت کی مشہور کتاب مسند ابو حنیفہ صفحہ ۱۰۶ حاشیہ ملا

مشکوٰۃ شریف باب زیارت قبور صفحہ ۱۳۹ جلد ۱ حاشیہ ملا

قال الشافعی قبر موسیٰ کاظم تریاق مجرب لاجابۃ

ترجمہ ۔ امام شافعی فرماتے ہیں دعا کے قبول ہونے کے لئے قبر حضرت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مجرب دوا ہے ۔ یعنی مجرب وسیلہ ہے

قارئین ۔ امام شافعی نے تشریح کر دی کہ اہل بیت نبوت کے جو افراد ہیں ان

کی قبور کو وسیلہ بنانا اور دعا مانگنا شرعاً جائز ہے ۔

شہدا کی قبروں پر جناب سیدہ زہراؑ کا آنا

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ النہایہ جلد دوم صفحہ ۲۵ پر تحریر ہے

وکانت فاطمۃ بنت رسول اللہ تاتیھم فتبکی عندھم

وتترضو لھم

ترجمہ ۔ سیدہ زہرا خاتون جنت شہدائے احد کی قبروں پر تشریف

لاتی تھیں اور ان کے لیے گریہ کرتی تھیں اور دعائے خیر بھی فرماتی تھیں۔

قارئین۔ معلوم ہوا کہ شہدا کی قبروں پر جا کر گریہ کرنا سنت اہل بیت ہے اگر کوئی قادری یا قاضی یہ کہے کہ شہدا جنت میں پہنچ جاتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں۔ لہذا ان پر گریہ بدعت ہے۔ اس نظریے میں در پردہ شہدائے کرام سے دشمنی ہے ورنہ آیات صبر کو خاتون جنت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ ان لوگوں سے زیادہ سمجھتی تھیں۔

نبی زادے کی قبر پر انکی زوجہ کا سال بھر خیمہ لگانا

اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۷۷

ولما مات حسن ابن الحسن ابن علی ضربت الامرأة القبہ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت

ترجمہ۔ جب امام حسینؑ کے فرزند حضرت حسنؑ نے انتقال کیا تو ان کی زوجہ نے ان کی قبر پر سال بھر خیمہ لگایا اور روزانہ ان کی قبر پر آتی تھیں اور اظہار عقیدت پیش کرتی تھیں۔

الظاہر انہ لاجتماع الاحباب للذکر والقراءۃ و حضور الاصحاب للدعاء بالمغفرۃ والبرکۃ واما حمل فعلہا علی العبث المکروہ کما نسب الی محمد بن الحنفیۃ فلا یلیق بصنیع اہل بیت

ترجمہ۔ حدیث مذکور کے متعلق صاحب مرقات فرماتے ہیں کہ بی بی کا قبر پر خیمہ لگانا اس غرض سے تھا کہ وہاں احباب و اصحاب ذکر و قرات اور دعا کے لئے اکٹھے ہوں اور اس حدیث کو جس طرح ابن حجر نے ایک فضول اور مکروہ فعل پر محمول کیا ہے۔ ایسا کرنا اہلبیت کے افعال کے مناسب نہیں ہے۔

ابو حنیفہ کی قبر پر امام شافعی کی حاضری

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد اول صفحہ ۱۲۳ پر ہے

انبانا علی بن میمون قال سمعت الشافعی یقول انی لاتبرک بابی حنیفۃ واجئ الی قبرہ فی کل یوم یعنی زائرا فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وجئت الی قبرہ وسالت [illegible] عنی حتی تقضی [illegible]

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام شافعی سے سنا کہ قبر امام ابو حنیفہ میرے لئے باعث برکت ہے۔ کوئی مشکل پیش آئے تو میں ان کی قبر کی زیارت کے لئے جاتا ہوں اور دو رکعت نماز پڑھ کر خدا سے دعا مانگتا ہوں تو وہ مشکل حل ہو جاتی ہے۔

قارئین۔ اگر ابو حنیفہ کی قبر کو امام شافعی متبرک سمجھ کر وسیلہ بنا سکتے ہیں حالانکہ امام ابو حنیفہ کا پیغمبر کے ساتھ کوئی خونی رشتہ نہیں تو پھر امام حسین علیہ السلام جن کی شان میں نبی اکرم نے فرمایا کہ الحسین منی وانا من الحسین اور امام حسین علیہ السلام میں نبی کا خون بھی اور گوشت بھی ہے اور وہ امام بھی ہیں تو جناب کی قبر کو متبرک سمجھ کر وسیلہ بنانا بدرجہ اولیٰ جائز ہے۔

اعتراض۔ قبروں کو بوسہ دینا یہود و نصاریٰ کی عادت ہے اور اسی طرح قبر پہ ہاتھ رکھنا فتاویٰ عالمگیری شاہ ولی پیر گیلانی اور امام غزالی گواہ ہیں۔

جواب۔ یہود و نصاریٰ اپنی کتب سماوی تورات و انجیل کی عزت بھی کرتے ہیں۔ اگر ہر بات میں ان کی مخالفت مقصود ہے تو چاہیئے۔ قاضی اپنی آسمانی کتاب قرآن مجید کی عزت کرنا چھوڑ دیں۔

مقامات مقدسہ کا چومنا

نور الابصار شیخ محمد مہدی الحائری ص۹۹ پر ہے

وکان ھذا عصا رسول اللہ اردت التبرک بہ فوثب ابو حنیفہ وقال اقبلھا یا ابن رسول اللہ ھذا عصا رسول اللہ فحسر ابو عبداللہ عن ذراعیہ ثم قال واللہ لقد علمت ان ھذا البشر رسول اللہ وان ھذا من شعرہ ما قبلتہ وتقبل عصا

ترجمہ ۔ امام اعظم نعمان ابن ثابت امام جعفر صادقؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ۔ جناب کے پاس عصا دیکھ کر کہا کہ اس عصا کی آپ کو کیا ضرورت ہے امام نے فرمایا یہ رسول اللہ کا عصا ہے اور میں نے اسے متبرک سمجھ کر رکھا ہے ابو حنیفہ امام اعظم کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ میں اسے چومتا ہوں چونکہ یہ نبی کا عصا ہے امام صادقؑ نے آستین بازوؤں سے الٹ کر فرمایا اے ابو حنیفہ البتہ تو جانتا ہے کہ میرے ان بازوؤں میں نبی کا گوشت پوست ہے اسے نہیں چومتا اور عصا چومتا ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہ کوئی شے ہو جب نبیؐ کے جسم
مقدس سے مس ہو جائے تو امام اعظم کے نزدیک وہ چومنے کے قابل ہے۔
ارباب انصاف — مقام غور ہے اگر کسی مٹی میں امام یا نبی کا جسم اقدس
دفن کیا جائے تو کیا پھر وہ مٹی چومنے کے قابل نہیں؟ کربلا میں امام مظلوم کا زخمی
بدن معہ دیگر شہداء کے دفن ہے اس لئے شیعہ کربلا کی مٹی کو چومتے ہیں۔ مقصد
صرف احترام ہے جس طرح قرآن کے احترام سے اس کا غلاف چوما جاتا ہے۔
اگر کسی قادری یا قاضی کو اس سے اختلاف ہے تو وجہ ظاہر ہے اور وہ
سوائے دشمنی اہلبیت کے اور کیا ہو سکتی ہے۔

اولیاء اللہ کو وسیلہ بنانا

یا ایها الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلہ

ترجمہ۔ ایمان والو خدا سے ڈرو اور ڈھونڈو اس کی طرف وسیلہ

قارئین۔ قاضی الحاجات کو خدا سمجھا جائے اور اللہ کے نیک بندوں
کو وسیلہ اور شفاعت کے عنوان سے اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے تو اس
میں کوئی حرج نہیں۔ علمائے اہلسنت: آئمہ اہلبیت اور حضرت عمر فاروق کا
عمل اور روایات کا مجموعہ [illegible]

حضرت عمر کا حضرت عباس کو وسیلہ بنانا

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۳ پر ہے

عن انس رضی اللہ عنہ ان عمر ابن خطاب کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون

ترجمہ۔ انس فرماتے ہیں کہ جب مدینے میں قحط پڑا تو حضرت عمر ابن خطاب نے عباس ابن عبد المطلب کو وسیلہ بنا کر دعا مانگی اور کہا اے خدا یا تیرے حضور میں تیرے نبی کو وسیلہ بناتے تھے پس تو ہمیں سیراب فرماتا تھا اسی طرح ہم اب نبی کے چچا کو وسیلہ بنا کر سوال کرتے ہیں تو ہمیں سیراب کر۔ راوی کہتا ہے کہ اس دعا کے بعد اہل مدینہ سیراب کئے گئے۔

دیکھو۔ اہلسنت میں ایک طبقہ زیادہ تر وسیلے کا منکر ہے اور ڈائرکٹ خدا تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بات ناممکن ہے اور قرآن کے بھی خلاف ہے قرآن نے قرآن مجید میں بھی وسیلہ ڈھونڈنے کا حکم دیا ہے اور اسی حدیث میں

حضرت عمر بن خطاب کا جناب عباس کو وسیلہ بنانا محتاج وضاحت نہیں۔

اسی طرح مراسم عزاداری بجالا کر شیعہ امام حسین علیہ السلام سے عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہیں اور امام حسین علیہ السلام کو اللہ کے حضور میں وسیلہ سمجھتے ہیں اور حاجات خدا سے طلب کرتے ہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صفحہ ۱۰۷ پر ہے۔

ثم خرج وعلی امامہ بین یدیہ والحسن عن یمینہ والحسین یسارہ و بنو ھاشم خلف ظہرہ فقال یا عمر لا تخلط بنا غیرنا

علامہ ابن حجر نے تاریخ دمشق کے حوالے سے واقعہ مذکور کو ایک دوسرے انداز سے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ ۱۷ھ میں جب قحط شدید ہوا تو حضرت عمر جناب عباس ابن عبد المطلب کے دروازے پر آئے دق الباب کیا۔ عباس نے پوچھا کون ہے۔ کہا کہ عمر۔ پوچھا کیوں آئے ہو۔ کہا کہ آپ کے وسیلے سے بارش طلب کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا بیٹھ جاؤ۔ اور پھر جناب بنی ہاشم کو جمع کر کے اچھے لباس پہنائے خوشبو لگوائی اور پھر اس شان سے نکلے امیر المومنین علی ابن ابیطالب عباس کے آگے آگے تھے۔ امام حسن دائیں اور امام حسین بائیں طرف اور جناب بنی ہاشم جناب کے پیچھے پیچھے اور جناب عباس نے عمر سے کہا ہم میں کوئی غیر نہ ہو۔

انتہا بقدر الحاجت

قارئین۔ معلوم ہوا کہ جناب عباس ابن عبد المطلب کی توسل کے بغیر

جناب عمر خدا تک نہ پہنچ سکے اور جناب عباس بھی امیر المومنین علی ابن ابیطالب اور ان کی پاک اولاد کے توسط کے بغیر خدا تک نہ پہنچ سکے۔ نتیجہ یہ نکلا خواہ کوئی نبی کا چچا ہو یا سوہرا ہو یا کوئی اور رشتہ دار یا عام مسلمان صحابی ہو یا غیر صحابی بغیر پنجتن پاکؑ کے وسیلہ اور مدد کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔

امام احمد حنبل کا قمیض

اہلسنت کی معتبر کتاب حیواۃ الحیوان کے صفحہ[۱۲] پر ہے

ولکن غسلہ و اُتنی بہ فغسلتہ و اُتیتہ بالماء فافاضہ علی سائر جسدہ

امام شافعی نے جب ربیع نامی قاصد کو خط دے کر بھیجا اور وہ بغداد میں امام احمد حنبل کے پاس پہنچا اور پھر امام احمد نے اسے اپنا قمیض دیا قاصد جب امام شافعی کے پاس پہنچا تو امام صاحب نے فرمایا کہ اس قمیض کو دھو کر اس کی میل کچیل والا پانی لاؤ۔ جب وہ غسالہ لایا گیا تو امام شافعی نے اس پانی کو اپنے بدن پر بہایا۔

قارئین۔ امام احمد حنبل کا پسینہ والا کرتہ دھو نچوڑ کر وہ پانی امام شافعی

جنس کی اس میں فضیلت ہے اور جس مٹی پر امام حسینؑ کا زخمی بدن تڑپتا رہا اگر اس مٹی کو کوئی چوم لے تو عزت کے فتووں کی بھرمار ہو جاتی ہے۔

کربلا کی مٹی

اعتراض۔ کربلا کی مٹی پر امام حسین علیہ السلام کے دشمنوں کا خون بھی گرا ہے اس لیے اس کا کوئی احترام نہیں ہونا چاہیے۔

جواب۔ قرآن پاک میں دشمنان خدا کا بھی ذکر ہے مثلاً شیطان، فرعون ہامان، وغیرہ لیکن اس کے باوجود سارے قرآن کا احترام کیا جاتا ہے۔

چونکہ قرآن پاک میں دشمنان خدا کا ذکر ہے شاید اسی لیے اہلسنت کی کتاب فتاویٰ قاضی خاں میں قرآن مقدس کی کتابت بابول جائز قرار دی گئی ہے حالانکہ اس کے بارے میں واضح حکم ہے لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ پارہ ۲ سورہ البقرہ

قارئین۔ اس آیت کی دلالت تابوت کی عظمت پر یقینی ہے۔

تابوت کیا چیز ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۱۹

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۲۱۹

وکانت قصۃ التابوت علی ما ذکرہ علماء السیر والاخبار
ان اللہ تعالیٰ انزل علی آدم علیہ السلام تابوتاً فیہ صورۃ الانبیاء
علیہم السلام وکان التابوت من خشب الشمشاد طولہ ثلاثۃ
اذرع فی عرض ذراعین فکان عند آدم ثم صار الی شیث ثم
توارثہ اولاد آدم الی ان بلغ ابراھیم علیہ السلام ثم کان عند اسمٰعیل
لانہ کان اکبر اولاد ثم صار الی یعقوب ثم کان فی بنی اسرائیل
الی ان وصل الی موسیٰ علیہ السلام فکان یضع فیہ التوراۃ و
متاعاً من متاعہ ثم کان عندہ الی ان مات ثم تداولہ
انبیاء بنی اسرائیل الی وقت اشمویل۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم پر ایک ایسا تابوت نازل فرمایا کہ
جس میں تمام انبیاء کی تصاویر تھیں اور وہ شمشاد کی لکڑی سے بنا ہوا تھا
تین ہاتھ اس کی لمبائی اور دو ہاتھ چوڑائی تھی وہ حضرت آدم کے بعد
شیث تک پہنچا۔ پھر وہ حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل حضرت یعقوب
تک پہنچا اور پھر حضرت موسیٰ تک پہنچا۔ جناب اس میں تورات اور دیگر

سامان رکھتے تھے۔

قارئین ۔ اس آیت اور روایت سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کی تصاویر خود رب قادر نے بنا کر حضرت آدم کی طرف پہنچائیں اور جناب آدم اور ان کی اولاد ان تصاویر کی عزت کرتے تھے۔ تو انبیاء کی شبیہوں کا احترام کرنا ایک امر مسلم ہو گیا اور اس مقام میں اہلسنت کی تمام تنظیمیں خاموش ہیں اور شریعت کی تڑپ کا دعویٰ بھی نہیں لیکن جب اہل تشیع اولاد نبی کی مظلومیت کو یاد دلانے کے لئے اس واقعہ کربلا کی بعض شبیہیں بناتے ہیں اور مقصود ان شبیہوں سے واقعات کربلا کا ذہن میں لانا ہے ورنہ شیعہ کسی شبیہ کو معبود نہیں سمجھتے۔

ارباب انصاف ۔ انبیاء کی شبیہیں تو یاد رہیں لیکن اولاد نبی کی مظلومیت کو یاد کرنے کے لئے وہ شبیہیں یاد نہیں۔ یہ دین اسلام نہیں ہے بلکہ آل نبی سے بغض اور نام سے محبت اور مذہب سے دشمنی ہے۔

شبیہ ذوالجناح

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۙ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۙ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۙ
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ پ۳۰ سورہ العٰدیٰت

کی قسم کھا کر ان گھوڑوں اور غازیوں کی عظمت کو بیان فرمایا ہے معلوم ہوا کہ جب میدان جہاد کے غازی کی تعریف کی جائے تو ساتھ ساتھ اس کے گھوڑے کا ذکر بھی خدا کو محبوب ہے۔ اہل تشیع عاشورہ کے دن بنوامیہ کے ظلم کے خلاف میدان کربلا میں جہاد کرنے والے غازیوں کو یاد کرتے ہیں تو ان کے ذکر کے ساتھ ساتھ ان وفا شعار گھوڑوں کا ذکر کرتے ہیں جو میدان کربلا میں بھوکے پیاسے رہے اور میدان جنگ میں غازیوں کی طرح تیر و نیزے کھاتے رہے۔

ارباب انصاف۔ روز عاشورہ گھوڑے کی شبیہ یہ بھی کربلا میں شہید ہونے والے مظلوموں کی مظلومیت کا ایک نقشہ ہے کسی واقعہ کی یاد برقرار رکھنے کے لئے نقشہ بنانا شرعاً جرم نہیں۔

شبیہ مبارک کا جواز

قارئین۔ شبیہ مبارک کی حرمت پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اسے بت پرستی سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ کسی چیز کے تذکرہ و تعلیم اور اس کی یاد کے کئی طریقے ہوتے ہیں۔ ۱۔ زبانی اس کا تذکرہ کرنا۔ ۲۔ اس کا بقدر ضرورت نقشہ بنا لینا

عزاداری امام مظلوم میں شبیہ مبارک کو ذریعہ تعلیم سمجھا جاتا ہے۔ ذوالجناح سے مقصد امام مظلوم کے اس وقت مظلومیت کی یاد تازہ کرنا ہے جس وقت سرکار

کی مصیبت زدہ بہنوں اور بیٹیوں نے جب گھوڑے کو خالی زین دیکھا تو نبی زادیوں
نے ماتم حسینؑ کیا۔

علم مبارک کی شبیہ سے غرض اس وقت مصیبت کی یاد کو تازہ کرنا ہے جس
وقت امام مظلوم اپنے سپہ سالار کی شہادت کے بعد اپنا علم اٹھا کر خیمہ میں لائے
تو پریشان حال مستورات اور تشنہ لب بچوں نے اس علم کو دیکھ کر گریہ و نوحہ کیا۔
اور جھولا کی شبیہ سے غرض یہ ہے کہ اس وقتِ مصیبت کی یاد تازہ کی جائے
جب امام مظلوم کے کمسن بچے کی شہادت ہوئی تھی اور اس کے خالی جھولے کو دیکھ
کر گریہ فرمایا تھا۔

خلاصہ یہ کہ تمام قسم کی شبیہ ہائے مبارک سے اہلبیت کے ایک خاص وقتِ
مصیبت کی یاد کو تازہ کیا جاتا ہے۔ ہم شبیہ مبارک کو معبود نہیں جانتے اور
اس کی پوجا نہیں کرتے۔ معبود خداوند وحدہٗ لاشریک ہے اور عبادت صرف اسی
کی ہے۔ ہم شبیہ مبارک کو جو بوسہ دیتے ہیں اور اس کا احترام کرتے ہیں تو اس
لحاظ سے اقبل ذا الجدار و ذا الجدار ما حب الدیار شغفن قلبی ۔ ولکن
حب من سکن الدیار — دیار محبوب کو چومتا ہوں نہ اس لئے کہ اس دیار کی
محبت دل میں جا گزیں ہے بلکہ ساکنین دیار کی محبت دل میں جا گزیں ہے
شبیہ کا بوسہ اسی غرض سے ہے کہ یہ ہمیں مصائب آل محمدؐ کی یاد تازہ کراتے

ہے تو ہم اسے یہی مشورہ دیں گے کہ وہ پہلے اپنے گھر کی خبر لے اب ہم اسی قسم کے مولانا کی خاطر چند حوالے شبیہ کے متعلق پیش کرتے ہیں تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ مطلقاً اگر شبیہ بت پرستی ہے تو یہ بت پرستی اس کے اپنے گھر میں موجود ہے۔

قبر کی شبیہ اور اس کا چومنا

بحوالہ مجمع البحرین صہ ۴۶۴ پر ہے

فی کفایة الشعبی ان رجلا جاء الی النبیؐ فقال یا رسول اللہ انی حلفت ان اقبل عتبة باب الجنة والحور العین فامر النبیؐ ان یقبل رجل الام وجبهة الاب ویروی انه قال یا رسول اللہ ان لم یکن فی الحیات فقال قبل قبرھما قال فان لم اعرف قبرھما قال خط خطین وانوبان احدھما قبر الام والاخر قبر الاب فقبلھما فلا تحنث فی یمینك

ترجمہ۔ کفایت الشعبی میں ہے کہ ایک مرد نبی کریم کے پاس آیا۔ عرض کی یا رسول اللہ میں نے قسم کھائی ہے کہ دروازہ جنت کو چوموں گا اب کیا کروں؟ نبی کریم نے فرمایا کہ تو جا کر باپ کی پیشانی اور ماں کے قدموں

کو حکم دے اس نے عرض کیا میرے ماں باپ زندہ نہ ہوں تو پھر کیا
کروں۔ فرمایا ماں باپ کی قبروں کا جا کر بوسہ دے۔ اس نے عرض کیا میں
اپنے ماں باپ کی قبروں کو نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہیں۔ فرمایا کہ دو خط
زمین پہ کھینچ لے اور نیت کر کہ ایک ماں کی قبر کا نشان ہے اور دوسرا
باپ کی قبر کا اور دونوں کا بوسہ لے۔

قارئین۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی قبر کی شبیہ بنانا جائز ہے
خواہ وہ ماں باپ جیسے ہی کیوں نہ ہوں۔
اور ظاہر ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا مرتبہ ماں باپ سے بہت بلند
ہے تو پھر جناب کی قبر کی شبیہ بنانے میں کسی ملاں کو کیوں اعتراض ہے۔

ایک سوال۔ رب نے قبر پہ جانے سے منع کیا ہے۔
قولہ تعالےٰ۔ ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا الآیت (سورہ توبہ)
ترجمہ۔ اور تو اے نبی اس کی قبر پہ نہ ٹھہر

قارئین۔ اس آیت سے مولوی لوگ قبروں پر جانے سے روکتے ہیں۔
جواباً عرض ہے کہ اس آیت میں نبی کریم کو منافق کی قبر پہ جانے سے منع کیا گیا
ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنے ماں باپ کو یا اپنے امام کو منافق سمجھتا ہے تو وہ ان

حضرت عمر اور حضرت ابوبکر کی قبروں کی شبیہ

اہلسنت کی مشہور کتاب تاریخ خمیس جلد ۲ صفحہ ۱۷۳ پر ہے

وفی خلاصۃ الوفا و رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مقدم و ابوبکر راسہ بین کتفی رسول اللّٰہ و عمر راسہ عند رجلی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھکذا

قبر عمر رضی اللہ عنہ	قبر نبی علیہ السلام
	قبر ابی بکر رضی اللہ عنہ

نوٹ :- تاریخ خمیس میں بعینہ یہ نقشہ قبروں کا بنا ہوا ہے

ترجمہ :- خلاصۃ الوفا میں ہے کہ نبی کریم کی قبر آگے ہے اور ابوبکر کا سر نبی کے دوش کے پاس ہے اور حضرت عمر کا سر نبی کے قدموں کے پاس ہے۔

قارئین :- حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی قبروں کی شبیہ خود اہلسنت نے بنائی ہے اور اگر شیعہ حضرات امام حسین علیہ السلام کی قبر کی شبیہ بنائیں تو یہ بدعت کا فتویٰ کیوں دیتے ہیں۔

نوٹ :- روضہ رسول میں دفن ہونے کی وجہ سے شیخین کی کوئی فضیلت نہیں

کیونکہ نبی کریم کی وصیت اور اجازت کے بغیر دفن ہوئے ہیں اور قرآن پاک میں رب تعالٰے نے نبی کی اجازت کے بغیر نبی کریم کے گھر میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ لا تدخلوا البیوت النبیّ

سکّے کا نقشہ

لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

اہلسنت کی معتبر کتاب بشارت الداریں

ص ١٣١٥

قارئین۔ کتاب مذکور عزاداری کے خلاف لکھی گئی ہے اور اس میں فاضل مولف نے اسلامی سکّے کا نقشہ پیش کیا ہے اور مقصد اس نقشہ سے جو اصل سکّے کی شبیہ ہے حضرات ثلاثہ ابوبکر و عمر و عثمان کی عظمت کو ظاہر کرنا ہے تاکہ لوگوں کے دل میں ان کی عقیدت پیدا ہو

ہم شیعہ جو شبیہیں بناتے ہیں وہ معبود نہیں معبود صرف خداوند وحدہٗ لا شریک ہے۔ ہمارا مقصد ان شبیہوں سے آل محمدؐ کی مظلومیت کا نقشہ پیش کرنا ہے تاکہ نبی کا کلمہ پڑھنے والوں کے دل میں اولادِ نبی کی عقیدت پیدا ہو اور ان کے دشمنوں سے نفرت ہو۔

نوٹ۔ جس سکّے کا یہ نقشہ ہے اور اصحاب ثلاثہ کے اس میں نام کندہ ہیں وہ

کوئی فضیلت ہو۔ مگر شاہان وقت اپنی مرضی سے بنواتے تھے اور جو دل میں آیا اس پر لکھوا دیا۔ یہ سکہ کسی بادشاہ نے بنوایا اور خلفائے ثلاثہ کے نام لکھوا دیئے۔ یہ چیز ان کی خلافت حقہ کی دلیل ہے اور نہ اس میں کوئی اور فضیلت۔ یہ بھی احتمال ہے کہ صرف یہی ایک سکہ بزرگوں کی فضیلت دکھانے کے لئے بنایا گیا ہو۔

شبیہ انبیاء

یعملون لہ ما یشاء من محاریب وتماثیل وجفان کالجواب وقدور راسیٰت اعملوا آل داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور

پارہ ۲۲ سورۃ سبا

"قیل کانوا یصوّرون صور الملائکۃ والانبیاء والصالحین فی المساجد لیراہ الناس فیزدادوا عبادۃ"

حضرت سلیمان کے لئے جنات فرشتوں کی، انبیاء کی اور نیک بندوں کی مساجد میں صورتیں بناتے تھے۔ تاکہ لوگ ان صورتوں کو دیکھ کر زیادہ عبادت کریں۔

قارئین۔ جب اہلسنت کی معتبر کتاب سے یہ ثابت ہوا کہ ایک نبی دوسرے نبی کی شبیہ بناتا تھا تو پھر اگر شیعہ خیر البریہ امام حسین علیہ السلام کی مصیبت کی یاد میں بعض شبیہ مثلاً جھولا۔ علم وغیرہ بناتے ہیں تو اس پر ملاؤں کو کیوں اعتراض ہے

عزاداری کو بت پرستی کہنے والے ذرا اپنی کتابوں کی بھی خبر لیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام انبیاء اور دوسرے نیک بندوں کی شبیہیں بنواتے تھے تو کیا معاذ اللہ وہ بت پرستی کرتے تھے؟۔ لہٰذا شیعہ جو شبیہیں بناتے ہیں ان کا مقصد ان کا پوجا نہیں ہے بلکہ ان سے مصائب امام حسین علیہ السلام کو یاد دلانا ہے اور ان مصائب پر گریہ کر کے رسول اللہ کو پرسہ دینا ہے اور اگر اسے آپ بت پرستی کہیں تو یہ صرف آل نبی سے بغض ہے اور کچھ بھی نہیں۔

ثبوت ذوالجناح

بی بی عائشہ کا گھوڑا

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۹۳

اہلسنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۶ پر ہے

وعن عائشۃ قالت قدم رسول اللہ من غزوۃ تبوک او حنین وفی سھوتھا ستر فھبت ریح فکشفت ناحیۃ الستر عن بنات العائشۃ لعب فقال ما ھذا یا عائشۃ قالت بناتی ورای بینھن فرسا لہ جناحان من رقاع فقال ما ھذا الذی اری وسطھن قالت فرس قال وما ھذا الذی علیہ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان

قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلا لھا اجنحۃ

ترجمہ۔ بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم جنگ حنین یا تبوک سے واپس آئے اور میری گڑیوں والی کوٹھری کا پردہ ہوا نے اٹھا دیا۔ جناب نے دیکھا اور فرمایا عائشہ یہ کیا ہے میں نے عرض کی کہ میری گڑیاں ہیں اور ان کے درمیان دو پروں والا گھوڑا۔ جناب نے فرمایا یہ گھوڑا اور اس کے تو پر ہیں۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان کے گھوڑے کے پر تھے۔

اعتراض۔ جب اماں جی نے نبی کے گھر میں دو اجناح بنایا خود بھی زیارت کی اور نبی کریم کو بھی زیارت کرائی اس وقت اماں جی نابالغ اور کمسن تھیں۔

جواب۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مروج الذہب جلد ثانی صہ۲۹۰ مطبوعہ السعادہ مصر میں ہے۔

وفیھا دخل لعائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ وھی ابنۃ تسع۔ تزوج بھا قبل الھجرۃ وھی بنت سبع

ہجرت سے پہلے دو برس۔ سات سال کے سن میں اماں جی کا نکاح نبی کریم سے ہوا اور ہجرت کے پہلے سال نو برس کی عمر میں رخصتی ہوئی اور جنگ حنین آٹھ ہجری میں

ہوئی ہے۔ نو میں آٹھ ملا دیں تو سترہ برس بنتے ہیں اماں جی نے جنگ حنین کے
موقع پر جب ذوالجناح بنایا تو اس وقت جناب کی عمر سترہ برس تھی۔

ارباب انصاف کیا سترہ برس کی عورت کمسن اور نابالغ ہوتی ہے اگر کمسنی کا
عذر کو مان لیں تو کیا آٹھ برس تک ہجرت کے بعد نبی کا گھر بیت خانہ رہا۔ اور نیز
اماں جی خود فرماتی ہیں کہ میں اٹھارہ برس کی تھی کہ رسول پاک نے وفات پائی۔
اس کا یہ معنی ہوا کہ بلوغ کے بعد صرف ایک سال جناب کے ساتھ رہنے کا شرف
حاصل ہوا اور اہلسنت کے آدھے دین کی راوی بھی ہیں۔ مبارک ہو ایسا کمسن راوی۔

اعتراض۔ یہ واقعہ غزوہ تبوک کے بعد کا ہے

جواب۔ یک نہ شد دو شد۔ اہلسنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ جلد ۲
صفحہ ۱۶۷۔

لکن لما حاصر الطائف وکان بعدھا غزوہ تبوک وھی اخر المغازی
ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ غزوہ تبوک آخری غزوہ ہے جو آٹھ ہجری کے بعد ہوا ہے
اور اس لحاظ سے اماں جی کی عمر سترہ برس کی بجائے اٹھارہ برس ہو جائے گی۔

ارباب انصاف۔ کیا اس سن میں عورت نابالغ ہوتی ہے؟

ارباب انصاف۔ گڑیاں بھی بت ہیں اور یہ بت ۱۷ برس کی عمر میں جناب
ابوبکر کی صاحبزادی نبی پاک کی پیاری زوجہ عائشہ نے نبی کریم کے گھر بنائے ہیں
ہجرت کے بعد بے ... اور المرتضی ... عائشہ کی ... رسول ... کا گھر

بت خانہ بنا رہا اس پر اہلسنت کی تمام تنظیمیں خاموش ہیں کیونکہ اپنے گھر کی بات ہے صحابہ کی عزت کا سوال ہے اور جب بیچارے غریب شیعہ حضرت امام حسین مظلوم کربلا کی مظلومیت یاد دلانے کے لئے کوئی نقشہ بناتے ہیں تو چاروں مذہب کی شریعت کی توپوں کے منہ کھل جاتے ہیں اور جن تصویروں کو اپنے گھروں میں شبیہ نظر نہیں آتی ان کو دور کے نشانے بھی نظر آنے لگتے ہیں۔

شبیہ کا چومنا

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۲۳ (حالات امام علی رضا)

والناس بین صارخ وباک ومتمرغ فی التراب ومقبل لحافر بغلتہ

ترجمہ۔ جب امام علی رضا علیہ السلام خراسان آئے اور نیشاپور میں پہنچے ابو زرعہ رازی اور محمد بن مسلم طوسی مع دیگر علما اور عوام کے استقبال کے لئے حاضر ہوئے) لوگوں کی حالت یہ تھی کوئی چیخ رہا تھا کوئی رو رہا تھا کوئی خاک ڈال رہا تھا اور کچھ جناب کی سواری کے سم چوم رہے تھے۔

قارئین۔ عزاداری امام حسینؑ میں جو شبیہیں بنائی جاتی ہیں ہم شیعہ ان کو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے۔ معبود صرف خدا کے وحدہٗ لاشریک ہے ان شبیہوں سے غرض ایک نقشہ کو ذہن میں لانا ہے۔ اور ان کا ادب و احترام اظہار محبت اہل بیت کے

عنوان سے ہے جس میں درج امام رضا علیہ السلام کے سامنے اظہار عقیدت کے لیے لوگوں نے جناب کی سواری کے سم چومے۔

شریعت کا بانی حسینؑ کے گھوڑے کی شبیہ بنا

اہلسنت کی معتبر کتاب کشف المحجوب مصنف حضرت داتا گنج بخش سید علی بن عثمان ہجویری مترجم سید محمد احمد قادری کے ص۱۹۱ پر ہے حضرت عمر بن الخطاب فرماتے ہیں کہ ایک روز میں دربار رسالت میں دا خل ہوا تو دیکھا کہ حضور نے سیدنا امام حسینؑ سید الشہدا کو اپنی پشت اقدس پر سوار کر رکھا تھا اور ایک ڈوری اپنے دہن مبارک سے نکال کر امام حسین رضی اللہ عنہ کے دست مبارک میں دے رکھی تھی اور امام حسین ہانک رہے تھے اور حضور اپنے گھٹنوں سے تشریف لے جا رہے تھے تو جب میں نے یہ شان دیکھی تو عرض کیا نعم الجمل جملک یا ابا عبداللہ۔ اے ابو عبداللہ آپ نے سواری تو عجیب پائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ و نعم الراکب یا عمر۔ اے عمر سوار بھی تو ایسے اچھے ہیں۔

قارئین۔ دیکھا منہ میں ڈوری ہے گھٹنوں کے بل چل رہے ہیں۔ حضرت عمر دیکھ کر اونٹ سے تشبیہ دیتے ہیں پشت پر حسینؑ سوار ہیں رسول اللہ کیا حقیقت اونٹ بنے ہوئے تھے۔ ہرگز نہیں بلکہ شبیہ بنے ہوئے تھے تو جس حسینؑ کی سواری

ی شبیہ خود رسول ہے اس کی سواری کی شبیہ کو تم بدعت نہیں کہہ سکتے بنانے
والے کو ورزشی نہیں کہہ سکتے۔

جبریل بی بی عائشہ کی شبیہ میں خود آیا

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند ابو حنیفہ صہ ۲۲۹

۱۔ عن عائشہ قالت کن فی خلال کنت احبہن الیہ

۲۔ تزوجنی بکراً ۳۔ وما تزوجنی لاتاہ جبرئیل بصورتی

ترجمہ ،، بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھ میں سات خوبیاں تھیں ۱۔ نبی کریم کو
میں سب سے پیاری تھی ۲۔ نبی نے میرے ساتھ شادی کی اور میں کنواری
تھی ۳۔ مجھ سے حضور نے نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ جبرئیل میری شبیہ
میں آپ کے پاس حاضر نہ ہوئے۔

قارئین۔ غور فرمائیں اگر جبرئیل بی بی عائشہ کی شبیہ میں خود آئے
تو بی بی کی فضیلت ہے ... اور اگر کسی مظلوم کی پیاس کو یاد دلانے کے لیے
جھولا، مشکیزہ رکھ دیا جائے تو ملاں جی کے تیور بدل جاتے ہیں اور جب تک
اس کے بدعت ہونے کا فتویٰ نہ دیدے اس وقت تک روٹی ہضم نہیں ہوتی۔
نوٹ۔ جبرئیل کا اماں جی کی شبیہ میں خود آنا یہ ترجمہ خود اہل سنت نے کیا

ہے۔ ملاحظہ ہو مسند امام اعظم مترجم اردو ص ۳۲۶

جبریل بی بی عائشہ کی شبیہ لایا

اہلسنت کی معتبر کتاب الاصابہ جلد ۴ ص ۳۵۹ مولف امام شہاب الدین

اہلسنت کی معتبر کتاب جامع ترمذی ص ۲۰۹

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۲

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم جلد ثانی ص ۳۲۴ باب فضائل عائشہ

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۵ ص ۵۶

عن عائشہ انھا قالت قال رسول اللہ اُریتک فی المنام لیالی

جاء فی بک الملک فی سرقۃ من حریر یقول ھذا امرأتک

ترجمہ بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم نے مجھ سے فرمایا کہ تو مجھے

خواب میں تین راتیں دکھائی گئی تھی ملک میرے پاس ریشمی لباس میں

لے آتا تھا اور کہتا تھا حضور یہ آپ کی زوجہ ہے۔

قارئین۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ فرشتہ یا تو خود حضرت بی بی عائشہ

کا طواف کرنے آتا تھا اور یا ان کی شبیہ بنا کر لاتا تھا جو کہ بی بی عائشہ کی فضیلت

ہو رہی ہے۔ لیکن جب امام حسین کی مصیبت کی یاد میں علم لشکر — جھولا

اور ذوالجناح کی شبیہ ملاں جی نے دیکھی تو نکاح ٹوٹنے کے فتوے دینے شروع کر دیئے ـــ ملاں جی کی مرضی ۔ کبھی شبیہ دکھا کر نکاح کرواتے ہیں اور کبھی شبیہ دیکھنے سے نکاح ٹوٹنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ تو وہی مثال ہوئی کہ ایک چھت اور دو ہوائیں۔

اعتراض ـــ اہل تشیع علماء اور ذاکرین کو نذرانہ خوب دیتے ہیں اسی لئے علماء اس بت پرستی قائم کے جواز پر زور دیتے ہیں اگر ان کو کچھ نہ ملتا تو کبھی کی عزاداری ختم ہو گئی ہوتی۔

جواب ۔ وما نقموا الا ان اغنٰھم اللہ و رسولہ من فضلہ فان یتوبوا یک خیراً لھم وان یتولوا یعذبھم اللہ عذاباً الیما فی الدنیا والاخرۃ وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر۔

ترجمہ اور نہیں ہے ان کے دلوں میں کینہ مگر اس وجہ سے کہ اللہ اور نبی نے مومنین کو اپنے فضل سے بے نیاز کیا ہے۔ یہ توبہ کریں اور اگر یہ توبہ سے روگردانی کریں تو ان کے لئے دنیا اور آخرت میں عذاب ہے۔

قارئین ۔ دیکھا ان ملاؤں کے پیٹ میں مروڑ کیوں ہیں۔ تراویح والی بدعت سے ان کو کچھ وصول نہیں ہوتا۔ شیعہ عالم اور ذاکر اولاد علی و اولاد نبی کی تعریف کرتے ہیں تو اس دنیا میں بھی ٹھاٹھ میں ہیں اور اگلے جہاں میں بھی ٹھاٹھ میں ہوں گے حسد کی آگ میں جلنے والے یہاں بھی جلتے ہیں اور آگے بھی جلیں گے۔

بی بی عائشہ کی گڑیاں

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۳۱

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۴۲

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۹۳

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۴۳ باب حسن معاشرۃ النساء

عن عائشہ انہا کانت تلعب بالبنات عند رسول اللہ قالت و

کانت تاتینی صواحبی فکن ینقمعن من رسول اللہ قالت فکان

رسول اللہ یسربهن الی

ترجمہ۔ بی بی فرماتی ہیں کہ میں نبی پاکؐ کے پاس گڑیاں کھیلتی تھی میرے
پاس میری سہیلیاں آتی تھیں اور حضور کو دیکھ کر وہ غائب ہو جاتی تھیں
تو نبی پاک ان کو دوبارہ میری طرف بھیجتے تھے۔

عائشہ بی بی گڑیاں کھیڈ رہے ہو کے حرم نبی دا

قارئین۔ جو ملاں امام حسینؑ کی مصیبت کی یاد میں شبیہ کو بدعت اور بت
پرستی سمجھتے ہیں وہ پہلے اپنے گھر کی خبر لیں کیونکہ اگر شبیہ بت پرستی ہے تو اماں
جی نے اسے حضور کے سامنے کیا ہے اور حضور نے منع بھی نہیں فرمایا بلکہ حضور
انکی سہیلیوں کو اسی غرض سے ان کے پاس بھیجتے تھے۔

ایک عذرِ لنگ ۔ اماں جی کم سن تھی ایسا نہی وارد نہیں ہوئی تھی ۔
جواب ۔ تو کیا نبی سے پہلے نبی کریم کا گھر بت خانہ رہا اور عائشہ بی بی بت پرستی
تھی ۔ اس کے علاوہ نبی سے پہلے بتاؤ کونی گناہ رسول کے گھر میں ہوتا رہا ہے
زناکاری ۔ جوابازی ۔ اگر یہ گناہ نہی سے پہلے جائز ہوئے تو ریت جانا کیوں ہوا ۔
ایک اعتراض ۔ شیعہ عزاداری کے بہانے لہو لعب کرتے ہیں ڈھول
باجے بجاتے ہیں ۔
جواب ۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نسائی شریف جلد ۳ صفحہ ۱۹۵
عن عائشۃ رسول اللہ دخل علیھا وعندہ جاریتان تضربان بدفین
فی نتہر ھما ابوبکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھن
ترجمہ

عائشہ آکھے اک دہاڑے وچہ اساڈے خانے
کول میرے دو لڑکیاں آہیں گاون گیت سہانے
نالے کڑیاں گانا گاون نالے ڈھول بجاون
قدرت نال رسول اللہ بھی جا تشریف لے آون
حضرت راگ الاپ اونہاں دے سن دے رہے تمام
بوبکر بھی آگیا اونویں جھڑکن لگا نالے
آکھن لگا گھر نبی دے اے شیطانی واجے
ہرگز تسی وجاؤ ناہیں اچھے مول نہ ساجے
تاں کہیا رسول اللہ نے چھوڑ اینہاں نوں جب

ڈھول وجاون گیت سناون گاون راگ عجیب

قارئین ۔ جسارت معاف چونکہ قاضی مظہر نے شیعہ کی مذمت پر اپنے باپ کی کتاب آفتاب ہدایت سے بطرز مہرا انجا ایک نظم نقل فرمائی ہے اس لئے ہم نے اس حدیث کا ترجمہ ایک پنجابی اشعار کی کتاب سے نقل کیا

پھر ہزاراں ترم تیری وچہ بدعت فعل شیطانی
کیوں ظاہر کروائیں ساتھوں اپنے راز نہانی

حضرت عائشہ اور رسول اللہ کی دوڑ

اعتراض ۔ شیعہ تعزیہ داری میں دوڑتے ہیں اچھلتے ہیں کودتے ہیں

جواب ۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف جلد ۳ کے صہ ۱۲ باب عشرۃ النساء میں ہے

عن عائشۃ انھا کانت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی فقال ھذہ بتلک السبقۃ رواہ ابو داؤد۔

ترجمہ ۔ کم سن اماں جی فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں حضور کے ساتھ تھی میں نے جناب کے ساتھ پیادہ دوڑ میں مقابلہ کیا اور میں نے بازی جیت لی پھر جب میں موٹی ہو گئی تو دوسرے مقابلے میں حضور بازی جیت گئے

قارئین۔ جسارت معاف جب اہل تشیع کو کافر مشرک بت پرست ۔
بد عمل ۔ قیامت کے دن فرشتے پچھلے راستے سے آگ دیں گے ۔ قیامت کے دن کتے
کی شکل میں آئیں گے ۔ کھلم کھلا کتابچوں میں کہنا شروع ہو گیا اور قاضی وقادری
جیسے بد زبان ملاؤں کا حکومت نے کوئی نوٹس نہ لیا تو مجبوراً ہمیں بھی قلم اٹھانا پڑا
اور ہم تو اتنا ہی عرض کریں گے کہ

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

اعتراض ۔ جھوٹے تیر جھوٹا خون ۔ شیعہ جس خون کو ذوالجناح پر دیکھ کر
روتے ہیں وہ جھوٹا خون ہے اور اسی طرح تیر وغیرہ

جواب ۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فخرالدین رازی جلد ۵ صفحہ ۱۱۱

قال فما فعل یوسف قالوا ذھبنا نستبق وترکنا یوسف عند
متاعنا فاکلہ الذئب فبکی وصاح وقال این القمیص فطرحہ
علی وجھہ حتی تخضب وجھہ من دم القمیص

ترجمہ (جب) برادران یوسف آئے تو جناب یعقوب نے فرمایا کہ
میرا یوسف کہاں گیا ۔ بیٹوں نے عرض کیا ہم باہر گئے اور دوڑ لگا رہے
تھے تو یوسف کو اپنے سامان کے پاس بٹھا گئے پس بھیڑیا آیا اور انہیں
کھا گیا ۔ یہ سنتے ہی جناب یعقوب پھوٹ پھوٹ کر روئے اور فرمایا کہ

یوسف کی قمیض کہاں ہے۔ جب قمیض لائی گئی تو حضرت نے اس کو آنکھوں پہ رکھا اور اس قمیض پر جو خون تھا اس سے اپنے چہرہ اقدس کو رنگین کیا۔

قارئین۔ ملاحظہ فرمایئے۔ یوسف تو زندہ تھا اور جو لہو اس کی قمیض پر تھا وہ کسی حیوان کا خون تھا جسے برادران یوسف اصل خون کی شبیہہ بنا کر لائے تھے۔ جب یعقوب نبی نے یوسف کے خون کی شبیہہ کو دیکھا تو روئے چلائے اور اس خون سے اپنا چہرہ رنگین کر لیا۔

ارباب انصاف: نبی کا کلمہ پڑھنے والو! آپ غیر جانبدار ہو کر غور فرمائیں۔ اہل تشیع کو طعنہ دیا جاتا ہے کہ ذوالجناح پر جھوٹے تیر اور جھوٹا خون لگا کر اس کی زیارت کرتے ہیں اور اسے دیکھ کر روتے ہیں۔

عرض ہے کہ آپ جو کچھ فرمائیں۔ ایک نبی کے خون کی شبیہہ کو دیکھ کر دوسرے نبی نے گریہ کیا۔ قمیض منہ پر بھی رکھی ہے چوما بھی ہے اور اپنے منہ کو بھی اس خون سے رنگین کیا۔ اگر یہ فعل بدعت اور گناہ ہوتا تو نبی ہرگز نہ کرتے۔ ہم شیعہ شبیہہ ذوالجناح کو معبود نہیں سمجھتے۔ معبود خدا ہے وحدہٗ لاشریک ہے۔ اس شبیہہ سے ایک نقشہ کو ذہن میں لانا مقصود ہے وہ تیر وہ خون بھری دستار وہ خالی زین جب دیکھتے ہیں تو ذہن میں عصر عاشورہ کا نقشہ آجاتا ہے اور عقیدت اور محبت کے اظہار کے لئے مصیبت حضرت امام حسین کو یاد کر کے گریہ کرتے ہیں۔

یوسف کی قمیص کہاں ہے۔ جب قمیص لائی گئی تو حضرت نے اس کو آنکھوں
پر رکھا اور اس قمیص پر جو خون تھا اس سے اپنے چہرہ اقدس کو رنگین کیا
۔

قارئین۔ ملاحظہ فرمائیے۔ یوسف تو زندہ تھا اور جو لہو اس کی قمیص پر تھا وہ کسی
حیوان کا خون تھا جسے برادران یوسف اصل خون کی شبیہ بنا کر لائے تھے۔ جب
یعقوب نبی نے یوسف کے خون کی شبیہ کو دیکھا تو روتے چلاتے اور اس خون سے
اپنا چہرہ رنگین کر لیا۔
ارباب انصاف: نبی کا کلمہ پڑھنے والو! آپ غیر جانبدار ہو کر غور فرمائیں۔
اہل تشیع کو طعنہ دیا جاتا ہے کہ ذوالجناح پر جھوٹے تیر اور جھوٹا خون لگا کر اس کی
زیارت کرتے ہیں اور اسے دیکھ کر روتے ہیں۔
عرض ہے کہ آپ جو کچھ فرمائیں۔ ایک نبی کے خون کی شبیہ کو دیکھ کر رو رہے
نبی نے گریہ کیا۔ قمیض منہ پر بھی رکھی ہے چوما بھی ہے اور اپنے منہ کو بھی اس خون سے
رنگین کیا۔ اگر یہ فعل بدعت اور گناہ ہوتا تو نبی ہرگز نہ کرتے۔ ہم شیعہ شبیہ ذوالجناح
کو معبود نہیں سمجھتے۔ معبود خدائے وحدہ لاشریک ہے۔ اس شبیہ سے ایک نقشہ کو
ذہن میں لانا مقصود ہے وہ تیر وہ خون بھری دستار وہ خالی زین جب دیکھتے ہیں
تو ذہن میں عصر عاشورہ کا نقشہ آجاتا ہے اور عقیدت اور محبت کے اظہار کے لئے
معصوم ۔۔ حضرت امام حسین کو یاد کر کے گریہ کرتے ہیں۔

عَلمِ مُبارک

نبی کریمؐ کے علم کا پھریرا سیاہ تھا

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۳۳ (کتاب الجہاد)

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس جلد ۲ صفحہ ۱۸۹ مولف شیخ دیار بکری

اہلسنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف جلد اول کے صفحہ ۳۳۰ پر ہے۔

واقعا رایاتہ علیہ السلام فالعقاب وکانت سوداء من صوف من ستر باب عائشہ

ترجمہ۔ نبی کریمؐ کا ایک علم تھا جس کا نام عقاب تھا اور حضرت بی بی عائشہ کے دروازے کا پردہ تھا اور اس کے پھریرے کا رنگ سیاہ تھا

قارئین۔ سیاہ رنگ کے علم پر لوگ اعتراض کرتے ہیں اور ہم نے اہلسنت کی کتاب سے ثابت کر دیا ہے کہ نبی کے علم کا رنگ سیاہ تھا۔

ارباب انصاف! اب تو وہ زمانہ ہے کہ خود چار یاری مولانا نے رنگ برنگے اپنائے ہیں۔ لہٰذا سیاست میں ناکام علماء نے علم پر طنز کرنے سے باز آجائیں۔

شاید علم سے کچھ زیادہ ضد ان کو اس لئے ہے کہ علم خیبر کے میدان میں ایک
بزرگ کی تمنا کے باوجود انہیں نہیں ملا تھا ۔

زیارت علم مبارک

اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الخواص الامہ کے ص ۱۰۵ پر ہے

وکان علی علیہ السلام قد خرج فی ذالک الیوم لسوا ر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ولم یخرجہ قبل ذلک فدفعہ الی قیس ابن سعد
ابن عبادہ فلما راٰہ المسلمون صرخوا وبکوا واجتمع تحتہ
اہل بدروا لانصار والمہاجرون

ترجمہ ۔ جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے جنگ
صفین میں جب روز معاویہ کی فوج نے اس عمار یاسر صحابی رسول کو شہید
کیا جس کے بارے میں بقول صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۹۳ حضور نے
فرمایا کہ عمار تجھے باغی گروہ قتل کرے گا اسی روز مولا علی نے رسول اللہ
کا علم میدان صفین میں نکالا تھا اور یہ علم قیس ابن سعد بن عبادہ کو
دیا ۔ جب اس علم کو بدری صحابہ انصار صحابہ ۔ مہاجرین صحابہ نے دیکھا
تو اس کے نیچے جمع ہو گئے اور مسلمانوں کو اور صحابہ کرام کو رسول اللہ کا

قارئین۔ جس طرح صحابہ کرام نے اور دیگر مسلمین نے نبی پاک کے علم کو دیکھا تو رسول اللہ یاد آگئے اور بہ اظہار محبت و عقیدت سے رونے لگے اسی طرح ہم شیعہ حبّ شبیہہ علم حضرت ابوالفضل عباس ابن علی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں لشکر امام حسینؑ کا سپہ سالار یاد آجاتا ہے اور ہم بھی اظہار محبت و عقیدت اور مظلوم کربلا کو پرسہ دینے کی خاطر روتے ہیں جس طرح صحابہ کا گریہ علم نبی کو دیکھ کر بدعت نہیں ویسے ہی ہمارا گریہ بھی بدعت نہیں۔ اگر کسی قادری یا قاسمی کو اس سے اختلاف ہو تو یہ دشمنی امام حسینؑ ہے۔

علم کا احترام اور بوسہ

کتاب اکسیر العبادات کے صفحہ ۲۹۳ پر ہے۔

واقبل امیر المومنین علی الاشتر فقال یا مالک معی رایۃ لم اخرجہا الا یومی ھذا وھی اول رایۃ اخرجہا النبیؐ وقد قال عندوفاتہ یا ابا الحسینؑ انک لتحارب الناکثین و القاسطین والمارقین ثم اخرج الرایۃ وقد عفت وبلیت فبکی الناس لما راوھا بکاءً عالیًا وقبلھا من وجد الیہا سبیلا

ترجمہ حضرت علی علیہ السلام نے جنگ صفین میں مالک اشتر سے فرمایا

وہ پہلا علم ہے جسے نبی کریم نے نکالا تھا اور جناب نے مجھ سے فرمایا تھا کہ یا ابوالحسن تم میرے بعد ناکثین قاسطین سے جنگ کروگے۔ اور پھر جناب نے وہ علم نکالا اور وہ پرانا ہو چکا تھا اور لوگوں نے نبی کریم کے علم کو دیکھا تو بلند آواز سے رونے لگے اور جن لوگوں نے اس علم تک پہنچنے کا راستہ پایا انہوں نے اسے چوما۔

قارئین۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جناب امیر علیہ السلام کے سامنے لوگ علم کو دیکھ کر رو بھی رہے تھے اور چوم بھی رہے تھے۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ علم کو دیکھ کر رونا اور چومنا ~~چاہیے~~ شرعاً جائز ہے۔

شبیہہ علم سے مقصود ایک نقشہ کو ذہن میں لانا ہوتا ہے اور اس کا ادب و احترام اظہار عقیدت کے طور پر ہے

بی بی عائشہ کا جلوس دیکھنا

اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۹۳ اور اہلسنت کی معتبر کتاب مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۲۲۷ ـ ۲۲۸ اہلسنت کی معتبر کتاب سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ پر ہے۔

یوما علی باب حجرتی والحبشة یلعبون فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسترنی بردائہ انظر الی لعبھم

ترجمہ۔ بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک روز میں نے نبی کریم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں گتکا بازی کھیل رہے تھے۔ نبی کریم نے مجھے اپنی چادر سے چھپایا اور میں ان کا کھیل دیکھ رہی تھی۔

قارئین۔ اس روایت میں یہ بات قابل غور ہے کہ گتکا بازی کا یہ میچ مسجد نبوی ہی کیوں رکھا گیا تھا۔ کیا مسجد کھیل کا میدان ہے اور نیز وہ پیغمبر جس نے اپنی ازواج سے فرمایا تھا کہ یہ صحابی تو اگرچہ اندھا ہے آپ تو اندھی نہیں لہٰذا پردہ کرو۔ اس غیور نبی نے اپنی زوجہ کو خود تماشہ حبشیوں کا کیسے دکھایا۔ نیز جب بیچاری شیعہ عورتیں معاویہ اور اولاد معاویہ کے ظلم کو بے نقاب کرنے کے لئے روتی پیٹتی ہیں باہر آئیں تو ان کے خلاف فتووں کی بھرمار۔ اگر بی بی عائشہ کے تماشہ دیکھنے کا ذکر ہو اہلسنت کی تمام تنظیمیں خاموش اور وہ اس لئے کہ گھر کی بات ہے۔ اس میں ناموس صحابہ کا سوال ہے۔

اعتراض۔ شیعہ عزاداری کے جلسے اور جلوسوں سے راستے رکتے

جواب۔ ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله و ليخزى الفاسقين (القرآن)

ترجمہ۔ جو کاٹ دیا تم نے کوئی تنا درخت یا چھوڑ دیا تم نے اسکو اپنی جڑوں پر کھڑا ہوا۔ سو دونوں باتیں خدا کے اذن کے مطابق ہیں۔ خدا اس سے فاسق لوگوں کو رسوا کرنا چاہتا ہے

تبرا کرنا سنت عائشہ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عقد الفرید جلد ۲ کے صفحہ ۲۳ پر ہے

محمد بن حنفیہ۔ انی من یمین علیؑ یوم الجمل وابن عباس عن یسارہ ۔۔۔ سمع صوتا فقال ما ھذا ۔۔۔ قالوا عائشہ تلعن قتلۃ عثمان ۔۔۔ال علی لعن اللہ قتلۃ عثمان

۔۔۔جمہ۔ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ روز جنگ جمل میں جناب علی علیہ السلام کے دائیں طرف تھا اور ابن عباس بائیں طرف تھے کہ جناب ۔۔۔ شور و غل کی آواز سنی۔ فرمایا یہ کیسی آواز ہے۔ لوگوں نے کہا بی بی عائشہ قاتلان عثمان پر لعنت کر رہی ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ خدا قاتلان عثمان پر لعنت کرے۔

قارئین یہ شیعہ لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ آلِ نبی پر ظلم کرنے والوں پر خدا لعنت کرے۔ اب خواہ اس کو تبرا سمجھو یا گالیاں۔

اعتراض ۔ جناب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب نے خونِ عثمان کا بدلہ کیوں نہ لیا۔

جواب ۔ حضرت معاویہ نے خونِ عثمان کی خاطر ہی حضرت علیؑ سے بغاوت کی تھی اور پھر معاویہ نے اپنی حکومت کے دوران خونِ عثمان کا بدلہ کیوں نہ لیا۔

لعنت کرنا سنتِ نبیؐ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۳۸ (سورہ آل عمران)

من الزھری قال حدثنی سالم عن ابیہ ان سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ رفع راسہ من الرکوع فی الرکعت الآخرۃ من الفجر یقول اللھم لعن فلاناً و فلاناً و فلاناً

ترجمہ ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے نبی کریم سے سنا ہے کہ جب حضور نماز صبح کی دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو فرماتے تھے اے خدایا فلاں پر فلاں پر اور فلاں پر لعنت کر (یعنی تینوں پر لعنت بھیج)

قارئین ۔ دیکھا نبی پاک نے لعنت کے مستحق کو معاف نہیں کیا ۔ ہم شیعہ بھی لعنت کے مستحق پر تبرا کرتے ہیں ۔ نہ رسول اللہ نے نام لیا ہے نہ ہمیں نام لینے کی ضرورت ہے ۔

دشمن اہلبیت پر لعنت در جنت پر تحریر ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد اول کے صفحہ ۲۵۹ پر تحریر ہے

عن ابن عباس ۔ قال رسول اللہؐ لیلۃ عرج بی الی السماء رأیت علی باب الجنۃ مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ۔ علی حب اللہ والحسن والحسین صفوۃ اللہ فاطمۃ خیرۃ اللہ علی باغضھم لعنۃ اللہ

ترجمہ ۔ حضور فرماتے ہیں کہ معراج کی رات جب میں آسمان پر گیا تو در جنت پر یہ چھ لکھے تحریر دیکھے ۱۔ لا الٰہ الا اللہ ۲۔ محمد رسول اللہ ۳۔ علی حب اللہ ۴۔ الحسن والحسین صفوۃ اللہ ۵۔ فاطمۃ خیرۃ اللہ ۶۔ علی باغضھم لعنۃ اللہ (ان کے دشمن پر اللہ کی لعنت)

قارئین ۔ دیکھا آپ نے ۔ ملوانے کہتے ہیں کہ کلمہ میں علی ولی اللہ کیوں پڑھتے اور دشمن علی پر لعنت کیوں کرتے ہیں ۔ عرض خدمت ہے کہ آپ نے دیکھا

کہ در جنت پر کون سا کلمہ لکھا ہے۔ قاری غلام رسول اور قاضی مظہر جب
در جنت پر یہ کلمہ دیکھیں گے تو ان کی حالت اس وقت دیکھنے کے قابل ہوگی۔

جوتے کے ذریعہ قرب خدا

حدثنا یحیی بن حمزہ و سعید یسمع ان ابا حنیفۃ قال لو ان
رجلا عبدا ھذہ النعل یتقرب بھا الی اللہ۔ لم ار بذا لک باسا

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ امام اعظم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص
اس جوتے کو پوجے اور مقصود تقرب خدا ہو تو کوئی گناہ نہیں۔

قارئین۔ حیرانگی اس بات پر ہے کہ جس مذہب میں تقرب خدا کے لیے
جوتے پوجنے بھی جائز ہیں وہ بھی عزاداری امام کو بدعت اور شرک کہتے ہیں۔

عزاداری کا ثواب

اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۹ بحوالہ فضائل خمسہ جلد ۳
صفحہ ۲۲۴ مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۱۱ صفحہ

قال کان حسین ابن علی علیہما السلام یقول من دمعت عیناہ
فینا دمعۃ او قطرت عیناہ قطرۃ آتاہ اللہ عزوجل الجنۃ۔

ترجمہ۔ امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری مصیبت میں جس کی آنکھیں پرنم ہو جائیں یا آنسوؤں کے قطرات بہہ نکلیں تو اللہ تعالےٰ اسکو جنت عطا فرمائے گا۔

بحار الانوار جلد ۱۰ کے صفحہ ۱۶۲ پر ہے

قال النبی یا فاطمۃ ان نساء امتی یبکون علی نساء اہلبیتی و رجالھم یبکون علی رجال اھلبیتی ویجددون العزاء جیلاً بعد جیل فی کل سنۃ فاذکان یوم القیامۃ تشفعین انت للنساء وانا اشفع للرجال۔ وکل من بکی علی مصاب الحسین اخذنا بیدہ وادخلناہ الجنۃ

ترجمہ۔ نبی پاک نے اپنی دختر سیدہ زہرا سے فرمایا میری امت کی عورتیں میرے اہلبیت کی عورتوں کے مصائب پر روئیں گی اور میری امت کے مرد میری اہلبیت کے مردوں کے مصائب پر روئیں گے۔ اور وہ ہر سال نسلاً بعد نسلاً میرے اہلبیت کے مصائب کی یاد تازہ کرتے رہیں گے رنجیدہ ہر سال پرسہ دیں گے، جب قیامت کا دن ہوگا تو تُو عزادار عورتوں کی شفاعت کرے گی اور میں عزادار مردوں کی شفاعت کروں گا اور

جنت میں داخل کریں گے۔

قادنیت - قادری اور قاضی کے اپنے گھر جنت اتنی سستی ہے کہ جو چالیس ہاتھ
لمبے کا عصا پکڑ کر لے جائے اس کے لیے جنت واجب - نہ نماز نہ روزہ نہ حج
نہ زکوٰۃ اور جو کسی لڑکے یا لڑکی سے عشق کرے اور اس میں ناکام مرے اس کے
لیے بھی جنت واجب - نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ اور جو ملّاں کو ایک تھر حلوہ کھلوے
اس سے ستر بلا دور۔

اے ارباب انصاف، نبی کا کلمہ پڑھنے والو غور کرو ـــــ اگر کوئی رسول اللہ
کو جناب کی اولاد کے مصائب کا پرسہ دے عزاداری کرے تو جب ہم اس کے لئے
کوئی حدیث پیش کرتے ہیں کہ اسے جنت ملے گی تو یہ قادری اور قاضی قرآن حدیث
کے حربے لیکر شریعت کی توپ لیکر فتووں کے بم لے کر دشمنیٔ امام حسینؑ میں کمربستہ
ہو کر رسول اللہ کو اجر رسالت دینے کے لئے اپنے کلمے کی توثیق کی خاطر میدان مجادلہ
میں اور مکابرہ میں آئے ہیں اور مظلوم کے عزاداروں پر طنز و تشنیع کے تیروں کی
بوچھاڑ کر رہے ہیں کہ یہ پوش ذاکر یہ بد عمل ملنگ صرف حسینؑ حسینؑ - علی علی
کرتے ہیں نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ ـــــ ان ملاؤں کو یاد رہے کہ خوارج
نماز روزہ، حج، زکوٰۃ، تلاوت قرآن اور داڑھی مبارک میں کسی سے کم نہیں تھے
[illegible] تھا وہ دین سے خارج

[illegible] نے انھیں واجب القتل جان کر جنگ نہروان میں قتل کر دیا۔ اسی قماش کے جو لوگ ابھی دنیا میں ہیں ہم ان کو خارجی سمجھتے ہیں اور اسلام میں ایسے باطل لوگوں کا کوئی احترام نہیں

زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے
بے حب اہل بیت عبادت حرام ہے

عزادار کا انجام

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ کے صفحہ ۱۴۲ مطبوعہ مصر چھاپ قدیم پر ہے

واخبر الجمال المرشدی والشہاب الکورانی ان بعض ابناء تمر لنک اخبر انہ لما مرض تمر لنک مرض الموت اضطرب فی بعض الایام اضطرابا شدیدا فاسود وجہہ وتغیر لونہ ثم افاق فذکروا لہ ذالک فقال ان ملائکۃ العذاب اتونی فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم اذھبوا عنہ فانہ کان یحب ذریتی ویحسن الیہم فذھبوا

ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ تیمور کے بیٹوں نے اسے خبر دی ہے کہ جب تیمور بیمار ہوا تو بعض دنوں میں وہ بہت مضطرب ہوا اس کے چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا اور پھر وہ قدرے تندرست ہو گیا۔ بیٹوں نے اس کی رنگت کی تبدیلی کا

تذکرہ کیا۔ اس نے بتایا اس کے پاس عذاب کے فرشتے آئے تھے اور اس کے بعد پیغمبر اسلام تشریف لائے۔ فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ میری اولاد سے محبت رکھتا تھا اور ان سے احسان کرتا تھا۔ پس فرشتے مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

قارئین۔ فلاں لوگ اس بات کا بھی شور وغل کرتے ہیں کہ تعزیہ داری کا بانی ملنگ ہے اور وہ ایسا ایسا تھا ــــ لیکن اس کا عمل خواہ جیسا بھی ہو اولاد نبی کی محبت اور ان سے احسان اور ان کی تعزیہ داری اس امر کا باعث بنی کہ نبی نے آکر اس کی شفاعت فرمائی۔ ہم شیعہ گنہگار ہی سہی لیکن آل نبی سے عقیدت رکھتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اس عقیدت کے صدقے ہماری شفاعت فرمائیں گے۔

بنی ہاشم کے علاوہ کربلا میں کون شہید ہوا

اہلسنت کی معتبر کتاب بدایہ والنہایہ جلد ۸ صہ ۱۹۱ ابن کثیر دمشقی
اہلسنت کی معتبر کتاب الاخبار الطوال لابی حنیفہ الدینوری صہ ۲۶۰
اہلسنت کی معتبر کتاب العقد الفرید جز ثانی صہ ۲۵۳
اہلسنت کی معتبر کتاب کامل ابن اثیر جلد ۴ صہ ۳۳

ورد علینا الحسین بن علی بن ابی طالب وثمانیة عشر من اهل بیتہ، وستون رجلا من شیعتہ

ترجمہ۔ یزید کو اس کے فوجی افسر نے بتایا جس کا نام زحر بن قیس تھا۔

کہ عراق میں حسینؑ ابن علیؑ وارد ہوئے۔ اٹھاسی آدمی ان کے ساتھ ان کے اپنے اہلبیت بنی ہاشم میں سے تھے اور ساٹھ مرد ان کے ساتھ ان کے شیعوں میں سے تھے ہم نے ان پر تیری بیعت کو پیش کیا سب نے انکار کیا۔ ہم نے ان سب کو قتل کر دیا اور ان کے جسم بغیر کفن کے کربلا میں چھوڑ آئے)

قارئین۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ شیعہ کربلا میں امام حسینؑ پر جان نثار کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ چار یاری قاضی اور اس کا رفیق قادری شیعہ کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں۔ شیعہ تو پھر بھی امام کے ساتھ شہید ہوئے آپ کسی کتاب کا حوالہ دیں کہ چار یاری مذہب کا کوئی آدمی بھی یعنی سنی عقیدہ رکھنے والے اولاد نبی پر جاں نثاری کرتے ہوئے کربلا میں شہید ہوا ہو۔

یزید کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

اہلسنت کی معتبر کتاب مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۴۹

عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال لعلی وفاطمہ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم۔

ترجمہ۔ نبی پاک نے فرمایا جو شخص علیؑ فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے اور جو ان کی اطاعت کرے اس نے میری اطاعت کی ہے۔

قارئین۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے امام حسینؑ سے جنگ کی ہے اور حضور کو شہید کیا ہے اس نے نبی کریم سے جنگ کی اور حضور کو شہید کیا۔

امام حسینؑ کو یزید نے قتل کرایا

اہلسنت کی معتبر کتاب کامل ابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۶۳

فلست بناس اطرادك حسيناً من حرم رسول الله الى حرم الله وتسييرك الخيول اليه فما زلت بذلك حتى اشخصته الى العراق فاخلتهم فتلة انصاره واستيصال اهل بيته وتعاونهم عليه كانكم قتلتم اهل بيت من الترك والكفر

ترجمہ۔ جناب عبداللہ ابن عباس یزید کے خط کا جواب دیتے ہیں کہ اے یزید تیرا حسین علیہ السلام کو مدینہ اور مکہ سے نکالنا ہم نے فراموش نہیں کیا۔ تیرے سوار امام حسینؑ کے تعاقب میں رہے حتی کہ تو نے اپنی طرح کا عدوے امام حسینؑ کو عراق میں پہنچایا۔ تو نے حسینؑ کے مددگار دل

کا کم ہونا اور اس کی اہلبیت کو قتل کرنا اپنے لئے غنیمت جانا اور تو نے نواسۂ رسول کو اولاد نبی کو اس طرح قتل کیا گویا تو نے غیر مسلم قتل کئے ہیں۔

قارئین ۔ اول الذکر حوالے سے معلوم ہوا کہ امام حسینؓ سے جس نے جنگ کی اس نے نبی صلعم سے جنگ کی اور دوسرے حوالے سے معلوم ہوا کہ یزید نے امام حسینؓ سے جنگ کر کے آنجناب کو شہید کیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یزید نے نبی کریم سے جنگ کی اور گویا نبی کریم کو شہید کیا۔

امام حسینؓ نواسۂ رسول اور امام برحق بھی ہیں اور اللہ تعالٰے قرآن مجید میں فرماتا ہے من قتل مومناً متعمداً فجزاءہ جھنم ، جو کسی ایک مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی جزا جہنم ہے تو پھر جس نے ایسے مومن کو قتل کیا ہو جس کی شان میں نبی کریم فرماتے ہیں۔ دیکھو بخاری شریف ادب المفرد للبخاری حسین منی و انا من الحسین جس کے خون میں نبی پاک کا خون ہو جائے قتل کرے اور اس کے ساتھ نبی کریم کا تمام خاندان قتل کرے وہ یقیناً بلاشک و شبہ مرتد ہے۔ کافر ہے۔ لعنتی ہے ۔ جہنمی ہے۔

اہلسنت کا عقیدہ یزید کے متعلق

۱ کچھ تو ہم شیعوں کے ساتھ متفق ہیں اور یزید کو لعنتی جانتے ہیں مثلاً

امام احمد حنبل - ابو علی خلال - قاضی ابو یعلیٰ - قاضی ابو الحسین - ابو الفرج ابن الجوزی
نمبر۲ - اور کچھ خاموش ہیں نہ اسے اچھا نہ برا کہتے ہیں۔
نمبر۳ - اور کچھ اس کو اچھا سمجھتے ہیں بلکہ اس کو امام فاسق اور خلیفہ سمجھتے ہیں۔

ثبوت ملاحظہ ہو۔ اہلسنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۰

الناس فی یزید طرفان و وسط قوم یعتقدون انہ من الصحابۃ او من الخلفاء الراشدین . . . ھذا کلہ باطل و قوم یعتقدون انہ کافر منافق فی الباطن . . . وکلا القولین باطل یعلم بطلانہ کل عاقل فان الرجل ملک من ملوک المسلمین والخلیفۃ من الخلفاء والملوک لا ھذا ولا ھذا

دوسرا ثبوت۔ البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۳

وقد استدل بھذا الحدیث وامثالہ من ذھب الی الترخیص فی لعنۃ یزید ابن معاویہ ومنع من ذالک الاخرون

تیسرا ثبوت۔ صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۱

اعلم ان اھل السنۃ اختلفوا فی تکفیر یزید ابن معاویہ وولی عھدہ من بعدہ فقال طائفۃ انہ کافر . . .

وقالت طائفة لیس یکافر لان الاسباب الموجبة لم یثبت عندنا ضیاشئی ... قال جماعة من المحققین ان الطریقة الثابتة القویمة فی شانه التوقف فیه

یزید پر لعنت نہ کرنے کا ایک راز

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۳

وصنع من ذالک آخرون وصنفوا فیه الیٔلا یجعل لعنه وسیلة الی ابیه او احد من صحابة

قارئین - اس عبارت کا مقصد یہ ہے کہ یزید پر لعنت اس لئے نہ کی جائے کہ یہ لعنت متعدی مرض کی طرح آگے سرایت کرے گی کیونکہ یزید کو حکومت دینے میں اس کے باپ کا ہاتھ ہے۔ لہٰذا اگر یزید پر لعنت کرو گے تو لعنت کی آگ کے شعلے اوپر جائیں گے اور اس کی گرمی دور دور تک پہنچے گی۔

یزید کا کردار

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۳۵

وقد روی ان یزید کان قد اشتهر بالمعازف وشرب

الخمر والغنا والصيد واتخاذ الغلمان والقيان والكلاب
والنطاح بين الكباش والایاب والقرود، وما من یوم الا
یصبح فیہ مخموراً، وکان یشد القرد علی فرس مسرجۃ
بحبال ویسوق بہ، ویلبس القرود قلانس الذھب

ترجمہ۔ یزید شرابی تھا۔ راگی تھا۔ شکاری تھا۔ کتے رکھتا تھا۔ ڈھول رکھتا تھا۔ مینڈھے لڑاتا تھا۔ بندر رکھتا تھا۔ گھوڑوں پر بندر بٹھا کر دوڑاتا تھا۔ بندروں کے سر پر سونے کی ٹوپیاں بنوائی تھیں۔

قارئین۔ چار یاری قاضی کو مبارک ہو ایسا خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین۔ ہم تو ایسے زندیق پر لعنت کرتے ہیں۔

(۲)

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفا صفحہ ۲۰۹

و نہبت المدینۃ وافتض فیھا الف عذراء فانا للہ وانا الیہ راجعون، قال صلی اللہ علیہ وسلم من اخاف اھل المدینۃ اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رواہ مسلم

ترجمہ۔ یزید نے اپنی حکومت کے دوران مدینہ نبوی کو لوٹنے کا

سے جبراً زنا کیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور نبی پاک نے فرمایا ہے جس نے

اہل مدینہ کو ڈرایا اس نے اللہ کو ڈرایا اور اس پر اللہ کے تمام فرشتوں کی

اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

قارئین۔ اگر کتب اہلسنت میں جو حالات صحابہ کے لکھے ہیں اگر انہیں

ہم شیعہ لوگ برسرعام بیان کریں تو شیعوں کو زندیق اور کافر کہا جاتا ہے۔

نبی کا کلمہ پڑھنے والو۔ غیر جانبدار ہو کر غور کرو کہ مدینۃ الرسول کی مسلم

آبادی صحابہ پر مشتمل تھی اور یزید نے اسی مدینہ کی ایک ہزار کنواری عورت

سے جبراً زنا کروایا تو کیا ایسا شخص زندیق اور کافر نہیں ہوگا؟ اگر یزید

لعنتی نہیں ہے تو دنیا میں کوئی شخص بھی لعنتی نہیں حتیٰ کہ ابلیس بھی نہیں

اگر یزید جنت میں جا سکتا ہے تو تمام سکھ بھی جنت میں جا سکتے ہیں

خود ہی مارا۔ اور خود ہی روئے

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اعتراض۔ قاتلان حسینؑ کون تھے اور نیز قاتلان عثمان کون تھے؟

جواب ملاحظہ ہو۔

جب بی بی عائشہ نے کہا کہ میں خون عثمان کا بدلہ لوں گی تو عبید نے کہا ان اول من طعن علیہ و اطمع الناس فیہ لانت ولقد قلت اقتلوا نعثلا فقد کفر سب سے پہلے عثمان پر آپ نے اعتراض کیا اور لوگوں کو بھڑکایا کہ اس نعثل کو قتل کرو یہ کافر ہو گیا ہے۔

۲- الامامت والسیاست ص۴۹ جلد ۱ فقال لها عمار بالامس تحرضین علیہ الناس والیوم تبکینہ۔ جناب عائشہ سے عمار نے کہا۔ اماں جی کل تو قتل عثمان پر آپ نے لوگوں کو بھڑکایا اور آج اس پر رو رہی ہیں۔

۳- الامامت والسیاست ص۴۹ جلد ۱۔ عمرو ابن عاص کے خط کے جواب میں سعد ابن ابی وقاص نے لکھا۔ انک سألتنی عن عثمان وانی اخبرک انہ قتل بسیف سلتہ عائشۃ وصقلہ طلحۃ آپ نے مجھ سے قتل عثمان کے بارے میں پوچھا جناب عثمان اسی تلوار سے قتل ہوئے ہیں جسے جناب عائشہ نے نیام سے نکالا اور حضرت طلحہ نے تیز کیا۔

۴- جلد ۱ ص۵۹ سعید ابن العاص نے جب عائشہ اور مروان سے راستے میں ملاقات کی تو پوچھا کہاں جاتے ہو تو انہوں نے کہا کہ بصرہ جاتے ہیں خون عثمان کے بدلہ کی خاطر تو اس نے کہا۔ فھولاء قتلۃ عثمان معک ان ھذین الرجلین قتلا عثمان طلحۃ والزبیر۔ کہ قاتلان تو یہ طلحہ اور زبیر تمہارے ساتھ ہیں۔

۵- الامامت والسیاست ص۵۳ جلد ۱ جب محمد ابن طلحہ سے قاتلان عثمان کے بارے

میں سوال ہوا تو اس نے کہا۔ قسم دم عثمان علی ثلاثة اثلاث ۔ ثلث علی صاحب الهودج وثلث علی صاحب الجمل الاحمر

خون عثمان کے تین حصے ہیں ایک حصہ کی ذمہ دار یہ کجاوہ نشین اماں عائشہ ہے اور ایک حصے کا ذمہ دار یہ سرخ اونٹ کا سوار میرا باپ طلحہ ہے۔

قارئین۔ خون عثمان کی پوری ذمہ جناب ابوبکر کے رشتہ داروں پر ہے جن میں ایک آنجناب کی بیٹی حضرت عائشہ ہیں اور دو داماد طلحہ وزبیر ہیں اور یہ تینوں جنگ جمل کے ہیرو ہیں۔ مارا بھی خود ہے اور رونے بھی خود ہیں اور پھر جناب علی علیہ السلام کے خلاف بغاوت کر کے خون عثمان کے بدلہ لینے کا بہانہ بنا لیا۔

ارباب انصاف! اہلسنت شیعوں پر طنز کرتے ہیں کہ مارا بھی خود ہے اور روتے بھی خود ہیں۔ حالانکہ یہ بات ان کے بزرگوں کی سنت ہے۔

ایک بات انصاف کی

امام حسین علیہ السلام کو جس نے بھی قتل کیا ہے ہم اہل تشیع ان قاتلین پر لعنت کرتے ہیں اور اہلسنت کو چاہیئے کہ قاتلان عثمان پر تبرا بھیجیں۔

اعتراض ۔ ابن قتیبہ شیعہ تھا لہذا امامت والسیاست اس کی تصنیف اہل سنت کی کتاب نہیں۔

جواب ۔ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ اہل سنت سے ہے اور اس کی تصنیف

ہے الامامت والسیاست۔ ثبوت ملاحظہ ہو تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۳ — وعبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ کو در اہل سنت معدود می شود کتاب المعارف در اصل تصانیف بہی است۔

نمبر ۲۔ تطہیر الجنان بحاشیہ صواعق محرقہ صفحہ ۵۹ من بعض المحدثین کابن قتیبۃ مع جلالۃ القاضیۃ بانہ کان ینبغی لہ ان لا یذکر تلک الظواہر۔

ان دونوں حوالوں سے ظاہر ہوا کہ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ مسلماً اہل سنت کے محدثین میں سے ہے۔

اعتراض۔ قال صادق علیہ السلام لیس لاحدکم ان یحد اکثر من ثلاثۃ ایام الا امرأۃ علی زوجھا حتی تنقضی عدتھا من لا یحضرہ الفقیہ

ترجمہ۔ امام نے فرمایا کہ تین دن سے زیادہ کوئی سوگ نہ منائے مگر عورت اپنے شوہر پر انقضائے عدت تک سوگ منا سکتی ہے۔

جواب۔ اس روایت کا امام مظلوم کی عزاداری سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ عام ہے اور اس کا مخصص موجود ہے ثبوت ملاحظہ ہو۔ اصول کافی کتاب حجت باب مولد الحسینؑ قال سمعت ابا عبد اللہ یقول لما قتل الحسین اقامت امرأۃ الکلبیۃ علیہ ماتما وبکت وبکین النساء والخدم حتی جفت دموعھن

ترجمہ۔ جب امام مظلوم قتل ہوئے تو جناب کی ایک زوجہ کلبیہ نے جناب کا ماتم

قادمخصص ہے۔ یہ ماتم ایک سال بعد مدینہ میں مستورات نے بپا کیا اور یہ روایت
خاص ہے۔ خاص کو عموم پر ترجیح حاصل ہے اور نیز کتاب کشف المحجوب صفحہ ۱۹۱ میں
مرقوم ہے کہ امام زین العابدینؑ مدینہ واپس آ کر زندگی بھر اپنے باپ کو روتے رہے۔
امام کا اپنا فعل بھی اس عام روایت کا مخصص ہے۔ نیز تمام آئمہ اہلبیت کا امام مظلوم پر
گریہ کرنا اس عام روایت کا مخصص ہے۔

جواب دوم

جناب عثمان کی قمیض اور داڑھی کی عزاداری سال بھر

ثبوت ملاحظہ ہو۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان برحاشیہ صواعق محرقہ صفحہ ۱۰۱

دخل محمد بن ابی بکر فی ثلاثۃ عشر رجلاً فاخذ بلحیتہ وهزّها حتی

سمع وقع اضراسہ

ترجمہ۔ محمد بن ابی بکر تیرہ مردوں کے ہمراہ جناب عثمان کے گھر داخل ہوا اور خلیفہ
کی داڑھی سے پکڑ کر اتنا زور سے ہلایا کہ داڑھوں کے بجنے کی آواز آئی۔

اہلسنت کی کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۴۳ جلد ۱ مولف عبداللہ بن مسلم بن
قتیبہ الدینوری

وارسلت بقمیص عثمان مضرجا بالدم ممزقا وبالخصلۃ التی نتفها محمد

ترجمہ۔ جناب عثمان کی زوجہ نائلہ نے ان کی داڑھی کے وہ بال جو محمد بن ابی بکر نے نوچے تھے عثمان کی قمیص کے دامن میں باندھ کر نعمان ابن بشیر کے ہاتھ معاویہ کے پاس دمشق روانہ کئے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۴۸ جلد ۱

لقد خلفت بالشام خمسين الف شيخ خاضبين لحاهم من دموع اعينهم تحت قميص عثمان رافعيه على الرماح مخضوبا بدمائه

ترجمہ۔ معاویہ کے ایک سفیر نے بتایا کہ میں دمشق میں پچاس ہزار بوڑھا چھوڑ آیا ہوں اس حال میں کہ انہوں نے اپنی داڑھیاں اپنے آنسوؤں سے قمیص عثمان کو دیکھ دیکھ کر بھگوئی ہوئی تھیں اور قمیص عثمان کو نیزوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۲۸ جلد ۷ فبكى الناس حول المنبر وجعل القميص يرفع تارة ويوضع تارة والناس تباكون حوله سنة

ترجمہ۔ قمیص عثمان کو منبر پر رکھا گیا تو لوگ منبر کے اردگرد بیٹھ کر روتے تھے۔ کبھی کبھی اس کو منبر پر رکھا جاتا اور کبھی اس کو اٹھا لیا جاتا تھا۔ سال بھر اسی طرح قمیص پر گریہ ہوتا رہا۔

قارئین۔ مذکورہ حوالجات سے ظاہر ہوا کہ جناب عثمان کی داڑھی جناب ابوبکر کے بیٹے نے اس طرح نوچی کہ داڑھیں بجنے کی آواز آئی اور بالوں کا گچھا ہاتھ میں رہا۔ اور پھر وہ بال بمع قمیص کے دمشق میں معاویہ کے پاس بھیجے گئے اور منبر کے

بیٹے نے اس کی خوب عزاداری کی۔ کبھی منبر پر رکھا اور کبھی نیزوں پر بلند کیا۔ سال بھر اس قمیص اور داڑھی کے بالوں کے جلوس نکالے گئے۔ علمائے تو کہتے ہیں کہ سوگ صرف بیوی کے لئے جائز ہے زمانہ عدت میں اور صرف چار مہینے اور دس دن ہے۔ یہ سال بھر عثمان کا سوگ کیوں منایا گیا؟ کیا سب اہل دمشق حضرت عثمان کے ازواج تھے؟

افسوس صد افسوس مسلمانوں پر۔ بنو امیہ کے ستر سالہ بوڑھے کی خاطر آج تک افسوس کرتے ہیں اور اولاد رسول بھوکی پیاسی ذبح ہوئی ان کی عزاداری کے لئے بدعت کے فتوے دیتے ہیں۔

اعتراض

اہل کوفہ کون تھے؟

اہل سنت کی معتبر کتاب معجم البلدان صفحہ ۴۹ جلد ۴ مؤلف علامہ یاقوت الحموی مطبوعہ بیروت

الکوفة بالضم المصر المشهور بارض بابل من سواد العراق ویسمیها قوم خد العذراء۔

ترجمہ۔ کوفہ سرزمین بابل میں ایک مشہور شہر ہے لوگ اسے خد العذرا کہتے ہیں۔

کوفہ شہر کس نے آباد کیا

معجم البلدان صفحہ ۴۹۱ جلد ۱۶ ۔ اما تمصیرھا ولیتہ فکانت فی ایام

عمر ابن الخطاب فی السنۃ التی مصرت فیہا البصرۃ وھی سنۃ ۱۷ھ

ترجمہ ۔ کوفہ حضرت عمر نے سترہ ہجری میں آباد کیا سعد ابن ابی وقاص

نے نگرانی کی ۔ اور ابن بقیلہ نے نقشہ تیار کیا ۔ سترہ برس تک کوفہ شہر فاروقی

اور عثمانی لوگوں کا مرکز رہا ۔ صرف پانچ چھ برس جناب امیرؑ نے کوفہ میں سکونت

رکھی اور کسی شخص کو وہاں سے نکالا بھی نہیں ۔ البتہ جناب کے زمانہ میں کچھ شیعہ

بھی آ کر آباد ہو گئے تھے لیکن ان کو جنابؑ کی شہادت کے بعد معاویہ ابن ہند

کے گورنر زیاد ابن سمیہ نے چن چن کر قتل کر دیا اور کوفہ کی وہی حالت ہو گئی جو

حالت اس کی عمر اور عثمان کے زمانہ میں تھی ۔ اگر ان اہل کوفہ کو کسی تاریخ میں شیعہ لکھا

گیا ہے تو مراد اس سے بقول شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مخلصین، شیعہ اہل سنت

والجماعت ہیں ۔

اعتراض ۔ واما التی کانت علی صورۃ الکلب والنار تدخل فی

دبرھا وتخرج من فیہا فانہا کانت مغنیۃ نواحۃ حاسدۃ

بحار الانوار

ترجمہ ۔ نبی کریمؐ نے فرمایا میں نے معراج کی رات عورت کو دیکھا

جو کتے کی شکل میں تھی اور آگ اس کے نیچے سے داخل ہوتی
تھی اور منہ سے نکلتی تھی۔ اور وہ، وہ عورت تھی جو گانے والی،
نوحہ کرنے والی اور حسد کرنے والی۔

جواب۔ یہ روایت سنداً درست نہیں اس کا راوی سہیل ولدیت مذکور
نہ ہونے کی وجہ سے مجہول ہے۔ نیز یہ روایتاً درست نہیں کیونکہ اس کے
الفاظ میں رکاکت ہے۔ کیونکہ یہ بات نبی کریم نے جیسا کہ "خاتون روایت میں
ہے اپنی بیٹی فاطمہ سے کہی اور کوئی غیرت مند باپ ایسا پر کلام اپنی بیٹی سے نہیں
کرتا۔ حضور نے اگر یہ بات بتانی ہی تھی تو اپنی بیوی عائشہ یا حفصہ کو بتا
دیتے۔

نمبر ۲۔ جس عورت کی یہ سزا بتائی گئی ہے اس کے تین وصف ہیں مغنیہ
نواحہ اور حاسدہ اگر یہ حکم ہر اس عورت کے لئے ثابت ہے جس میں ان تین اوصاف
میں سے ایک بھی پایا جائے تو بڑی مشکل ہے کیونکہ حسد ازواج نبی میں بھی پایا
جاتا تھا اور ان بی بی کا حسد کی بنا پر پیالہ توڑنا صحاح ستہ میں مذکور ہے۔ اور
حضرت عائشہ کا جناب ابو بکر پر نوحہ کرنا بھی محتاج بیان نہیں اور اگر یہ حکم اس
عورت کے ساتھ مختص ہے جس میں یہ تین اوصاف جمع ہوں تو اس کا عزاداری امام
حسین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نوحہ سے مراد نوحہ باطل ہے فضائل حقہ کا ذکر کرنا
اور نوحہ کرنا یہ شرعاً جائز ہے۔

اعتراض۔ فقالت ام حکیم یارسول اللہ ما ھذا المعروف الذی امرنا اللہ ان لا نعصینک فیہ فقال ان لا تخمشن وجھا ولا تلطمن خداً ولا تنتفن شعراً ولا تمزقن جیباً ولا تسودن ثوباً ولا تدعون بالویل ولا یقمن عند قبر۔ تفسیر

جواب ۱:۔ اس روایت میں قبر پر جانے سے منع کیا گیا ہے حالانکہ اہل اسلام کا اس پر عمل نہیں۔

۲:۔ علم اصول کا مسلّم قانون ہے ما من عام الّا وقد خص لہٰذا یہ روایت مختص ہے اس ماتم کے ساتھ جو زمانہ جاہلیت میں کافر عورتیں کپڑے اتار کر اپنے مُردوں پر منہ پیٹتی تھیں اور بال نوچتی تھیں۔ نیز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے امام حسین پر منہ بھی پیٹے جائیں اور گریبان بھی چاک کیے جائیں۔ یہ فرمان امام روایت مذکورہ کا مخصص ہے۔ جیسا کہ اہل سنت کے ہاں بھی امام احمد حنبل امام الحرمین اور خالد بن ولید اور عثمان ابن عفان پر ماتم کیا گیا۔

اعتراض۔ قال علیہ السلام لفاطمۃ حین قتل جعفر لا تدعین بذیل ومن لا یحضرہ الفقیہ

ترجمہ۔ نبی کریمؐ نے اپنی بیٹی فاطمہؑ کو جب جعفر ابن ابی طالب شہید ہوئے واویلا کرنے سے منع کیا۔

جواب - اس روایت میں صیغہ نہی ہے اور نہی کا ایک معنی تسلیہ اور دلاسہ بھی ہے - نبی کریمؐ نے اپنی بیٹی کو محض دلاسہ دیا ہے اس کا تعلق مروجہ عزاداری سے کسی قسم کا نہیں ہے - عزاداری امام مظلوم تو بنی اُمیّہ کے ظلم کے خلاف احتجاج ہے۔

اعتراض - قال ابو عبداللہ ضرب المسلم یدہ علی فخذہ احباط لاجرہ (فروع کافی)

ترجمہ - امام نے فرمایا وقت مصیبت ران پر ہاتھ مارنے سے اجر ضائع ہوتا ہے۔

جواب - علم اصول کا قانون ہے کہ الدلیل یتمسک اذا سلم عن المعارض - کسی دلیل پر تب عمل کیا جاتا ہے جب اس کے مخالف کوئی دلیل نہ ہو - بخاری شریف میں نبی کریمؐ کا ران پیٹنا اور معارج النبوۃ میں حضرت آدم کا ران کو پیٹنا ثابت ہے - لہٰذا روایت مذکورہ کو تخصیص دی جائے گی اس ماتم کے ساتھ جس میں خدا تعالٰی کو برا بھلا کہا جائے -

اعتراض - عن ابی جعفرؑ قال قلت ما الجزع قال اشد الجزع الصراخ بالویل - یہ روایت بھی مروجہ عزاداری کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔

تصریح ذکر ہے ۔ وہ روایت شتر بے مہار ہے ۔ یہ روایت بھی شتر بے
مہار ہے ۔

اعتراض ۔ سیاہ لباس آل فرعون کا ہے

جواب ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات ابن سعد صفحہ جلد ۸ قالت
رائیت علی عائشۃ درعا احمر وخمارا اسود ۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں
نے اماں بی بی عائشہ پر سرخ قمیص اور سیاہ اوڑھنی دیکھی ۔

قارئین ۔ اہلسنت کے ہاں آدھا دین جناب عائشہ سے لیا گیا ہے اور اماں بی
بی حد تھیں کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے پردہ کرتی تھیں ۔ طبقات صفحہ جلد ۸
ان کی تعریف میں اہلسنت زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں حالانکہ یہ جمیرا بن
معلم کی مطلقہ ہے ۔ طبقات ابن سعد صفحہ جلد ۸ اماں بی بی کی فضیلت سے اہلسنت
کو انکار نہیں ۔ اگر سیاہ لباس آل فرعون کا ہے تو اماں بی بی نے سیاہ اوڑھنی کیوں
پہنی ؟

اعتراض ۔ سیاہ لباس اہل دوزخ کا ہے ۔

جواب ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاست صفحہ ۱۷۰ جلد ا
قال الاعرج کان الناس لا یلبسون المصبغ من الثیاب قبل الحرۃ
لا قتل الناس بالحرۃ استحیوا ان یلبسوھا وقد مکث النوح فی الدور علی اھل
حرۃ سنۃ لا یھدؤن ۔

ترجمہ۔ واقعہ حرۃ سے پہلے لوگ سیاہ لباس نہیں پہنتے تھے۔ جب اہل مدینہ کی حرہ میں خونریزی ہوئی تو اہل مدینہ نے سیاہ لباس بھی پہنے اور سال بھر نوحہ خوانی بھی کی۔

واقعہ حرۃ کیا ہے؟

جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت توڑ دی تو اس نے ان کی سرکوبی کے لئے تمام اختیارات اپنے فوجی افسر مسلم بن عقبہ کو دے کر روانہ کیا۔ وہ بہت بڑا لشکر لے کر روانہ ہوا۔ مدینہ کے باہر مقام حرۃ پر ۶۳ ہجری ۲۷ ذوالحجہ کو اہل مدینہ سے اس کی خونریز جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں اسی صحابی اور ایک ہزار سات سو اولاد مہاجرین اور انصار سے قتل ہوا اور عام لوگوں سے دس ہزار قتل ہوئے۔ عورتوں اور بچوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ ایک ہزار کنواری عورت کا پردہ بکارت جو کہ بنات صحابہ سے تھیں اہل شام نے ضائع کیا۔ روضۂ رسول اور مسجد نبوی کی ہتک کی گئی۔ یہاں تک کہ منبر نبوی پر کتوں نے پیشاب کئے۔ ابو سعید خدری کی داڑھی نوچی گئی۔ شیر خوار بچے کو دیوار پہ مارا گیا۔ خون کی ندی بہتی ہوئی قبر رسول سے جا لگی۔ جب یزید نے اس طرح اہل مدینہ کا کشت و خون کروایا تو اس غم میں اہل مدینہ نے سال بھر سوگ منایا اور سیاہ کپڑے پہنے۔ اگر سیاہ پوشی اہل دوزخ کا کام ہے تو کیا اہل مدینہ جن کی سرپرستی میں اسلام پھولا پھلا ہے وہ سب اہل دوزخ ہی گئے تھے۔

(نوٹ۔ واقعہ حرۃ میں خاندان نبوت محفوظ رہا ہے)

اعتراض - گریبان چاک کرنا شرعاً جائز نہیں۔

جواب - اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ جلد ۲ ص ۲۹

ثم جاء الی ام خالد فرقد عندھا فامرت جواریھا فطرحن علیہ الوسادۃ ثم غطتہ حتی قتلتہ ثم خرجن فصحن وشققن ثیابھن یا امیر المومنین یا امیر المومنین ثم قام عبد الملک بالامر بعدہ

ترجمہ: مروان نے یزید کی زوجہ سے شادی کی تھی۔ پھر کسی بات پر یزید کے بیٹے خالد سے ان بن ہو گئی۔ خالد نے ماں سے شکایت کی اس نے کہا میں اس کا بندوبست کرتی ہوں۔ پھر جب مروان رات کو گھر آ کر خالد کی ماں کے پاس آ کر سویا تو ام خالد نے کنیزوں کو حکم دیا اور کنیزوں نے اس پر لحاف ڈال کر اس کو مار ڈالا اور پھر ان عورتوں نے گریبان چاک کئے اور چلاتی ہوئی نکلیں اور کہتی تھیں امیر المومنین۔ یا امیر المومنین۔

قارئین - مروان طوانوں کے چھ خلیفوں کا باپ ہے اور اس کی موت پر بنو امیہ عورتوں نے گریبان چاک کئے۔ اگر یہ بدعت ہوتا تو چھ خلیفوں کے باپ پر اس بدعت کو ہرگز نہ

مولانا احسان الٰہی ظہیر۔ اتحاد بین المسلمین کے داعی

مولانا موصوف نے ایک کتاب الشیعہ والسنہ تالیف فرمائی ہے ہے۔ اللہ جانے کہاں تک درست ہے کہ یہ کتاب عرب ممالک تقسیم کی جا رہی ہے۔ موصوف نے اس کتاب کے صفحہ ۹۶ پر اس طرح خا

رسائی فرمائی ہے۔

فلاجل هذا دخل اکثر اهل فارس فی الشیعة لما یجدون

فیها التسلیة بالسباب علی الصحاب وعمر عثمان فاتحی ایران

مولانا فرماتے ہیں کہ شیعہ صحابہ کو سب اس لئے کرتے ہیں کہ اہل فارس ایرانی

کثیر تعداد میں مذہب شیعہ میں داخل ہوئے۔ چونکہ ان کو صحابہ پر سب کرنے

کا اس طرح موقعہ میسر رہے گا۔ خصوصاً ایران کے فاتح عمر و عثمان پر۔

جواب۔ اہل حدیث کے اس نوجوان عالم کی خدمت میں عرض ہے کہ اہل حجاز

اسی لئے اہل سنت ہیں اور انہوں نے اولاد علیؑ کے مزارات مقدسہ کو منہدم کیا

ہے کیونکہ حضرت علیؑ سے اہل حجاز کو سخت عداوت تھی اور حجاز کے فاتح علی علیہ السلام

ہیں۔ رسول اللہؐ کی سب لڑائیاں حجاز کے عربوں سے ہوئیں اور ان کے آباؤ اجداد

بدر، احد، خندق، خیبر و حنین میں حضرت علی کے ہاتھ سے مارے گئے تھے لہٰذا

اہل حجاز نے اسی لئے مذہب اہل سنت اختیار کیا کہ حقوق علی علیہ السلام کو دل کھول

کر پامال کریں۔

مولانا کے داعی اتحاد ہونے کا دوسرا ثبوت

الشیعہ والسنہ ص ۱۱

فضاعت بغداد ومصر جرت بیدھا تحت ید ابن العلقمی
وضاعت الکعبۃ جو تحت بحریمۃ طائفۃ منھم وضاعت باکستان
الشرقیۃ ذھب ضحیۃ بخیانۃ احد ابناء قزلباش الشیعۃ
یحیٰی خان فی ایدی الھندوس

مولانا موصوف رقمطراز ہیں کہ بغداد میں (بنو عباس کے میں آخری خلیفہ کی)
خلافت ابن علقمی شیعہ کے ہاتھ سے تباہ ہوئی اور کعبۃ اللہ بھی ایک شیعہ گروہ
کے ہاتھ سے زخمی ہوا (مولانا کو اس گروہ کا نام لینا چاہیے تھا) اور مشرقی پاکستان
ہم سے جدا ہوا تو اس خیانت میں یحییٰ خان شیعہ قزلباش کا ہاتھ تھا۔

نوٹ: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے سلسلہ میں یحییٰ خان پر اعتراض ہے لیکن ذمہ دار خود اہل بنگال ہیں

جواب۔ غالباً مرحوم حضرت مجیب الرحمان تراویح بھی پڑھتے تھے اور صحابہ
کرام حضرات ابوبکر و عمر و عثمان کے عقیدت مند تھے اور پکے اہلسنت والجماعت
تھے آپ نے انہیں کس رشتہ کی بناء پر نظر انداز فرمایا ہے

دوسری گزارش۔ جناب والا نے اے رکی جنگ کے بعد اکثر ریڈیو
سے یہ لطیفہ سنا ہوگا کہ اہل اسلام میں جو میدان جنگ میں مر جائے وہ شہید۔
اور جو فاتح ہوکر لوٹے وہ غازی اور ہتھیار ڈال دے وہ نیازی

عرض ہے کہ جنرل امیر عبداللہ خان نیازی بھی مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے

تیسری گذارش ۔ یہ ہے کہ ڈھاکہ کی شکست کے جنرل ابوبکر عثمان مٹھا اور جنرل عمر بھی کچھ نہ کچھ ذمہ دار تھے تبھی تو بھٹو سرکار نے ان کو جبری ریٹائرمنٹ پر گھر میں آرام کرنے کا موقع عطا کیا

جناب والا نے ان دونوں جرنیلوں کے اسمائے مبارک سے کس محبت کی بنا پر چشم پوشی کی ۔ شاید کوئی خاص مصلحت پیش نظر تھی ۔

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

چوتھی گذارش ۔ جناب والا ۔ قرارداد پاکستان جب پاس ہوئی تھی تو آپ کے ہم مسلک سب علماء دیوبند پاکستان کے مخالف تھے ۔ جن میں سے ابوالکلام آزاد و عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا حسین احمد مدنی آپ کے سرکردہ معروف علماء تھے اگر یہ لوگ تحریک پاکستان کی ڈٹ کر مخالفت نہ کرتے تو پاکستان کا نقشہ کچھ اور ہوتا ۔ اور حسین احمد مدنی کی خدمت میں علامہ اقبال نے شاید آپ کو یاد ہو گا ایک شعر بھی کہا تھا ۔

لیکن حضرت قائداعظم مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ نے جو کہ مسلم شیعہ تھے ان لوگوں کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کی اور اہل اسلام کے لئے ایک جداگانہ مملکت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور اس کا صلہ یہ ہے کہ ۔

آج آپ جیسے علماء ان کی حاصل کردہ مملکت میں بیٹھ کر شیعہ کے خلاف دن رات زہر اگلتے ہیں ثبوت ملاحظہ ہو ۔

الشیعہ والسنہ ص۱۲

وعقائدھم ولیدۃ الیھود وربیبۃ المجوس

نیز اسی کتاب کے ص۱۸ پر ہے

ولن یحصل الاتفاق دون توبتکم عن العقائد الیھودیۃ
والوثنیۃ المجوسیۃ

اس عبارت سے مقصد یہ ہے کہ شیعہ کے عقائد یہودی۔ مجوسی اور بت پرستوں
کے سے ہیں۔

مولانا موصوف لعنۃ اللہ علی الکاذبین آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے المرأۃ
یقیس علی نفسہ

شیعوں کے عقائد یہ ہیں

خدا وحدہٗ لاشریک ہے۔ پیدا کرنا۔ روزی دینا۔ زندہ رکھنا۔ مارنا اللہ
کے دست قدرت میں ہے۔ عبادت مختص ہے اللہ کے ساتھ اور حضرت محمد مصطفے
نبی برحق ہیں۔ سب نبیوں کے سردار ہیں۔ خاتم النبیین ہیں اور امیرالمومنین علی ابن ابیطالب
سے لیکر امام مہدی تک یہ بارہ امام برحق ہیں۔

دراصل تکلیف آپ کو کوئی اور ہی ہے۔

علماء اہلسنت کا فتویٰ - قائد اعظم رافضی ہیں

رسالہ مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری ۱۳۵۸ھ ۱۹۳۹ء

مؤلفہ محمیاں قادری خادم سجادہ عالیہ غوثیہ مارہرہ صفحہ ۷۸ پر ہے

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ا۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسائل میں

۱۔ مسٹر محمد علی جناح جو ہیں وہ کس مذہب، کس عقائد کے ہیں

۲۔ ان کو قائد اعظم و سیدنا وغیرہ وغیرہ القابات سے خطاب کرنا

شرعاً تو کوئی ہرج نہیں ؟

انما القدر الحاتمۃ والسلام المصطفیٰ

فقیر ابو النصر عطا الرضا محمد عمر خاں قادری رضوی لکھنوی غفرلہ

۲۹ محرم الحرام سہ شنبہ ۱۳۵۸ ہجری - از بریلی بیت

الجواب صفحہ ۸۳

ا۔ مسٹر محمد علی جناح مذہباً رافضی ہیں

۲۔ کسی بھی بددین بدمذہب کو قائد اعظم و سیدنا وغیرہ وغیرہ القاب

مدح و تعظیم سے خطاب کرنا شرعاً سخت شنیع و قبیح و فظیع اشد محظور

وممنوع و حرام صریح مخالف قرآن مجید و حدیث حمید ہے۔

صفحہ ر۱۳

"خود تائد اعظم سے کہیئے کہ وہ رافضی فرقہ کے رافضی عقیدہ سے
توبہ کرکے مذہب حق اہل سنت والجماعت اختیار کرنے کا نزع سے
پیشتر اعلان کردیں۔

الفقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی المارہری

قارئین۔ اس فتویٰ کے نقل کرنے سے مقصد یہ ہے کہ آپ ملاحظہ فرمائیں
کہ جس پاکستان کے آج یہ ملاں وارث بننا چاہتے ہیں اس کے بانی کے یہ کس
طرح مخالف تھے اور مشرقی پاکستان کی جدائی کا یحیٰ خاں قزلباش کو ذمہ
دار ٹھہرا کر یہ شیعاں حیدر کرار کو پاکستان سے باہر دوسرے ممالک
اسلامیہ میں بدنام کرنا چاہتے ہیں اللہ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون

اہل سنت سے گزارش

برادران اسلام۔ ہمیں آپ کے بعض مولانا یہ دھمکی دیتے ہیں کہ شیعہ سے اس وقت تک اتحاد نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے یہودیہ۔ وثنیہ۔ مجوسیہ عقائد سے توبہ نہیں کریں گے۔

عرض خدمت ہے کہ ہم تو یہودی۔ وثنی۔ مجوسی ہر سہ پر لعنت کرتے ہیں اگر ہم مسلمان نہیں تو دنیا میں کوئی بھی مسلمان نہیں آپ کے مولانا احسان الٰہی ظہیر کا مقصد یہ ہے کہ

روندی یاراں نوں لے لے ناں بھراواں دا

کہ آپ اصحاب ثلاثہ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان کی خلافت کے انکار والے جرم سے توبہ کریں۔

گزارش یہ ہے کہ اگر اس گناہ سے شیعان حیدر کرار نے توبہ کرنی ہوتی تو پہلی صدی میں معاویہ اور اولاد معاویہ کے ظلم وستم کا نشانہ نہ بنتے۔

آپ کو معلوم ہے کہ شیعہ کے مصائب آپ کے مذہب کے معتبر مورخ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں تحریر کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

جلد سوم صفحہ ۲۲

فقتلهم تحت كل حجر ومدر وأخافهم وقطع الايدي

والارجل وسمل العیون وصلبھم علی جذوع النخل وطردھم وشردھم من العراق فلم یبق بھا معروف منھم ۔

ترجمہ ۔ معاویہ بن ہند نے جب صوبۂ عراق میں زیاد ابن سمیہ کو گورنر بنایا تو اس نے کوفہ سے شیعیان حیدر کرار کو چن چن کر قتل کرنا شروع کیا ۔ کوئی شیعہ جس جگہ بھی ملا اسے قتل کیا اور شیعان حیدر کرار کے ہاتھ پاؤں کاٹے ۔ لوہے کی سلائیاں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیریں ۔ شیعوں کو پھانسی دیا ۔ مار مار کر ان کو عراق سے نکال دیا ۔ ایسا وقت آیا کہ عراق میں کوئی معروف شیعہ باقی نہ رہا ۔

قارئین ۔ جس قوم نے کسی چیز کے انکار سے اتنے مصائب برداشت کئے ہوں وہ کسی بچارے چار یاری مذہب کے مولانا کی دھمکی سے مرعوب ہونے والی نہیں ہے اگر اتفاق و اتحاد کا یہ مطلب ہے کہ ہم شیعان حیدر کرار اپنے عقائد چھوڑ کر کسی مذہب سے مل جائیں تو یہ ناممکن ہے اور اگر اتفاق و اتحاد کا معنی ہے رواداری ایک دوسرے کی دلآزاری نہ کرنا ۔ تقریراً یا تحریراً

ایک دوسرے پر کیچڑ نہ اچھالنا اور حسن طریقے سے تہذیب کے دائرے میں رہ کر اپنے عقائد کو بیان کرنا، تو ایسے اتحاد کے لئے ہم دل وجان سے حاضر ہیں

برادران اسلام - ہمارا یہ کتابچہ جواب کے طور پر ہے۔ قاضی مظہر اور ملاں غلام رسول نے ہماری سخت دلآزاری کی ہے اس کے باوجود ہم نے تمام اہل اسلام کے جذبات کا لحاظ رکھا ہے اور اس کے باوجود پھر بھی اگر کوئی جملہ زبان قلم سے سخت نکل گیا ہو تو ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے معذرت خواہ ہیں۔

تمام شد

۲۷ اکتوبر ۶۶ء

مولانا غلام حسین نجفی صاحب

سرپرست شعبہ تبلیغ مدرسہ جامعۃ المنتظر

ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

ساکن ضلع نوابشاہ سندھ، تحصیل نوشہرہ فیروز ڈاکخانہ بھلے بمقام گوٹھ علی آباد، ہمیشہ رہے آباد

آمین ثم آمین

مومنین حضرات

مسئلہ ماتم ہو یا مسئلہ خلافت، کسی بھی نوع کا کوئی حوالہ معلوم کرنا ہو تو جوابی خط لکھیں فوراً جواب دیا جائے گا۔

اس کے علاوہ جہاں کہیں مذہب شیعہ پر حملہ ہو، کوئی مولوی ملاں تنگ کرے۔ تحریراً تقریراً حسن قلم کی ضرورت پیش آئے فوراً رجوع کریں انشاء اللہ فوراً [illegible] کرکے آپ کو مطلع کیا جائے گا۔

پتہ

حجۃ الاسلام مولانا [illegible] نجفی

سرپرست شعبہ تبلیغ و مدرس [illegible]

جامعۃ المنتظر، ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن۔ لاہور